بسم اللہ الرحمن الرحیم

فریضۃ من اللہ ان اللہ کان علیما حکیما

تسہیل الفرائض

میراث کی آسان، عام فہم درسی کتاب

مؤلف: حضرت مولانا مفتی محمد مجاہد شہید رحمہ اللہ

ناشر
مکتبۃ العارفی

toobaa-elibrary.blogspot.com

تسہیل الفرائض

میراث کی آسان عافہم درسی کتاب

مئولف: حضرت مولانا مفتی مجاہد شہیدؒ

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

معاونِ خصوصی: مولانا حبیب اللہ اختر

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

الندوہ ٹرسٹ لائبریری
چھتر۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فریضۃ من اللہ ان اللہ کان علیما حکیما

داخلہ نمبر 10318 ~~14500~~
تاریخ 25-12-08

تسہیل الفرائض

میراث کی آسان، عام فہم درسی کتاب

مؤلفہ: حضرت مولانا مفتی محمد مجاہد شہید حفظہ اللہ

مکتبۃ العارفی متصل جامعہ اسلامیہ امدادیہ
ستیانہ روڈ فیصل آباد۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

کتاب ________ تسہیل الفرائض
سر ورق ________ حافظ انجم محمود خطاط
طبع اول ________ ۱۴۱۶ھ
طبع دوم ________ ۱۴۱۹ھ
کتابت ________ عبدالسلام یوسفی (جھنگ)

باہتمام
مکتبہ العارفی فیصل آباد
فون ۷۱۷۸۱۱۔۷۲۷۸۱۱

toobaa-elibrary.blogspot.com

حبیب اللہ اختر
کتاب نمبر
Mob:0333-5873630

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین وعلیٰ کل من تبعھم باحسان إلیٰ یوم الدین۔

اما بعد!

حق تعالیٰ کے فضل وکرم سے کئی بار علم میراث کی معروف ومقبول کتاب ”سراجی“ پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ہمیشہ یہ احساس رہا کہ کئی وجوہ کی بنا پر محض درسی انداز سے سراجی پڑھا دینے سے طلبہ کو فنِ میراث میں بصیرت ومہارت حاصل نہیں ہوتی۔ اگر کہیں طلبہ میں مہارت پیدا ہو جاتی ہے تو ایسا استاذ کے تدریسی کمال کی بنا پر ہوتا ہے نفسِ کتاب کا ثمرہ نہیں ہوتا اس لئے ہر مرتبہ کی تدریس کے دوران اس بات کا داعیہ دل میں پیدا ہوتا رہا کہ علم میراث پر ایک آسان اور مختصر مگر جامع ومنضبط رسالہ ہونا چاہئے، تاکہ پہلے اس کو پڑھا کر اس کے بعد ”سراجی“ پڑھائی جائے۔

الحمد للہ! اکابر کی اردو زبان میں کتابیں موجود ہیں، لیکن ان میں سے بعض میں اطناب ہونے کی بنا پر ان سے مذکورہ بالا درسی مقصد حاصل نہیں کیا جا سکتا، اور بعض اختصار کی بنا پر طلبہ کے لئے زیادہ مفید نہیں، اور بعض معاصرین نے نئے انداز سے میراث پر کام کیا ہے وہ بذاتِ خود مفید بھی ہو تو بھی درسی مقصد کے لئے کافی نہیں، اس لئے کہ طلبہ کو پڑھانے کے لئے ایسی کتاب کی ضرورت ہے جس میں آسانی اور انضباط پیدا کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا گیا ہو کہ اسلوب اور تخریج مسائل کا بنیادی طریق کار وہی ہو جو سراجی، دیگر کتبِ میراث اور کتبِ فقہ کے کتاب الفرائض میں اختیار کیا گیا ہے، تاکہ بوقتِ ضرورت ماخذ کی طرف مراجعت اور ان سے استخراج کی استعداد طلبہ میں موجود رہے۔ ان مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے قلبی داعیے اور بعض بزرگوں اور احباب کے ایماء پر علم میراث پر ایک

toobaa-elibrary.blogspot.com

رسالہ بنام "تسہیل الفرائض" تالیف کیا گیا ہے اور طباعت سے پہلے بارہا یہ رسالہ طلبہ کو پڑھایا گیا۔ الحمد للہ خود احقر نے اور طلبہ نے افادیت محسوس کی۔

میراث میں ایسی مشق جس میں مسئلے کے ہر پہلو کی مثال اور تخریج آجائے۔ بذاتِ خود ایک مستقل مسئلہ ہوتا ہے۔ جن حضرات کو اس کام کا عملی تجربہ حاصل ہے ان کو اس مشکل کا بخوبی اندازہ ہوگا۔ اس لئے تمام مسائل کی تمرینات بھی لکھ دی گئی ہیں۔ اُمید ہے کہ پہلے یہ رسالہ بمعہ تمرینات پڑھا کر اس کے بعد "سراجی" نکلوا دی جائے تو فنی بصیرت پیدا ہونے میں مدد ملے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

آخر میں گذارش ہے کہ جو صاحب رسالہ میں کوئی غلطی پاکر احقر کو مطلع فرمادیں تو وہ میرے محسن ہوں گے۔ حق تعالیٰ میری اس حقیر کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائیں اور طلبہ کے لئے نافع بنائیں۔

فقط

احقر محمد مجاہد عفی عنہ

۲۱ ۔ ۷ ۔ ۱۴۱۶ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	علم الفرائض ،موضوع ، غایت ، مأخذ	
۲	مقدمہ (ترکہ ، حقوق متعلقہ بترکہ ، ورثہ کی ترتیب)	
۳	باب۱ فرائض و اصحاب فرائض	
۴	باب۲ عصبات	
۵	باب۳ منع وحجب	
۶	باب۴ تصحیح	
۷	باب۵ رد	
۸	باب۶ ذوی الأرحام	
۹	باب۷ مناسخہ	
۱۰	باب۸ حمل	
۱۱	باب۹ مفقود	
۱۲	باب۱۰ خنثیٰ	
۱۳	ضمیمہ	
	۱۔ مقاسمۃ الجد	
	۲۔ تخارج	
	۳ تقسیم ترکہ کا طریقہ	
	۴ جن کا وقت وفات معلوم نہ ہو	

toobaa-elibrary.blogspot.com

علم الفرائض کی تعریف

هو علم باصول من فقه وحساب یعرف بها حق کل واحد من الورثة من الترکة۔ فقہ اور حساب کے ایسے اصول جاننا جن سے ہر وارث کا حق میت کے ترکہ میں معلوم ہو جائے۔

وجہ تسمیہ

"فرائض" فریضہ کی جمع ہے جو "الفرض" سے فعیلہ بمعنی مفعولہ کا صیغہ ہے۔ فرض کے عربی زبان میں کئی معنی ہیں جن میں سے ہر معنی کو اس فن سے مناسبت ہے مثلاً ① مقرر کرنا۔ فرائض سے مُراد مقرر کردہ حصے ہیں۔ ② نازل کرنا۔ فرائض سے مُراد نازل کردہ حصے ہیں۔ ③ بلا عوض کوئی چیز دینا۔ اس فن میں جن حصوں سے بحث ہوگی، وہ ورثہ کو بلا عوض ہی ملتے ہیں۔ (وغیرها من المعانی)

موضوع: علم الفرائض کا موضوع "ترکات" ہیں

غایت: ترکے کے مستحقین کے حقوق معلوم کر کے ان تک پہنچانے کی کوشش کرنا

ماخذ: علم الفرائض کے ماخذ تین ہی ہیں۔ ① قرآنِ کریم ② سُنّت ③ اجماع قیاس سے فرائض ثابت نہیں ہو سکتے ہیں۔

عِلم الفرائض کی فضیلت

علم الفرائض علوم دینیہ میں سے اہم ترین علم ہے شریعت میں اس کو بہ نسبت دُوسرے ابواب کے زیادہ اہمیت دی گئی ہے چنانچہ قرآن پاک نے دُوسرے ابواب میں زیادہ تر کلیات اور اصول کے بیان پر اکتفاء فرمایا ہے مگر فرائض کی جزئی تفصیلات اور ایک، ایک وارث کا حصّہ خود بیان کیا ہے۔ احادیث میں بھی فرائض کی، تعلیم و تعلّم کے فضائل بکثرت بیان ہوئے ہیں۔ چند احادیث یہ ہیں۔

١: تعلموا الفرائض وعلموه الناس فإنی امرؤ مقبوض (الحدیث) — فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اس لئے کہ میرا وصال ہونے والا ہے۔

٢: تعلموا القران والفرائض وعلمو — قرآن اور فرائض سیکھو اور سکھاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ

ها الناس أوشك ان ياتی علی الناس زمان يختصم الرجلان فی الفريضة فلا يجدان من يفصل بينهما۔

لوگوں پر ایسا زمانہ آجائے کہ دو آدمیوں کا کسی حصے کے بارے میں اختلاف ہو، مگر وہ اپنے درمیان کسی فیصلہ کرنے والے کو نہ پائیں۔

۳: تعلموا الفرائض وعلموه الناس فانه نصف العلم وهو أول من ينسی وهو أول شیی ينتزع من أمتی۔

فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اس لئے کہ یہ آدھا علم ہے اور سب سے پہلے بھلایا جائے گا اور سب سے پہلے میری اُمت سے قبض کرلیا جائے گا۔

۴: اذا لهوتم فالهوا بالرمی واذا تحدثتم فتحدثوا بالفرائض

جب تم کھیلنا چاہو تو تیر اندازی کا کھیل کھیلو۔ اور جب باتیں کرنا چاہو تو فرائض کی باتیں کرو۔

ان احادیث کی تخریج اور ان کی سندوں پر کلام "تکملہ فتح الملھم" ص۲ ج۲ پر دیکھا جاسکتا ہے۔

مقدّمہ

ترکہ ہر وہ مال جو بوقت انتقال میت کی ملکیت میں ہو اور کسی غیر کا حق اس کے عین کے ساتھ متعلق نہ ہو۔ "ترکہ" کی اس تعریف سے یہ بات سمجھ میں آگئی کہ ترکہ بننے کیلئے درج ذیل تین باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

(ا) جو مال میت کے ملک میں ہو، اسی میں میراث جاری ہوگی۔ جو چیز اس کے قبضہ میں تو ہو، مگر اس کی مملوک نہ ہو وہ ترکہ میں شامل نہیں۔ مثلاً کسی کی ودیعۃ رکھی ہوئی چیز۔

(ب) موت کے وقت کی ملکیت معتبر ہوگی لہٰذا اگر موت سے چند لمحات قبل کوئی چیز اپنی ملک سے نکال دی تو وہ ترکہ میں شامل نہیں رہے گی۔ مثلاً کسی چیز کو بیچ دیا ہو۔

(ج) جس چیز کے عین کے ساتھ کسی کا حق متعلق ہو، وہ ترکہ میں شامل نہیں ہوگی۔ مثلاً میت نے کسی متعین چیز کو اپنی بیوی کا مہر بنا دیا ہو، تو وہ چیز ترکے میں شامل نہ ہوگی [1]

tobaa-elibrary.blogspot.com

ترکہ سے متعلق حقوق

میت کے ترکہ سے درج ذیل چار حقوق متعلق ہوتے ہیں، جو اسی ترتیب سے ادا کئے جاتے ہیں۔

(۱) **تجہیز**: سب سے پہلے میت کے دفن تک تمام ضروری مراحل پر ہونے والے اخراجات اس کے ترکے سے نکالے جاسکتے ہیں۔ مثلاً کفن، غسال کی اُجرت، قبر کی کھدائی کی اُجرت اور قبرستان میں جگہ نہ ملنے کی صورت میں بضرورت قبر کے لئے جگہ خریدنا وغیرہ۔ یہ سب امور تجہیز میں داخل ہیں۔ لوگوں کے بنائے ہوئے مصنوعی امور جو شرعاً ثابت نہیں مثلاً امام کے لئے جانماز وغیرہ یہ تجہیز میں داخل نہیں۔ تجہیز کے اخراجات متوسط نکالے جائیں گے نہ فضول خرچی ہو نہ بے جا بُخل ہو۔

(۲) **قضاء الدّیون**: اگر میت کے ذمے کسی انسان کا قرض ہو تو تجہیز کے اخراجات نکالنے کے بعد بچے ہوئے مال سے وہ ادا کیا جائے گا، خواہ قرض ادا کرنے کیلئے سارا البقیہ ترکہ ختم ہو جائے۔

(۳) **تنفیذ وصایا**: میت نے کسی غیر وارث کے حق میں جائز وصیت کی ہو تو دیکھا جائے کہ تجہیز کے اخراجات نکالنے اور قرض کی ادائیگی کے بعد بچے ہوئے ترکے کی ایک تہائی تک ہے یا اس سے زیادہ؟ اگر ایک تہائی کی حد تک ہو تو نافذ کرنا ضروری ہے۔ اگر ایک تہائی سے زیادہ ہو تو ایک تہائی تک نافذ کرنا ضروری ہے۔ اس سے زیادہ نافذ کرنا ورثہ پر ضروری نہیں ہے۔ وارث کے لئے وصیت یا کسی ناجائز کام کی وصیت نافذ کرنا جائز نہیں۔ یاد رہے کہ یہاں کل ترکے کا تہائی

ل اس کی وضاحت یہ ہے کہ کوئی حق کسی معین چیز کے ساتھ متعلق ہو کر واجب ہو تو کہا جاتا ہے کہ یہ حق اس چیز کے عین سے متعلق ہے۔ مثلاً کسی نے کوئی کتاب متعین کر کے بیچی تو بیچنے والے پر لازم ہے کہ وہی کتاب دے، لہٰذا کہا جائے گا کہ خریدار کا حق کتاب کے عین کے ساتھ متعلق ہے۔ اور اگر بلا تعین کسی چیز کا دینا واجب ہو تو اس کو "دَین" کہا جاتا ہے۔ مثلاً کتاب دس روپے میں خریدی ہے تو خریدار پر دس روپے تو واجب ہیں، لیکن دس کا کوئی معین نوٹ واجب نہیں، لہٰذا کہا جائے گا کہ دس روپے خریدار کے ذمہ "دَین" ہے۔

اُوپر والے اُصول کا حاصل یہ ہے کہ میت کی کسی متعین چیز کے ساتھ کسی کا حق متعلق ہو تو وہ

مُراد نہیں تجہیز تکفین اور قرضوں کی ادائیگی کے بعد جو ترکہ بچے اس کا تیسرا حصہ مُراد ہے۔

(۴) **تقسیم میراث:** مندرجہ بالا تین حقوق "حقوق متقدمہ علی الارث" کہلاتے ہیں۔ ان تین حقوق کی ادائیگی کے بعد باقی مال ورثہ میں درج ذیل ترتیب سے تقسیم کیا جائے گا۔ یہاں صرف فہرست شمار کی گئی ہے۔ ان اقسام کی تعریفات وتفصیلات اپنی اپنی جگہ پر آئیں گی۔

(۱) اصحاب الفرائض (۲) عصبات نسبیہ (۳) مولیٰ عتاقہ (۴) مولیٰ عتاقہ کا عصبہ بنفسہ (۵) مولیٰ عتاقہ کا عصبہ بسببہ (۶) زوجین کے علاوہ باقی اصحاب الفرائض پر رد (۷) ذوی الارحام (۸) مولی الموالاۃ (۹) مقرلہ بالنسب علی الغیر: اس سے مُراد وہ شخص ہے کہ میت نے جس کے رشتہ دار ہونے کا اقرار کرکے اس کا نسب غیر سے متعلق کر دیا ہو، مگر خود اس غیر نے اس نسب کا اقرار نہ کیا ہو مثلاً میت نے کسی شخص کے بھائی ہونے کا اقرار کرکے اس کا نسب اپنے باپ سے متعلق کر دیا ہو، مگر باپ سے اس نسب کا اقرار ثابت نہ ہو۔ (۱۰) ان سب کے نہ ہونے کی صورت میں کسی کیلئے تہائی سے زیادہ کی وصیت کی ہو تو وہ نافذ کر دی جائے۔ (۱۱) ورنہ ترکہ بیت المال میں رکھ دیا جائے۔ مگر بیت المال میں جمع کرنا بطور وریث کے نہیں، بلکہ مسلمانوں کے مصالح عامہ میں خرچ کرنے کے لئے ہے۔ لہذا بیت المال پرانتظام نہ ہونے کی صورت میں خود کسی کارخیر میں لگا دینے کی اور ایسے ہی کسی اور رشتہ دار کے نہ ہونے کی صورت میں زوجین پر رد کی گنجائش ہے۔

باب نمبر ۱: فرائض و اصحاب الفرائض کا بیان

فرائض: ایسے حصے جو مختلف ورثہ کے لئے شریعت نے مقرر کئے ہیں ان کو "فرائض" کہا جاتا ہے اور جن ورثہ کے لئے فرائض مقرر کئے گئے ہیں، ان کو "اصحاب الفرائض" کہا

چیز ترکہ میں شامل نہیں ہوگی، جیسا کہ مثال مذکور سے واضح ہے۔ اور اگر کوئی مال بطور دَین واجب ہو تو وہ مال ترکہ میں شامل ہوگا۔ جیسے میت نے کوئی چیز ایک ہزار روپے میں خریدی تھی تو ایک ہزار روپیہ اس کے ذمہ دَین ہے۔ یہ ایک ہزار ترکہ میں شامل ہوگا۔

fooaaelibrary.blogspot.com

جاتا ہے ۔ فرائض چھ ہیں اور اُن کو دو نوعوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔

نوع اوّل: ① نصف ② ربع ③ ثمن

ان تین حصوں میں سے سب سے چھوٹا ثمن، اس سے بڑا ربع اور اس سے بڑا نصف ہے ان میں سے ربع نصف کا آدھا اور ثمن ربع کا آدھا ہے، لہٰذا ان تینوں میں تنصیف (یعنی ایک دوسرے کا آدھا ہونے) کی نسبت ہے۔ اسی طرح نصف ربع کا دوگنا اور ربع ثمن کا دوگنا ہے، لہٰذا ان میں تضعیف (ایک دوسرے کا دوگنا ہونے) کی نسبت ہے۔

نوع ثانی: ① ثلثان ② ثلث ③ سدس

ان میں سے سب سے چھوٹا سدس، اس سے بڑا ثلث اور اس سے بڑا ثلثان ہے۔ ان تین میں حسب بالا تضعیف و تنصیف کی نسبت ہے۔

مخرج: ان چھ حصوں میں سے ہر حصہ کسی عدد صحیح سے نکلتا ہے، مثلاً کسی چیز کا سدس (چھٹا حصہ) دینے کے لئے اس کے چھ حصے کیے جائیں گے، معلوم ہوا کہ سدس چھ سے نکلتا ہے ایک ہی حصہ کئی صحیح عددوں سے نکالنا ممکن ہوتا ہے مثلاً سدس ۶، ۱۲، ۲۴ وغیرہ سے نکل سکتا ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا وہ عدد جس سے وہ حصہ نکل سکتا ہے وہ اس حصے کا "مخرج" کہلاتا ہے، لہٰذا سدس کا مخرج چھ ہوگا نہ کہ ۱۲، ۲۴ وغیرہ۔ کسی حصے کا مخرج معلوم کرنا "تخریج" کہلاتا ہے۔

مذکورہ بالا چھ حصوں کی تخریج (مخرج معلوم کرنے) کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر ایک ہی حصے کا مخرج معلوم کرنا ہو تو اس کی تفصیل یہ ہے

حصہ	مخرج	حصہ	مخرج
نصف	۲	ثلثان	۳
ربع	۴	ثلث	۳
ثمن	۸	سدس	۶

اگر ایک ہی نوع کے ایک سے زیادہ حصّوں کا مخرج معلوم کرنا ہو تو چھوٹے حصّے کا مخرج بڑے حصّوں کا بھی مخرج ہوگا مثلاً ثمن کا مخرج یعنی ۸ ربع اور نصف کا بھی مخرج ہے۔ ایسے ہی سدس کا مخرج یعنی ۶ ثلث اور ثلثان کا بھی مخرج ہے۔

دونوں نوعوں کے ملنے ، جلنے حصّوں کا مخرج معلوم کرنا ہو تو نوع اوّل میں سے نصف نوع ثانی کے کچھ یا تمام حصّوں کے ساتھ مل جانے کی صورت میں مخرج ۶ ہوگا۔

جیسے : مسئلہ ۶

ثلث	سدس	نصف
۲	۱	۳

نوع اوّل میں سے ربع نوع ثانی کے ایک یا زیادہ حصّوں سے مل جائے تو مخرج ۱۲ ہوگا

جیسے : مسئلہ ۱۲

ثلث	ثلثان	ربع
۴	۸	۳

اور نوع اوّل میں سے ثمن نوع ثانی کے کچھ یا تمام حصّوں سے مل جائے تو مخرج ۲۴ ہوگا۔

جیسے : مسئلہ ۲۴

ثلث	سدس	ثمن
۸	۴	۳

نوع اوّل میں سے ایک سے زیادہ حصّے نوع ثانی کے ساتھ مل جانے کی صورت میں نوع اوّل کے چھوٹے حصّے کے مطابق مخرج بنایا جائے گا۔

جیسے : مسئلہ ۱۲

سدس	نصف	ربع
۲	۶	۳

یہاں نوع ثانی کا سدس ہے اور نوع اوّل کے دو حصّے ربع ، اور نصف ہیں۔ ربع چونکہ چھوٹا ہے ۔ اس کے مطابق مخرج ۱۲ بنایا گیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مشق نمبر ۱

الف: درج ذیل میں سب چھوٹا حصہ معلوم کیجئے

مثال: نصف، ربع، ثمن (حل) سب سے چھوٹا: ثمن

(۱) نصف، ثمن (۲) ربع، ثمن

(۳) سدس، ثلث (۴) ثلثان، ثلث

ب: ہر سوال میں سے نوع اوّل اور نوع ثانی کے فرائض پہچان کر الگ، الگ لکھیں؟

مثال: نصف، ثلث، ربع، سدس

(حل) نوع اوّل: نصف، ربع نوع ثانی: ثلث، سدس

(۱) نصف، ثمن، سدس، ربع (۲) سدس، ثمن، ثلثان، ربع

(۳) ثلث، سدس، ثلثان (۴) ثمن، نصف، ربع

ج: [۱] ایک چیز میں سے نصف حصہ زید کو، چوتھا حصہ خالد کو اور چوتھا حصہ ہی رشید کو دینا ہو تو اس چیز کے کتنے حصے کرکے ہر ایک کو کتنے حصے دیئے جائیں گے؟

[۲] کسی کے مال میں سے چھٹا حصہ اس کے باپ کو اور نصف بیٹی کو دینا ہو تو اس کے مال کے کتنے حصے کرکے ہر ایک کو کتنے ملیں گے؟

د: درج ذیل کی تخریج کرکے ہر ایک کے حصے لکھیں؟

مثال: مخرج: مسئلہ ۱۲

	نصف	ربع	سدس
حصے:	۶	۳	۲

(۱) نصف، ربع، ثمن (۲) ثلث، ثلثان، سدس (۳) نصف، ثلث

(۴) نصف، سدس (۵) ربع، سدس، ثلث (۶) ربع، ثلثان

(۷) ثمن، ثلث (۸) ثمن، سدس، ثلث (۹) ثمن، ثلثان

(۱۰) ربع، ثمن، سدس (۱۱) نصف، ثمن، ثلث (۱۲) نصف، ربع، سدس

toobaa-elibrary.blogspot.com

عول: کبھی مذکورہ بالا ضابطے کے مطابق کچھ حصوں کا مخرج بنا کر حصّے نکالے جائیں تو حصوں کا مجموعہ مخرج سے بڑھ جاتا ہے۔ مثلاً

مسئلہ ۶

ثلثان	سدس	نصف
۴	۱	۳

حصوں کا مجموعہ: ۸

قاعدے کے مطابق ۶ کو مخرج بنا کر حصّے نکالے تو کل حصّے ۸ ہو گئے۔

حصّوں کا مخرج سے بڑھ جانا یا مخرج کا حصّوں سے تنگ ہو جانا "عول" کہلاتا ہے۔ ایسی صورت میں پہلے بنائے ہوئے مخرج کو منسوخ کر کے حصّوں کے مجموعے کو ہی مخرج بنا کر پہلے مخرج پر "ع" کا نشان بنا کر لکھ دیا جاتا ہے۔ مثلاً مذکورہ صورت کو یوں لکھیں گے۔

مسئلہ ~~۶~~ ۸

ثلثان	سدس	نصف
۴	۱	۳

ضابطہ یہ ہے کہ ۶، ۱۲ اور ۲۴ کے علاوہ بننے والا مخرج اپنے حصّوں سے کم ہو کر اس میں عول نہیں ہو سکتا۔ البتہ ان تینوں میں ہو سکتا ہے۔

پھر مخرج ۶ میں عول ہو کر نیا مخرج دس تک ہو سکتا ہے شفعاً بھی اور وتراً بھی۔ یعنی ۶ میں عول ہونے کے بعد مخرج کبھی ۷، کبھی ۸، کبھی ۹ اور کبھی ۱۰ ہوتا ہے۔ ۱۲ میں عول ہو کر مخرج بڑھ کر ۱۷ تک وتراً (یعنی ۱۳، ۱۵، ۱۷) ہو سکتا ہے، نہ کہ شفعاً (یعنی ۱۴، ۱۶)۔ ۲۴ میں عول ہو کر مخرج صرف ۲۷ بن سکتا ہے۔ لہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مشق نمبر ۲

(ا) مخرج بناکر بتائیں کہ حصّوں کا مجموعہ مخرج سے بڑھا ہے یا نہیں ؟ اور کتنے حصّوں کا اضافہ ہوا ہے۔ مثال ؛ نصف ، سدس ، ثلثان۔

(حل) مسئلہ ۶

نصف	سدس	ثلثان
۳	۱	۴

کل حصّے ، ۸
مخرج ، ۶
اضافہ ، ۲

① نصف ، ثلث ، ثلثان ② نصف ، سدس ، ثلث
③ نصف ، ربع ، ثمن ④ ربع ، سدس ، ثلثان
⑤ ربع ، ثلث ، ثلثان ⑥ ربع ، سدس ، ثلث ، ثلثان
⑦ ثمن ، ثلث ، ثلثان ⑧ ثمن ، ربع ، سدس ، ثلث

(ب) عول کا نشان بناکر نیا مخرج لکھیں۔

① نصف ، ثلثان ② نصف ، سدس ، ثلثان ③ نصف ، ثلث ، ثلثان
④ ربع ، سدس ، ثلثان ⑤ ربع ، ثلث ، ثلثان ⑥ ثمن ، ثلثان ، سدس ، سدس

ذوی الفروض

اب ذوی الفروض میں سے ہر ایک کے تفصیلی احکام شروع کئے جاتے ہیں۔ اس سے پہلے چند اصطلاحات اچھی طرح ذہن نشین کرلی جائیں۔

ولد: ہم جب "ولد" یا "اولاد" کا لفظ لکھیں گے تو اس میں میت کا حقیقی بیٹا، حقیقی بیٹی یا ایسی بالواسطہ مذکر یا مؤنث اولاد جن کا میت کے ساتھ رشتہ کسی مرد کے ذریعہ سے ہو، شامل ہوں گے۔ ایسی مذکر یا مؤنث اولاد جن کا میت کے ساتھ رشتہ محض کسی عورت کے ذریعہ سے ہو وہ "اولاد میں شامل نہیں۔ مثلاً پوتا ، پوتی کا میت کے ساتھ رشتہ مرد یعنی میت

ل البتہ حضرت ابن مسعودؓ کے ہاں ۲۴ کا عول ۳۱ ہوسکتا ہے۔ جو انشاء اللہ حجب کے بیان میں سمجھ آئے گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے بیٹے کے ذریعے سے ہے، اس لئے یہ "اولاد" میں شامل ہے، نواسہ، نواسی کا میت کے ساتھ رشتہ عورت یعنی بیٹی کے ذریعے سے ہے، اس لئے یہ "اولاد" میں شامل نہیں۔

مذکر اولاد: اس میں میت کا حقیقی بیٹا، یا اس کی اولاد میں سے ایسے لڑکے جن کا اس کے ساتھ رشتہ مرد کے ذریعہ سے ہو، شامل ہوں گے۔ جیسے پوتا، پڑپوتا وغیرہ۔ اس کی اولاد میں سے ایسے لڑکے جن کا اس کے ساتھ رشتہ کسی عورت کے ذریعے سے ہو وہ مذکر اولاد میں شامل نہیں مثلاً نواسہ وغیرہ

مؤنث اولاد: اس میں حقیقی بیٹی یا اس کی اولاد میں سے ایسی لڑکیاں شامل ہیں جن کا رشتہ کسی مرد کے ذریعے سے ہو۔ جیسے پوتی وغیرہ۔ جن لڑکیوں کا رشتہ کسی عورت کے ذریعہ سے ہو وہ "مؤنث اولاد" میں شامل نہیں۔ جیسے نواسی وغیرہ۔

مشق نمبر ۳

درج ذیل میں سے "ولد" اور "غیر ولد" اور مذکر و مؤنث اولاد کو الگ الگ کریں۔ مثال: ① ابن الابن (حل) مذکر اولاد

② بنت الابن (") مؤنث اولاد

③ ابن البنت (") غیر ولد

① ابن بنت الابن ② ابن الابن ③ بنت الابن ④ بنت ابن الابن

⑤ بنت ابن البنت ⑥ بنت البنت ⑦ ابن بنت البنت ⑧ ابن ابن الابن

ذوی الفروض کے احکام: ذوی الفروض بارہ ہیں جن میں سے چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں چار مرد یہ ہیں۔ ① اب ② جد صحیح ③ اخ خیفی ④ زوج۔ آٹھ عورتیں یہ ہیں

① زوجہ ② بنت صلبیہ ③ بنت الابن ④ اخت عینیہ ⑤ اخت علاتیہ ⑥ اخت خیفیہ ⑦ ام ⑧ جدہ صحیحہ۔ ان میں سے زوج اور زوجہ کو "ذوی الفروض السببیہ" اور باقی دس کو "ذوی الفروض النسبیہ" کہتے ہیں۔

① **اب:** مرنے والے کی اولاد ہونے یا نہ ہونے کا باپ کے حصے پر اثر پڑتا ہے۔ اس اعتبار سے باپ کے تین حال ہیں۔ ① مرنے والے کی اولاد نہ ہو تو باپ عصبہ ہوتا ہے۔ یعنی اس صورت میں اس کا کوئی حصہ متقرر نہیں ہوتا، بلکہ دوسرے ذوی الفروض کو ان کے حصے دینے کے بعد بچا ہوا سارا مال باپ کو دے دیا جاتا ہے، اگر نہ بچے تو اس کو کچھ نہیں ملے گا۔ اور اگر ذوی الفروض میں سے کوئی نہ ہو تو کل ترکہ کا حقدار ہوگا۔ ② میت کی صرف "مؤنث اولاد" ہو "مذکر اولاد" نہ ہو تو باپ کو سدس دیا جاتا ہے اور عصبہ بھی ہوتا ہے۔ یعنی سدس تو بہر حال ملے گا۔ اور دیگر ذوی الفروض کے حصے دینے کے بعد بچا ہوا ترکہ بھی عصبہ ہونے کی وجہ سے اسی کو دیا جائے گا۔ ③ میت کی صرف "مذکر اولاد" یا مذکر و مؤنث دونوں کے ہوتے ہوئے باپ کو صرف سدس دیا جاتا ہے، عصبہ نہیں ہوتا۔

فائدہ: کسی وارث کے عصبہ ہونے کو "ع" کے نشان سے واضح کیا جاتا ہے۔

امثلہ: ① میت

اب	جد	اخ خیفی
ع		

② میت

زوج	بنت	اب	اخ عینی
		سدس	
		ع	

③ میت

زوج	اب	ابن	اخ
	سدس		

④ میت

زوج	اب	بنت	ابن	جد
	سدس			

② **جد صحیح** "جد" کی دو قسمیں ہیں۔ ① جد صحیح: ایسا دادا جس کے میت کے ساتھ رشتے میں کسی عورت کا واسطہ نہ ہو۔ جیسے اب الاب (دادا)، اب اب الاب (پردادا)، وغیرہ

② جد فاسد: ایسا دادا جس کے میت کے ساتھ رشتے میں کسی عورت کا واسطہ آجائے۔ جیسے اب الام (نانا)، یہاں ماں کا واسطہ ہے، اب ام الاب (دادی کا باپ) یہاں

toobaa-elibrary.blogspot.com

دادی کا واسطہ ہے۔ یہ احکام جد صحیح کے ہیں، جد فاسد کے احکام ذوی الأرحام میں آئیں گے۔

جد کے چار حال ہیں۔ (۱) میت کے باپ کی موجودگی میں جد محروم ہوتا ہے، اسکو "م" کے نشان سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ (۲) میت کا باپ نہ ہو اور میت کی اولاد بھی نہ ہو تو جد عصبہ ہوتا ہے۔ (۳) میت کا باپ نہ ہو اور میت کی صرف "مؤنث اولاد" ہو مذکر اولاد نہ ہو تو جد کو سدس بھی دیا جاتا ہے اور عصبہ بھی ہوتا ہے۔ (۴) میت کا باپ نہ ہو اور میت کی صرف "مذکر اولاد" ہو یا مذکر و مؤنث دونوں ہوں تو جد کو صرف سدس دیا جاتا ہے، عصبہ نہیں ہوتا۔

مختلف مراتب کے اجداد جمع ہو جائیں تو ان میں سے اقرب کو وارث بنا کر باقی اجداد کو محروم کر دیا جاتا ہے۔ مسثلاً أب الأب (دادا)، أب أب الأب (پردادا)، أب أب أب الأب (پردادے کا باپ)، موجود ہوں تو ان میں سے اقرب یعنی أب الأب کو وارث بنایا جائے گا اور باقی محروم ہوں گے۔

مشق نمبر ۴

اب اور جد کے نیچے ان کا حصّہ لکھیں، عصبہ ہونے کی صورت میں "ع" اور محروم ہونے کی صورت میں "م" لکھیں۔

(۱) میت
زوج ابن اب جد

(۲) میت
زوج بنت الابن اب ام

(۳) میت
زوج ابن البنت اب جد

(۴) میت
زوجہ ابن ابن الابن اب ام

(۵) میت
زوجہ بنت الابن جد

(۶) میت
زوج ابن البنت جد

(۷) میت
زوجہ بنت الابن جد

(۸) میت
زوجہ ابن بنت جد

(۹) میت
زوج ابن اخ جد

(۳) **اخ خیفی** جو بھائی صرف ماں کی طرف سے ہو اس کو "اخ خیفی" یا "اخ لأم" اور جو بہن صرف ماں کی طرف سے ہو اس کو "اخت خیفیہ" یا "اخت لأم" کہتے ہیں۔ ان

tooba-elibrary.blogspot.com

دونوں کو "اولاد الأم" کہا جاتا ہے۔ خیفی بھائی اور بہن دونوں کے احکام برابر ہیں۔ اس لئے مؤنث ذوی الفروض میں خیفی بہن کا دوبارہ ذکر نہیں کیا جائے گا۔ خیفی بھائی بہن کے تین حال ہیں۔

(۱) میت کے باپ، جد یا اولاد میں سے کوئی موجود ہو تو خیفی بہن، بھائی محروم ہوتے ہیں۔

(۲) میت کے باپ، جد یا اولاد میں سے کوئی نہ ہو اور خیفی بہن بھائی ایک ہو اس کو سدس دیا جاتا ہے۔ (۳) میت کے باپ، جد یا اولاد میں سے کوئی نہ ہو اور خیفی بھائی یا بہن ایک سے زیادہ ہوں (خواہ سب بھائی ہوں یا سب بہنیں ہوں یا دونوں ملے جلے ہوں)، تو ان تمام کو ثلث دیا جاتا ہے، جو ان میں برابر تقسیم ہو جاتا ہے۔ یہاں بھائی، بہن کا حصہ برابر ہوگا۔ بہن کا حصہ بھائی سے آدھا نہیں ہوگا۔

(۴) **زوج** اس کے دو حال ہیں۔ (۱) بیوی کی اولاد ہو تو زوج کو "رُبع" دیا جاتا ہے۔

(۲) بیوی کی اولاد نہ ہو تو زوج کو "نصف" دیا جاتا ہے۔

مشق نمبر ۵

[۱] اب، جد، اولاد الأم اور زوج کے حصے لکھیے۔

(۱) میت — زوج، اخ خیفی، اب

(۲) میت — زوج، بنت، اخ خیفی، اخت خیفیہ

(۳) میت — زوج، ابن، اخ خیفی، جد

(۴) میت — زوج، بنت الابن، اخ خیفی ۲

(۵) میت — زوج، اخ خیفی، اخت خیفیہ، جد

(۶) میت — زوج، اخ خیفی ۲

(۷) میت — زوج، اخ خیفی، اخت خیفیہ

[۲] اب، جد اولاد الأم اور زوج کے حصے معلوم کر کے تخریج کریں۔

مثال: مسئلہ ۲

زوج	اخ خیفی	اب	جد
نصف	م	ع	م
۱		۱	

(۱) میت — زوج، اخ خیفی ۳

(۲) میت — زوج، اخ خیفی، اخت خیفیہ

(۳) میت — زوج، اخت خیفیہ ۳

(۴) میت — زوج، اخ خیفی، اخت خیفیہ، جد

toobaa-elibrary.blogspot.com

⑤ **زوجہ**، اس کے دو حال ہیں۔ ① زوج کی اولاد ہو تو زوجہ کو ثمن دیا جاتا ہے۔ خواہ ایک زوجہ ہو یا ایک سے زیادہ ہو۔ ② زوج کی اولاد نہ ہو تو اس کو ربع دیا جاتا ہے۔

⑥ **بنت صلبیہ**: اس کے تین حال ہیں۔ ① میت کا صلبی بیٹا موجود ہو تو بیٹے، بیٹیاں سب عصبہ ہوں گے۔ یعنی ذوی الفروض کے حصے دینے کے بعد بچا ہوا مال ان میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ بیٹی کو بیٹے سے آدھا حصہ دیا جائے گا۔ ② میت کا کوئی بیٹا نہ ہو اور بنت صلبیہ ایک ہو تو اس کو نصف دیا جائے گا۔ ③ میت کا کوئی بیٹا نہ ہو اور بنات صلبیہ ایک سے زیادہ ہوں تو ان تمام کو ثلثان دیا جاتا ہے۔

⑦ **بنات الابن**: میت کی ایسی بالواسطہ لڑکیاں جن کا رشتہ میت کے ساتھ کسی مرد کے ذریعہ سے ہو وہ تمام "بنات الابن" میں شامل ہیں۔ مثلاً بنت الابن (پوتی) بنت ابن الابن (پڑپوتی) وغیرہ۔ جن کا رشتہ میت کے ساتھ کسی عورت کے ذریعہ سے ہو وہ اس میں شامل نہیں۔

سراجی وغیرہ کتب میراث میں بنات الابن کے جو حالات لکھے گئے ہیں، ان کو بسہولت سمجھنے کے لئے چند امور ذہن نشین کر لیے جائیں۔

(الف) شریعت نے لڑکیوں کا "فرض" زیادہ سے زیادہ دو تہائی رکھا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے۔ "فإن كنّ نساءً فوق اثنتين فلهنّ ثلثا ما ترك (اگر بہنیں دو ہوں تو ان کو کل ترکے میں سے دو تہائی ملیں گے)" اس لئے بنات صلبیہ اور بنات الابن کو ثلثان کے دائرہ میں رہتے ہوئے فرض دینے کی گنجائش ہے۔ میت کی بیٹیوں اور پوتیوں وغیرہ کو مجموعی طور پر فرض ثلثان سے زیادہ نہیں دیا جا سکتا۔

(ب) کسی مخرج کے نصف میں اسی مخرج کا سدس جمع کر دیا جائے تو نصف اور سدس مل کر اس مخرج کا ثلثان ہوگا۔ مثلاً ۶ کا نصف ۳ ہے اور ۶ کا سدس ایک ہے۔ ۳ اور ایک کا مجموعہ ۴ ہے، جو کہ ۶ کا ثلثان ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(ج) لڑکیوں، پوتیوں میں سے جو میت سے زیادہ قریب ہو، وہ میراث کی زیادہ مستحق ہوتی ہے۔ چنانچہ بنات صلبیہ اور بنات الابن دونوں موجود ہوں تو صلبیہ کو اُن کا فرض دینے کے بعد اگر ثلثان میں سے کچھ باقی رہے تو بنات الابن کو دیا جائے گا اور اگر بنات صلبیہ ہی ثلثان کو سمیٹ لیں تو بنات الابن فرض سے محروم ہو جائیں گی۔ مثلاً ایک حقیقی بیٹی اور ایک بنت الابن (پوتی) ہو تو حسب ضابطہ حقیقی بیٹی کے لئے نصف نکالنے کے بعد ثلثان میں سے سدس باقی رہا۔ یہ سدس بنت الابن کو دیا جائے گا۔ اگر حقیقی بیٹی ایک سے زیادہ ہو اور حسبِ قاعدہ ثلثان اس کو دے دیا جائے تو ثلثان ختم ہو جانے کی وجہ سے پوتی فرض سے محروم ہو جائے گی۔

ایسے ہی بنت صلبیہ تو نہ ہو، مگر بنات الابن مختلف درجات کی ہوں، یعنی بعض قریب اور بعض بعید۔ تو سب سے زیادہ قریب کو ایک ہونے کی صورت میں نصف دیکر اس کے بعد والی کو سدس دیا جائے اور اس سے بھی بعد والی فرض سے محروم ہوں گی اور سب سے زیادہ قریب ایک سے زیادہ ہونے کی صورت میں ان کو ثلثان دے کر اس کے بعد والی فرض سے محروم ہوں گی اور سب سے زیادہ قریب ایک سے زیادہ ہونے کی صورت میں ان کو ثلثان دے کر اس کے بعد والی کو فرض سے محروم کر دیا جائے گا۔

مثال (۱) میت

①	②	③
بنت الابن ا	بنت ابن الابن	بنت ابن ابن الابن
نصف	سدس	م

ان میں سے پہلی سب سے قریب اور ایک ہے اس کو حسبِ ضابطہ نصف دے کر ثلثان میں سے سدس باقی رہا۔ یہ سدس دُوسری کو دے کر ثلثان ختم ہو گیا، اس لئے تیسری فرض سے محروم ہو گئی۔

مثال (۲) میت

①	②	③
بنت الابن ۲	بنت ابن الابن	بنت ابن ابن الابن
ثلثان	م	م

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان میں سے پہلی سب سے قریب اور ایک سے زیادہ ہیں، ان کو حسبِ ضابطہ ثلثان دے کر ثلثان ختم ہوگیا، اس لئے باقی دونوں فرض سے محروم ہوگئیں۔

جب بھی بنات الابن میں سے قربیٰ و بعدیٰ جمع ہو جائیں تو اسی اُصول پر عمل کیا جائے گا۔

(د) میت کی مذکر اولاد موجود ہو تو وہ بھی بنات الابن پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں اُصول یہ ہے۔

(الف) اگر مذکر اولاد کسی بنت الابن سے اقرب ہو تو اس کی وجہ سے بنت الابن محروم ہوتی ہے جیسے ابن کی موجودگی میں بنت الابن محروم ہوتی ہے ایسے ہی ابن الابن کی موجودگی میں بنت ابن الابن محروم ہوتی ہے۔

(ب) اگر مذکر اولاد کسی بنت الابن کے محاذی (برابر) ہو تو وہ بنت الابن عصبہ ہوتی ہے یعنی اب بنت الابن کا فرض مقرر نہیں ہوگا، بلکہ ذوی الفروض کے حصے نکالنے کے بعد بچا ہوا ترکہ مذکر اولاد اور بنت الابن میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ مذکر کو مؤنث سے دوگنا حصہ ملے۔

(ج) اگر مذکر اولاد کسی بنت الابن سے ابعد ہو تو دیکھا جائے گا کہ وہ بنت الابن فرض والی ہے یا فرض سے محروم؟ اگر فرض سے محروم ہے تو عصبہ بن جائے گی۔

جیسے:

بنات صلبیہ ۲	بنت الابن	ابن ابن الابن
ثلثان	ع	

بنات صلبیہ کو ایک سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ثلثان ملا تو بنت الابن فرض سے محروم ہوگئی اور اپنے سے ابعد لڑکے (ابن ابن الابن) کی وجہ سے عصبہ بن گئی۔

اگر بنت الابن فرض والی ہو تو وہ ابعد مذکر اولاد کی وجہ سے عصبہ نہیں بنے گی۔ بلکہ اس کا فرض بدستور باقی رہے گا۔[1]

---

[1] اس سے یہ بات سمجھ میں آگئی کہ جب بنات صلبیہ کو ثلثان مل رہا ہو تو بنات الابن بالکلیہ میراث سے محروم نہیں ہوتیں، بلکہ صرف فرض سے محروم ہوتی ہیں۔ عصبہ ہونے کی بنا پر ان کو میراث

toobaa-elibrary.blogspot.com

جیسے: میت

بنت ۱	بنت الابن	ابن ابن الابن
نصف	سدس	

بنت صلبیہ کو ایک ہونے کی بناء پر نصف ملا اور ثلثان میں سے بچا ہوا سدس بنت الابن کو مل گیا، یہ بنت الابن فرض (سدس) والی ہے اس لئے ابعد مذکر اولاد کی وجہ سے عصبہ نہیں بنی۔

اب بنات الابن کے احکام ______ ملاحظہ ہوں: انکے چھ حال ہیں۔

① میت کی بنات صلبیہ اور مذکر اولاد نہ ہو اور بنت الابن ایک ہو تو اس کو نصف دیا جائے گا۔

② میت کی بنات صلبیہ اور مذکر اولاد نہ ہو اور بنات الابن ایک سے زیادہ ہوں تو ان کو ثلثان دیا جاتا ہے۔

③ میت کی ایک بنت صلبیہ ہو تو بنت صلبیہ کو نصف دے کر ثلثان پورا کرنے کے لئے بنات الابن کو سدس دیا جائے گا خواہ بنات الابن ایک ہوں یا زیادہ۔

④ میت کی بنات صلبیہ ایک سے زیادہ ہوں تو بنات الابن فرض سے محروم ہوتی ہیں۔

⑤ بنت الابن سے اقرب میت کی مذکر اولاد ہو تو بنت الابن وراثت سے محروم ہوتی ہے۔

⑥ بنت الابن سے ابعد مذکر اولاد ہو تو فرض سے محروم ہونے والی عصبہ بن جاتی ہے اور اگر محاذی مذکر اولاد ہو تو ہر قسم کی (فرض سے محروم یا فرض والی) عصبہ بن جاتی ہے۔

مشق نمبر ۶

جو ذوی الفروض پڑھ لئے ہیں، ان کے حصے لکھ کر تخریج کریں۔

① میت

زوجہ	بنت ۱	اب	جد

② میت

زوج	بنت ۵	اخ حیفی	اخت عیفیہ

ملنے کا احتمال موجود ہوتا ہے جیسے مثال مذکور میں بنات صلبیہ کو ثلثان ملنے کی وجہ سے بنت الابن اگرچہ فرض سے محروم ہے لیکن عصبہ ہونے کی وجہ سے وارث ہے۔ اس کی روشنی میں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے پیچھے یا آئندہ جہاں "فرض سے محروم" ہونے کا تذکرہ ہے وہاں "فرض" کی قید احترازی ہے۔ یہ بات بتانے کے لئے کہ فرض سے محروم ہوتے ہوئے کبھی وارث ہو سکتی ہے

۳ مسـ
زوجہ — اخ خیفی — اخت خیفیہ

۴ مسـ
زوجہ — بنت ۱ — ابن — اب — جد

۵ مسـ
زوجہ — بنت ۳ — ابن — اخ خیفی

۶ مسـ
زوج — بنت الابن — اب — جد

۷ مسـ
زوج — بنت الابن ۳ — اخ خیفی

۸ مسـ
زوجہ — بنت ۱ — بنت الابن ۲ — اب

۹ مسـ
زوج — بنت ۳ — بنت الابن — جد

۱۰ مسـ
زوجہ — بنت الابن ۱ — بنت ابن الابن — اخ خیفی

۱۱ مسـ
زوج — بنت الابن ۱ — بنت ابن الابن ۱ — بنت ابن ابن الابن

۱۲ مسـ
زوجہ — بنت الابن ۲ — بنت ابن الابن — بنت ابن ابن الابن — اب — جد

۱۳ مسـ
زوج — بنت الابن — ابن الابن — اب

۱۴ مسـ
زوج — بنت ۳ — بنت الابن — ابن الابن — اب — جد

۱۵ مسـ
زوجہ — بنت الابن — ابن ابن الابن — اخت خیفیہ

۱۶ مسـ
زوج — بنت ۱ — بنت الابن — ابن ابن الابن — اب

۱۷ مسـ
زوجہ — بنات ۵ — بنت الابن — ابن ابن الابن — جد

۱۸ مسـ
زوج — بنت ابن الابن — ابن الابن — اب

⑧ اختِ عینیہ: جو بہن باپ اور ماں دونوں طرف سے ہو اس کو "اخت عینیہ" اور "اخت لأب و اُم" کہتے ہیں. اس کے احکام یہ ہیں.

① میت کا اب، جد اور مذکر اولاد میں سے کوئی موجود ہو تو اخت عینیہ محروم ہوگی.

② محروم کرنے والے مذکورہ بالا تینوں میں سے کوئی نہ ہو اور میت کا اخ عینی موجود ہو تو وہ خود بھی عصبہ ہوتا ہے اور اخت عینیہ کو بھی عصبہ بنا دیتا ہے. اس صورت میں ذوی الفروض کے حصے نکالنے کے بعد بچا ہوا مال ان میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ اخ عینی کو اخت عینیہ سے دوگنا حصہ ملے.

③ محروم کرنے والے مذکورہ تینوں میں سے کوئی نہ ہو اور میت کی مؤنث اولاد موجود ہو تو بھی اخت عینیہ عصبہ ہوگی. مگر مؤنث اولاد کا خود عصبہ ہونا ضروری نہیں.

④ میت کے اخ عینی، مؤنث اولاد، اب، جد اور مذکر اولاد میں سے کوئی نہ ہو اور اخت عینیہ ایک ہو تو اس کو نصف دیا جاتا ہے.

⑤ ان پانچوں (اب، جد، مذکر اولاد، اخ عینی اور مؤنث اولاد) میں سے کوئی نہ ہو اور اخت عینیہ ایک سے زیادہ ہو تو ان کو ثلثان دیا جاتا ہے۔

⑨ **اخت علاتیہ**: جو بہن صرف باپ کی طرف سے ہو اس کو "اخت علاتیہ" اور "اخت لأب" کہتے ہیں۔ اس کے احکام یہ ہیں۔

① درج ذیل میں سے کسی ایک کے موجود ہوتے ہوئے اخت علاتیہ محروم ہوتی ہے۔

(۱) اب (۲) جد (۳) مذکر اولاد (۴) اخ عینی (۵) عصبہ بننے والی اخت عینیہ۔

ایسی اخت عینیہ جو فرض والی ہو، عصبہ نہ ہو اس کی وجہ سے اخت علاتیہ کا محروم ہونا ضروری نہیں۔ اس کا حکم آگے آئے گا۔

② مذکورہ پانچوں میں سے کوئی نہ ہو اور میت کا اخ علاتی ہو تو وہ خود بھی عصبہ ہوتا ہے اور اخت علاتیہ کو بھی عصبہ بنا دیتا ہے

③ مذکورہ پانچوں میں سے کوئی نہ ہو اور میت کی مؤنث اولاد ہو تو بھی اخت علاتیہ عصبہ ہوتی ہے، مگر مؤنث اولاد کا خود عصبہ ہونا ضروری نہیں۔

④ مذکورہ پانچوں میں سے کوئی نہ ہو اور میت کی اخت عینیہ فرض والی (نہ کہ عصبہ بننے والی) ایک ہو تو اخت علاتیہ کو سدس ملتا ہے۔ اخت عینیہ ایک سے زیادہ ہوں تو اخت علاتیہ فرض سے محروم ہوتی ہے، تاہم فرض والی اخت عینیہ ایک سے زیادہ ہونے کی صورت میں اخت علاتیہ کبھی عصبہ بن سکتی ہے

⑤ اخت علاتیہ کو محروم کرنے والے مذکورہ پانچ ورثہ نہ ہوں اور نہ ہی میت کا اخ علاتی، میت کی مؤنث اولاد اور فرض والی اخت عینیہ ہو تو اخت علاتیہ کو ایک ہونے کی صورت میں نصف اور ایک سے زیادہ ہونے کی صورت میں ثلثان دیا جاتا ہے۔ اس پوری تفصیل سے اخت علاتیہ کے تمام احکام واضح ہو گئے ہیں۔ البتہ ایک بات کی اچھی طرح وضاحت ضروری ہے۔ وہ یہ کہ اخت عینیہ کبھی فرض والی ہوتی ہے اور کبھی عصبہ ہوتی ہے۔ دونوں طرح کی اخت عینیہ کا اخت علاتیہ پر اثر جدا ہوتا ہے۔ اخت عینیہ اگر عصبہ ہو تو اخت علاتیہ میراث سے محروم ہوتی ہے۔ خواہ اخت عینیہ ایک ہو یا زیادہ ہوں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

جیسے مسئلہ ۴

اخت علاتیہ	اخت عینیہ	بنت	زوج
م	ع	نصف	ربع
	۱	۲	۱

یہاں اخت عینیہ ایک ہے اور مؤنث اولاد کی وجہ سے عصبہ ہے. اس کی وجہ سے اخت علاتیہ میراث سے محروم ہے. اور اگر اخت عینیہ فرض والی ہو تو اس کا اخت علاتیہ پر اثر حالت نمبر۴ میں بیان کیا گیا ہے.

⑩ اخت خیفیہ: اخت خیفیہ کے احکام اخ خیفی کی طرح ہیں جس کی تفصیل گذر چکی ہے.

مشق نمبر۷

تخریج کریں.

① مسئلہ — زوج، اخ عینی، اخت عینیہ

② مسئلہ — زوجہ، بنت، اخت عینیہ ۳

③ مسئلہ — زوج، اخت عینیہ، اب

④ مسئلہ — زوجہ، اخت عینیہ، جد

⑤ مسئلہ — زوج، ابن، بنت، اخت عینیہ

⑥ مسئلہ — زوج، اخ عینی، اخت عینیہ، اب

⑦ مسئلہ — زوجہ، اخت عینیہ ۱

⑧ مسئلہ — زوج، اخت عینیہ ۲

⑨ مسئلہ — زوج، اخ علاتی، اخت علاتیہ، اب

⑩ مسئلہ — زوجہ، ابن الابن، اخت علاتیہ

⑪ مسئلہ — زوج، ابن الابن، بنت الابن، اخت علاتیہ

⑫ مسئلہ — زوج، بنت الابن، اخت علاتیہ

⑬ مسئلہ — زوجہ، اخ علاتی، اخت علاتیہ

⑭ مسئلہ — زوج، ابن البنت، اخت علاتیہ ۱

⑮ مسئلہ — زوج، اخت علاتیہ ۳

⑯ مسئلہ — زوجہ، بنت، اخت عینیہ، اخت علاتیہ

⑰ مسئلہ — زوج، اخ عینی، اخت عینیہ، اخت علاتیہ

⑱ مسئلہ — زوج، اخت عینیہ ۱، اخت علاتیہ

⑲ مسئلہ — زوج، اخت عینیہ ۲، اخت علاتیہ

⑳ مسئلہ — زوج، اخت عینیہ ۲، اخ علاتی، اخت علاتیہ

⑪ ام: اس کے تین حال ہیں.

① میت کی اولاد میں سے کوئی ایک موجود ہو، یا میت کے کسی قسم کے دو بھائی، بہن موجود ہوں. خواہ دونوں بھائی ہوں یا دونوں بہنیں یا بھائی، بہن مخلوط. ایسے ہی خواہ عینی ہوں یا علاتی یا خیفی تو

toobaa-elibrary.blogspot.com

اُم کو سدس دیا جاتا ہے۔

② میت کی نہ اولاد ہو نہ ہی کسی قسم کے دو بھائی، بہن ہوں اور میت کا باپ اور احد الزوجین (میاں بیوی میں سے ایک) ہو تو خاوند یا بیوی کا حصّہ نکال کر باقی میں سے ثلث دیا جاتا ہے اس کو "ثلث مابقی بعد فرض احد الزوجین" کہتے ہیں۔

مثلاً مسئلہ

زوجہ	ام	اب
ربع	ثلث مابقی	ع
	۱	۲

[زوجہ کو ربع دیکر ۳ باقی رہے۔ ان کا ایک ثلث یعنی (۱) ام کو دے دیا گیا۔

اگر باپ اور احد الزوجین دونوں مل کر نہ ہوں، بلکہ صرف باپ، ہو یا صرف احد الزوجین، تو حکم یہ نہ ہوگا۔ جیسے زوج، اخ عینی اور ام ہوں تو صرف زوج ہے اس کے ساتھ باپ نہیں، اس لئے ام کو مابقی کا ثلث نہیں بلکہ کل ترکے کا ثلث ملے گا۔ اسی طرح اگر مسئلے میں باپ اور ماں ہو تو بھی چونکہ ماں کے ساتھ صرف اب ہے۔ احد الزوجین نہیں اس لئے ام کو ثلث الکل ملے گا۔

③ پہلی دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت نہ ہو تو ام کو کل مال کا ثلث دیا جاتا ہے۔

ام کے احکام کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ سدس جبکہ {
اولاد میں سے کوئی ایک ہو
یا
کسی قسم کے بھائی یا بہن میں سے دو ہوں

۲۔ احد الزوجین کا حصّہ نکالنے کے بعد باقی کا ثلث جبکہ یہ شرائط ہوں۔

① اولاد میں سے کوئی نہ ہو۔

② کسی قسم کے بھائی، بہن میں سے دو نہ ہوں

③ احد الزوجین بھی ہو اور اب بھی ہو۔

۳۔ کل ترکے کا ثلث ——— جبکہ پہلی دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت نہ ہو۔

⑭ **جدّہ**: جدّہ کا حکم معلوم کرنے سے پہلے چند امور ذہن نشین کر لئے جائیں۔

① باپ اور ماں دونوں کی بالواسطہ یا بلاواسطہ امّہات کو جدّہ کہتے ہیں۔ باپ کی بلاواسطہ یا بالواسطہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

امہات کو "جدہ ابویہ" کہتے ہیں، جیسے بلاواسطہ کی مثال ام الاب اور بالواسطہ کی مثال ام ام الاب یا ام اب الاب وغیرہ اور ماں کی بلاواسطہ یا بالواسطہ امہات کو "جدہ امویہ" کہتے ہیں، جیسے ام الام یا ام ام الام یا ام اب الام وغیرہ

② جدہ کی دو قسمیں ہیں (۱) جدّہ صحیحہ (۲) جدّہ فاسدہ۔

جدّہ صحیحہ جس کا میت کے ساتھ رشتہ منسلک ہونے میں جد فاسد کا واسطہ نہ ہو۔ لہٰذا دو صورتوں میں جدّہ صحیحہ ہوتی ہے۔ ① کسی جد کا واسطہ ہی نہ ہو جیسے ام الأم یا ام الأب، ② اگر جد کا واسطہ ہو تو جد صحیح کا ہو، فاسد کا نہ ہو۔ جیسے ام اب الأب (دادے کی ماں) یہاں اب الأب (دادے) کا واسطہ ہے اور وہ جد صحیح ہے۔

جدّہ فاسدہ: جس کا میت کے ساتھ رشتہ منسلک ہونے میں کسی جد فاسد کا واسطہ ہو۔ جیسے ام اب الأم (نانے کی ماں) یہاں اب الأم (نانے) کا واسطہ ہے جو فاسد ہے۔

③ جدات کبھی درجۂ قرابت میں مساوی ہوتی ہیں اور کبھی مختلف ہوتی ہیں۔ اگر ان کے میت کے ساتھ منسلک ہونے کے واسطے برابر ہوں تو وہ درجۂ قرابت میں مساوی کہلاتی ہیں۔ جیسے ام الأم اور ام الأب مساوی ہیں، اس لئے کہ دونوں میں واسطہ ایک ہی ہے۔ اگر واسطے کم وبیش ہوں تو وہ درجۂ قرابت میں مختلف ہوتی ہیں۔ جس کے واسطے کم وہ "قربیٰ" اور جس کے واسطے زیادہ وہ "بعدیٰ" کہلاتی ہے۔ جیسے ام الأب اور ام اب الأب میں سے پہلی قربیٰ اور دوسری بعدیٰ ہے۔

④ کبھی ایک ہی عورت کسی کی ایک سے زیادہ جہتوں سے بھی جدہ بن سکتی ہے۔

مثلاً خالدہ کے پوتے کا نکاح خالدہ کی نواسی سے ہوا اور اُن سے لڑکا (بکر) پیدا ہوا تو خالدہ بکر کی دو جہتوں سے جدہ ہے وہ اس کی اُم اُم الأم (ماں کی نانی) بھی ہے اور ام اُب الأب (باپ کی دادی) بھی ہے۔ دُوسرے لفظوں میں یہ بکر خالدہ کا پڑنواسہ بھی ہے اور پڑپوتا بھی۔

پھر مثلاً اسی بکر کا نکاح خالدہ کی نواسی کی لڑکی سے ہوا اور ان سے لڑکا صالح پیدا ہوا تو یہی خالدہ اس لڑکے کی تین جہات سے جدہ ہے۔ ① یہ اس کی والدہ کی پڑنانی ہے۔ ② یہ اس کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

باپ (بکر) کی پڑنانی ہے۔ (۳) یہ اس کے باپ (بکر) ہی کی پڑدادی بھی ہے۔

(اس مثال کو درج ذیل نقشے سے سمجھنے کی کوشش کریں) ـــــ علیٰ ھذا القیاس ایک ہی عورت اس سے بھی زیادہ جہات سے جدہ بن سکتی ہے۔

(نقشہ)

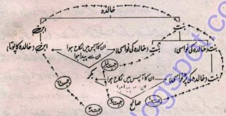

جدہ کا حکم: ان امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے جدہ کا حکم یہ ہے کہ جدہ کا حصہ سدس ہے خواہ ایک ہو یا زیادہ ہوں، ابویہ ہوں یا امویہ۔ لیکن سدس دینے کے لئے درج ذیل قواعد کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱) سدس صرف جدات صحیحہ کو دیا جاتا ہے۔ جدات فاسدہ ذوی الفروض میں سے نہیں، بلکہ ذوی الارحام میں سے ہیں، جن کا حکم آگے آئے گا۔

(۲) بعض صورتوں جدہ صحیحہ سدس سے محروم بھی ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔

(الف) میت کی ماں کے ہوتے ہوئے جدہ امویہ اور جدہ ابویہ دونوں محروم ہوتی ہیں۔

(ب) میت کے باپ کے ہوتے صرف جدہ ابویہ محروم ہوتی ہے۔ جدہ امویہ باپ کی وجہ سے محروم نہیں ہوتی۔

(ج) جد کی وجہ سے صرف وہ جدہ ابویہ محروم ہوتی ہے جس کا رشتہ اسی جد کے واسطہ سے منسلک ہو مثلاً اب الأب کی وجہ ام اب الأب محروم ہوگی۔ جد کی وجہ سے جدہ امویہ یا ایسی جدہ ابویہ جس کے لئے یہ جد واسطہ نہ ہو محروم نہیں ہوتیں۔ مثلاً اب الأب کی وجہ سے ام الأب محروم نہ ہوگی، اس لئے کہ واسطہ اب کا ہے نہ کہ اب الأب کا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

③ کئی جدات صحیحہ درجۂ قرابت میں مختلف ہوں توان میں سے جو بھی قربیٰ ہے خواہ امویہ ہو خواہ ابویہ اس کی وجہ سے بُعدیٰ محروم ہوگی خواہ وہ بعدیٰ ابویہ ہو یا امویہ جیسے ام الأم اور ام ام الأم میں سے پہلی (امویہ) کی وجہ سے دوسری (امویہ) محروم ہوگی، ام الأم اور ام اُم الاب میں سے پہلی (امویہ) کی وجہ سے دوسری (ابویہ) محروم ہوگی، ام الأب اور ام ام الأم میں سے پہلی (ابویہ) کی وجہ سے دوسری (امویہ) محروم ہوگی۔ الغرض ترجیح ابویہ یا امویہ ہونے کی بناپر نہیں بلکہ قرب کی بناپر ہے۔ قرب ابویہ میں ہوگا تو اس کو ترجیح دی جائے گی اور قرب امویہ کو ہوگا تو اس کو ترجیح ہوگی۔

④ قربیٰ خود کسی وجہ سے محروم ہو رہی ہو تو بھی بعدیٰ بہرحال اس کی وجہ سے محروم ہو جائے گی۔ جیسے کسی کے ورثہ میں ام الأب اور ام ام الأم ہوں اور اس کا باپ بھی ہو تو باپ کی وجہ سے ام الأب خود محروم ہوگی اور اس کے قربیٰ ہونے کی وجہ سے ام ام الأم بھی محروم ہوگی۔

⑤ بتایا جاچکا ہے کہ ایک سے زیادہ جدات صحیحہ کو بھی سدس ہی دیا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ جہتِ قرابت میں مساوی ہوں تو بالاتفاق یہ سدس ان میں برابر تقسیم ہوگا۔ اگر جہت قرابت میں مختلف ہوں مثلاً ایک جدہ کا رشتہ ایک جہت سے ہو اور دوسری کا دو جہت سے (اور کئی جہات سے رشتہ ہونے کی وضاحت اُوپر نمبر ۲ میں ہوچکی ہے) تو اس صورت میں اختلاف ہے۔ امام محمدؒ کا مذہب یہ ہے کہ اب سدس برابر تقسیم نہیں ہوگا۔ بلکہ جہات کے اعتبار سے تقسیم ہوگا۔ یعنی تمام جدات کی کل جتنی جہات ہیں سدس کے اتنے حصے کرکے ہر جدہ کو اتنے حصے دیئے جائیں جتنی جہات سے وہ جدہ بن رہی ہو۔ مثلاً دو جدہ میں سے ایک جہت واحدہ سے جدہ ہو اور دوسری دو جہتوں سے جدہ ہو تو کل جہات تین ہوئیں۔ سدس کے تین حصے کرکے جہت واحدہ والی کو ایک حصہ اور دو جہتوں والی کو دو حصے دیئے جائیں گے۔ امام ابو یُوسفؒ کے ہاں جہاتِ قرابت میں کمی، بیشی کا کوئی اعتبار نہیں، ان کے ہاں کمی، بیشی کی صورت میں بھی سدس برابر تقسیم ہوگا۔ مفتیٰ بہ امام ابو یُوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہی ہے۔

مشق نمبر ۸

الف: کونسی جدہ صحیحہ اور پھر جدہ صحیحہ ابویہ ہے یا امویہ؟

(۱) ام الأب (۲) ام الأم (۳) ام ام الأب (۴) ام اب الأب (۵) ام ام الأم
(۶) ام اب الأم (۷) ام اب اب الأم (۸) ام اب ام الأم (۹) ام اب اب الأب

ب: ہر نمبر میں لکھی ہوئی جدات درجۂ قرابت میں مساوی ہیں یا مختلف؟ اگر مختلف ہیں تو قریبی کونسی ہے؟

(۱) ام الأب ، ام الأم (۲) ام اب الأب ، ام الأم
(۳) ام ام الأم ، ام اب الأب (۴) ام ام الأم ، ام الأب ، ام اب الأب

ج: ہر نمبر میں جدات کے ساتھ جد لکھا گیا ہے، جو جدہ اس جد کی وجہ سے محروم ہو اس کے نیچے "م" لکھیں۔

(۱) اب الأب ، ام الأب ، ام الأم ، ام اب الأب۔
(۲) اب الأب ، ام ام الأب ، ام الأم ، ام اب اب الأب
(۳) اب اب الأب ، ام اب الأب ، ام الأب
(۴) اب اب الأب ، ام ام الأب ، ام اب اب الأب ، ام اب اب الأب ، ام اب الأب

د: تخریج کریں۔

(۱) میت — زوج ، بنت ، ام ، جدہ
(۲) میت — زوج ، ابن ، اب ، ام
(۳) میت — زوجہ ، اخ طیفی ، اخت عینیہ ، ام
(۴) میت — زوج ، اخت علاتیہ ۲ ، ام
(۵) میت — زوج ، اخت عینیہ ، اخت علاتیہ ، ام
(۶) میت — زوج ، اب ، ام
(۷) میت — زوج ، بنت الابن ، ام الأم ، ام الأب
(۸) میت — زوجہ ، ام الأم ، ام الأب ، ام
(۹) میت — زوج ، ام ام الأم ، ام الأب ، اب
(۱۰) میت — زوج ، ام الأم ، ام الأب ، اب الأب
(۱۱) میت — زوجہ ، ام الأم ، ام اب الأب
(۱۲) میت — زوج ، ام الأب ، ام ام الأم

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب "عصبات" کا بیان نمبر ۲

پہلے عصبات کے متعلق ضروری اِصطلاحات و معلومات لکھی جاتی ہیں، پھر ان کی روشنی میں عصبات کی توریث (وارث بنانے) کے اُصول لکھے جائیں گے۔

عصبہ: ایسا وارث جس کا فرض مقرر نہ ہو، ذوی الفروض نہ ہونے کی صورت میں جمیع ترکہ کا اور ذوی الفروض ہونے کی صورت میں بقیہ ترکہ کا مستحق ہو۔

عصبہ کی دو قسمیں ہیں۔ ① عصبہ نسبیہ ② عصبہ سببیہ۔ عصبہ نسبیہ کی تین قسمیں ہیں۔ ① عصبہ بنفسہ ② عصبہ بغیرہ ③ عصبہ مع غیرہ۔ عصبہ سببیہ کا بیان آگے آرہا ہے۔

عصبہ بنفسہ: میت کا ایسا مذکر رشتہ دار جس کا میت کے ساتھ رشتہ صرف عورت کے ذریعہ سے نہ ہو۔ مؤنث عصبہ بنفسہ نہیں ہوتا ہے جیسے ام اور ایسا مذکر جسکا رشتہ صرف عورت کے ذریعے سے ہو عصبہ بنفسہ نہیں ہوتا۔ جیسے اب الأم (نانا)، ابن البنت (نواسہ) اور اخ خیفی وغیرہ۔ جو خود بھی مذکر ہو اور اس کا رشتہ میت کے ساتھ یا تو بلا واسطہ ہو یا بالواسطہ ہو تو صرف مرد کے ذریعے سے ہو یا مرد و عورت دونوں کے ذریعے سے ہو وہ عصبہ بنفسہ ہے۔ جیسے ابن (بلا واسطہ)، اخ علاتی (صرف مرد یعنی اب کا واسطہ)، اخ عینی (مرد (باپ)، اور عورت (ماں)، دونوں کا واسطہ)

اس عصبہ بنفسہ کی چار اصناف ہیں۔ ① جزء المیت، یعنی میت کے فروع۔ بیٹا، پوتا وغیرہ۔ یہ صنف اول ہے۔ ② اصل المیت، یعنی میت کے اصول۔ باپ دادا وغیرہ۔ یہ صنف ثانی ہے۔ ③ جزء اب المیت، میت کے باپ کے فروع یعنی بھائی اور ان کی اولاد، بھتیجے وغیرہ۔ یہ صنف ثالث ہے ④ جزء جد المیت، جد قریب یا جد بعید کے فروع

toobaa-elibrary.blogspot.com

جیسے دادے کا بیٹا یعنی چچا اور اس کی اولاد یا پردادے کا بیٹا یعنی باپ کا چچا اور اس کی اولاد۔ یہ صنف رابع ہے۔

کبھی میت کے عصبہ بنفسہ ایک سے زیادہ ہوتے ہیں اور ان میں کچھ فرق بھی ہوتا ہے۔ فرق تین طرح کا ہوتا ہے۔

مثلاً ① ابن ، اب ، اخ

② اب ، جد

③ اخ عینی ، اخ علاتی

پہلی مثال میں تین عصبات ہیں اور ان میں فرق یہ ہے کہ ہر عصبہ الگ صنف کا ہے۔ ابن صنف اوّل اور اب صنف ثانی اور اخ صنف ثالث سے ہے۔ ایسے فرق کو "جہت عصوبت کے فرق" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مذکورہ چارا صناف میں سے ہر پہلی صنف کا عصبہ بعد والی اصناف کے عصبہ سے باعتبار جہت کے اقرب کہلائے گا۔

دوسری مثال میں دونوں عصبہ ایک ہی صنف سے تو ہیں (یعنی صنف ثانی سے) مگر اس کے باوجود ان میں فرق یہ ہے کہ اب بلا واسطہ عصبہ ہے اور جد ایک واسطے سے۔ واسطوں کی کمی بیشی کے فرق کو "درجۂ قرابت کے فرق" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کم واسطے والا زیادہ واسطے والوں سے باعتبار درجہ کے اقرب کہلائے گا۔

تیسری مثال میں صنف بھی ایک ہے (صنف ثالث) اور درجہ بھی برابر ہے، اس لئے کہ دونوں اب المیت کے براہ راست بیٹے ہیں، مگر ان میں فرق یہ ہے کہ ایک باپ اور ماں دونوں طرف سے رشتہ دار ہے اور دوسرا صرف باپ کی طرف سے عینی یا علاتی ہونے کے اس فرق کو "قوۃ قرابت کے فرق" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ دو طرف سے منسوب ہونے والا ایک طرف سے منسوب ہونے والے سے باعتبار قرابت کے اقوی کہلاتا ہے۔

فرق کی یہ تین نوعیتیں اچھی طرح ذہن نشین کر لی جائیں، عصبات کے احکام میں ان کا استحضار

toobaa-elibrary.blogspot.com

ضروری ہوگا۔

عصبہ بغیرہ: ذوی الفروض میں سے وہ عورتیں جن کا فرض نصف یا ثلثان ہے اور وہ اپنے بھائی کی وجہ سے عصبہ بن جاتی ہیں۔ "عصبہ بغیرہ" ہیں۔ وہ چار ہیں۔ ① بنت صلبیہ ② بنت الابن ③ اخت عینیہ ④ اخت علاتیہ۔ ایسی عورتیں جو ذوی الفروض میں سے نہیں ہیں وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ نہیں بنتیں جیسے پھوپھی اپنے بھائی یعنی چچا کے ساتھ عصبہ نہیں ہوگی، اکیلا چچا ہی عصبہ ہوگا۔

عصبہ مع غیرہ: وہ عورت جو کسی عورت کی وجہ سے عصبہ بنے، جیسے اخت عینیہ اور اخت علاتیہ مؤنث اولاد کی وجہ سے عصبہ بنتی ہیں۔

عصبہ سببیہ میت کے معتِق (آزاد کرنے والے)، کو عصبہ سببیہ کہتے ہیں، خواہ معتِق مذکر ہو یا مؤنث

عصبات کی توریث کا طریقہ:

عصبات کی توریث کے قواعد پہلے مثالوں کی مدد سے سمجھائے جاتے ہیں۔ ساتھ، ساتھ یاد کرنے کے لئے ان قواعد کا ملخص بھی پیش کر دیا جائے گا۔

① اگر میت کے ورثہ میں ذوی الفروض ہوں تو سب سے پہلے ان کو فرائض دیئے جاتے ہیں۔ فرائض دے کر جو مال بچے وہ عصبات کو دیا جاتا ہے۔ ذوی الفروض نہ ہونے کی صورت میں سارا ترکہ عصبات کو دیا جاتا ہے۔

② مثال: (۱) مسـ

زوج	ابن	اب	معتق
ربع	ع	سدس	م

(۲) مسـ

زوج	بنت	اخت عینیہ	معتق
ربع	نصف	ع	م

ان دو مثالوں میں سے پہلی مثال میں عصبہ بنفسہ (ابن)، کی وجہ سے اور دوسری مثال میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

عصبہ بغیرہ کی وجہ سے معتق کو محروم قرار دیا گیا ہے، معلوم ہوا کہ:

"کسی بھی قسم کے عصبہ نسبیہ کے ہوتے ہوئے
معتق (عصبہ سببیہ) محروم ہوتا ہے۔"

③ مثال: (۱) مسـ

زوج	ابن	اب
ربع	ع	سدس

(۲) مسـ

زوج	اب	اخ عینی
نصف	ع	م

(۳) مسـ

زوج	اخ عینی	عم
نصف	ع	م

تینوں مثالوں میں عصبہ نسبیہ ایک سے زیادہ ہیں اور ہر مثال میں دیئے گئے عصبات میں جہتِ عصوبت کا فرق ہے۔ پہلی مثال میں ابن صنف اوّل سے اور اب صنف ثانی سے ہے ابن جہتہً اقرب اور اب جہتہً ابعد ہے۔ دوسری مثال میں اب صنف ثانی سے اور اخ عینی صنف ثالث سے ہے۔ یہاں اب جہتہً اقرب اور اخ عینی ابعد ہے۔ تیسری مثال میں اخ عینی صنف ثالث سے اور عم صنف رابع سے ہے۔ یہاں اخ عینی جہتہً اقرب اور عم جہتہً ابعد ہے۔ ہر مثال میں باعتبار جہت کے اقرب کو وارث بنا کر باعتبار جہت کے ابعد کو تعصیب سے محروم رکھا گیا ہے، معلوم ہوا کہ:

"ایک سے زیادہ عصبات میں فرق ہونے کی صورت میں سب سے پہلے
جہتِ عصوبت کا فرق دیکھ کر قربِ جہت والے کو ترجیح ہوتی ہے"

مثال: (۱) مسـ

زوج	ابن	ابن الابن
ربع	ع	م

مسـ

زوج	اب	جد
نصف	ع	م

مسـ

زوج	اخ عینی	ابن اخ عینی (بھتیجا)
نصف	ع	م

toobaa-elibrary.blogspot.com

میت

ابن العم	عم	زوج
م	ع	نصف

پہلی مثال میں دیئے گئے دونوں عصبات ایک ہی صنف یعنی جزء المیت سے ہیں، دُوسری مثال میں دونوں اصل المیت سے، تیسری میں دونوں جزء اب المیت سے اور چوتھی میں دونوں جزء جد المیت سے ہیں۔ ہر مثال میں دیئے گئے عصبات چونکہ ایک ہی صنف کے ہیں، اس لئے کسی مثال میں بھی جہتِ عصوبت کا فرق نہیں ہے، البتہ درجے کا فرق ہر مثال میں ہے، پہلی مثال میں ابن درجۃً اقرب ہے اور ابن الابن ابعد ہے، دُوسری میں اب اقرب اور جد ابعد ہے۔ تیسری میں اخ عینی اقرب اور بھتیجا ابعد ہے اور چوتھی میں عم اقرب اور ابن العم ابعد ہے۔ ہر مثال میں اقرب کی وجہ سے ابعد کو محروم کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ:

"ایک سے زیادہ عصبات جہتِ عصوبت میں برابر ہوں تو درجۂ قرابت کا فرق دیکھ کر اقرب کی وجہ سے ابعد کو محروم کیا جاتا ہے۔"

مثال: میت

اخ علاتی	اخ عینی	زوجہ
م	ع	ربع

یہاں دونوں عصبے جہتِ عصوبت میں بھی برابر ہیں یعنی ایک ہی صنف سے ہیں اور درجۂ قرابت میں بھی برابر ہیں کہ دونوں اب المیت کی بلاواسطہ اولاد ہیں، البتہ قوۃ قرابت کا فرق ہے، اکما مر، اخ عینی اخ علاتی سے اقویٰ ہے، اخ عینی کو عصبہ بنا دیا گیا اور اخ علاتی کو محروم کر دیا گیا، معلوم ہوا کہ:

"ایک سے زیادہ عصبات جہت اور درجے میں برابر ہوں تو قوۃ قرابت کو دیکھ کر اقویٰ کی وجہ سے اضعف کو محروم کیا جاتا ہے"

مثال: میت

ابن	ابن	ابن	زوج
ع			ربع

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہاں تینوں عصبات میں نہ جہت کا فرق ہے، نہ درجہ کا اور نہ ہی قوۃ قرابت کا، چونکہ یہ ہر اعتبار سے برابر ہیں، اس لئے تینوں وارث ہوں گے معلوم ہوا کہ:

"عصبہ نسبیہ ایک سے زیادہ ہوں تو سب سے پہلے ترجیح قرب جہت کی بناپر ہوگی، جہت میں برابر ہونے کی صورت میں ترجیح قرب درجہ کی بناپر ہوگی، درجے میں برابر ہونے کی صورت میں ترجیح قوۃ قرابت کی بناپر ہوگی، قوۃ قرابت میں بھی برابر ہوں تو سب وارث ہوں گے۔"

④ مثال: میت

زوج	بنت	اخت عینیہ	اخ علاتی
ربع	نصف	ع	م

یہاں اخت عینیہ عصبہ مع غیرہ میں سے ہے اور اخ علاتی عصبہ بنفسہ میں سے ہے اخت عینیہ قرابۃً اقوی ہے، اخ علاتی اضعف ہے۔ عصبہ بنفسہ کو عصبہ مع غیرہ پر ترجیح دے کر اخ علاتی کی وجہ سے اخت عینیہ کو محروم نہیں کیا گیا۔ بلکہ اخت عینیہ کو قوۃ قرابت کی بناپر عصبہ بنا کر اخ علاتی کو محروم کیا گیا ہے، معلوم ہوا کہ:

"عصبہ بنفسہ، عصبہ بغیرہٖ اور عصبہ مع غیرہ جمع ہو جائیں تو ترجیح عصبہ بنفسہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہوگی، بلکہ قرب جہت، قرب درجہ یا قوۃ قرابت کی وجہ سے ہوگی۔ اگر جہت، درجے اور قوۃ قرابت میں برابر ہوں تو سب عصبہ ہوں گے۔"

مشق نمبر ۹

(د) ہر عصبہ کے نیچے لکھیں کہ عصبہ کی کونسی قسم ہے۔ عصبہ بنفسہ ہونے کی صورت میں کون سی صنف ہے؟

① میت

زوج	بنت	ابن	ام

② میت

زوج	ابن الابن	اخ عینی	جدہ

③ میت

زوج	بنات ۳	بنت الابن	ابن ابن الابن

④ میت

زوجہ	بنت ۱	بنت الابن	ابن ابن الابن

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۵) مسـ
زوج — اخ خیفی — جد

(۶) مسـ
زوج — اخ عینی — اخ خیفی

(۷) مسـ
زوج — ابن اخ عینی — عم

(۸) مسـ
زوج — اخت عینیہ — اخ عینی

(ب) ہر مثال میں دیئے گئے عصبات میں فرق ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیا؟

(۱) مسـ
ابن — اب

(۲) مسـ
اب — عم

(۳) مسـ
اخ عینی — اخ علاتی

(۴) مسـ
اخ عینی — ابن اخ عینی

(۵) مسـ
ابن — ابن ابن الابن

(۶) مسـ
اخ علاتی — ابن العم

(ج) تخریج کرکے ہر وارث کو اس کا حصہ دیں۔

(۱) مسـ
زوج — بنت ا — ابن — اب

(۲) مسـ
زوجہ — ابن — ابن — اخ عینی — جدہ

(۳) مسـ
زوج — بنت ۳ — اب — جد

(۴) مسـ
زوجہ — اخت عینیہ — اخ عینی — اخ علاتی

(۵) مسـ
زوج — بنت — اب الاب — اب اب الاب

(۶) مسـ
زوج — بنت الابن — ابن الابن — ابن ابن الابن

(۷) مسـ
زوج — بنت — اخت علاتیہ — ابن اخ علاتی

(۸) مسـ
زوجہ — بنت — اخت عینیہ — عم

(۹) مسـ
زوج — بنت — ابن — عم

عصبہ سببیہ کی توریث کا طریقہ

(۱) عصبہ نسبیہ کی تین قسموں میں سے کسی قسم کا بھی عصبہ موجود ہو تو عصبہ سببیہ محروم ہوتا ہے۔ عصبہ نسبیہ نہ ہو تو میت کا معتِق عصبہ ہوتا ہے۔ معتِق خواہ مرد ہو یا عورت

(۲) معتِق موجود نہ ہو، میت سے پہلے ہی انتقال کرگیا ہو تو معتِق کے عصبہ بنفسہ کو وارث بنایا جائے گا۔ معتِق کے عصبہ بنفسہ کئی ہوں تو حسب ضابطۂ بالا پر پہلی صنف والے کی وجہ سے بعد کی صنف والا محروم ہوگا۔ ایک ہی صنف کے کئی ہوں تو ترجیح قرب درجہ کی بنا پر ہوگی مثلاً

مسـ

زوج	بنت	ابن المعتِق	ابن ابن المعتِق
ربع	نصف	ع	م

مسـ

زوج	اخ خیفی	اخ المعتِق	ابن اخ المعتِق
نصف	سدس	ع	م

(ترجیح قرب درجہ کی بنا پر ہے۔)

tobaa-elibrary.blogspot.com

مسـ

زوجہ	اخت خیفیہ ۲	اخ المعتق	عم المعتق
ربع	ثلث	ع	م

(ترجیح قرب جہت کی بنا پر ہے)

③ اگر معتق نہ ہو، معتق کا بیٹا اور باپ دونوں ہوں تو ضابطہ بالا کے مطابق چونکہ بیٹا صنفِ اول سے اور باپ صنفِ ثانی سے ہے، اس لئے ذوی الفروض سے بچا ہوا ترکہ بطور تعصیب کے بیٹے کو ملنا چاہیئے اور معتق کے باپ کو کچھ نہیں ملنا چاہیئے۔ طرفین اس صورت میں بھی اسی ضابطے کے مطابق عمل کے قائل ہیں، یعنی ابن المعتق کی وجہ سے اب المعتق محروم ہوگا، لیکن امام ابو یوسف رح کے ہاں صرف یہ صورت اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے۔ ان کے ہاں ذوی الفروض سے بچے ہوئے ترکے کا سدس اب المعتق کو ملے گا اور باقی ابن المعتق کو دیا جائے گا۔

④ معتق کا عصبہ بنفسہ نہ ہو تو معتق کے معتق کو وارث بنایا جائے گا۔ اگر یہ بھی نہ ہو تو اس کے عصبہ بنفسہ کو، یہ بھی نہ ہو تو معتق المعتق کے معتق کو۔ علیٰ ہٰذا القیاس سلسلہ چلتا جائے گا خواہ معتق المعتق یا اس کا معتق مرد ہو یا عورت ہو۔

⑤ معتق کے ذوی الفروض وارث نہیں ہوں گے۔ جیسے زوجۃ المعتق، ام المعتق، جدۃ المعتق وغیرہ

⑥ معتق کے عصبہ بغیرہ یا مع غیرہ بھی وارث نہیں ہوتے۔ جیسے

مسـ

زوجہ	اخت خیفیہ	اخ المعتق	اخت المعتق
ربع	سدس	ع	م

یہاں معتق کی بہن عصبہ بغیرہ ہے، یہ وارث نہیں ہوگی صرف عصبہ بنفسہ (اخ) وارث ہوگا۔

⑦ کسی غلام یا باندی کا معتق وہ شمار ہوگا جس کی ملکیت میں وہ آزاد ہوا ہو، خواہ اپنے اختیار سے آزاد کیا ہو یا اضطراراً آزاد ہوگیا ہو، جیسے کسی نے اپنے ذو رحم محرم کو خریدا اور وہ آزاد ہوگیا۔

اگر کئی مالکوں کی ملکیت میں آزاد ہوا ہو تو سب عصبہ سببیہ ہوں گے، اگر ان کی ملکیت برابر ہو تو برابر وارث ہوں گے۔ اگر ملکیت کم و بیش ہو تو ہر شخص بقدرِ ملک وارث ہوگا۔ یعنی جس شخص کا جتنا ملک ہوگا، میراث میں سے اس کا اتنا ہی حصہ ہوگا۔

مثال: ایک غلام کی تین آزاد بیٹیوں میں سے دو نے پچاس دینار کے بدلے میں اپنے

tooba-e-library.blogspot.com

باپ کو خرید لیا، ان میں سے ایک نے بیس دینار اور دوسری نے تیس دینار دیئے۔ تیسری خریدنے میں شریک نہیں ہوئی۔ خریدنے سے وہ آزاد ہو گیا، آزاد ہونے کے بعد وہ غلام صرف ان تین کو چھوڑ کر فوت ہوا، اس کے ترکے میں سے ثلثان بطور فرض کے تینوں کو ملے گا۔ باقی خریدنے والی دو کو عصبہ ہونے کی بنا پر ملے گا، تیسری کو باقی میں سے کچھ نہیں ملے گا، اس لئے کہ وہ معتقہ نہیں ہے۔ باقی ترکہ پانچ حصوں میں تقسیم ہو کر ان میں سے تین حصے تیس دینار والی کو اور دو حصے بیس دینار والی کو ملیں گے، تاکہ ہر ایک کو بقدر ملک حصہ مل جائے، اس لئے کہ تیس دینار والی باپ کے تین خمس کی مالک تھی اور بیس دینار والی دو خمس کی مالک تھی۔

ے اس تمام تفصیل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ معتق کے ذوی الفروض اور عصبات نسبیہ کے نہ ہونے کی صورت میں معتق وارث ہوتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت، اگر معتق نہ ہو تو معتق کے معتق کو وہ بھی خواہ مرد ہو یا عورت، اگر یہ بھی موجود نہ ہو تو معتق کا عصبہ بنفسہ وارث ہوتا ہے۔ معتق کا عصبہ مع غیرہ یا عصبہ بغیرہ اور ذوی الفروض وارث نہیں ہوتے۔ اور عصبہ بنفسہ مرد ہی ہو سکتا ہے، عورت عصبہ بنفسہ نہیں ہوتی۔ اس سے بات معلوم ہو گئی کہ ولاء کی وجہ سے عورت صرف اس وقت وارث ہوتی ہے، جبکہ اس نے میت کو آزاد کیا ہو یا اس کے کسی معتق نے آزاد کیا ہو۔ اس کے علاوہ عورت کے ولاء کی بنا پر وارث ہونے کی صورت نہیں۔ اس لئے کہ عورت یا ذوی الفروض میں سے ہوتی ہے یا عصبہ مع غیرہ یا عصبہ بغیرہ اور خود معتق کے موجود نہ ہونے کی صورت میں معتق کے ذوی الفروض، عصبہ مع غیرہ یا عصبہ بغیرہ میں سے کوئی بھی وارث نہیں ہوتا۔ اس اثر کا بھی یہی مطلب ہے جو مختلف صحابہؓ و تابعین سے الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ مروی ہے۔ "ليس للنساء من الولاء إلا ما أعتقن أو أعتق من أعتقن أو كاتبن أو كاتب من كاتبن أو دبرن أو دبر من دبرن أو جر ولاء معتقهن" (نصب الراية ص۴۲۵ ج۴) یعنی عورتوں کو ولاء کی بنا پر ان کے اپنے معتق یا معتق المعتق یا مکاتب یا مکاتب المکاتب یا مدبر یا مدبر المدبر کی میراث ملے گی۔ عورتوں کو معتق نہ ہونے کی صورت میں معتق کے ذوی الفروض میں سے ہونے کی بنا پر مثلاً معتق کی زوجہ، اس کی بیٹی، ماں وغیرہ ہونے کی بنا پر یا اس کے عصبہ بغیرہ یا عصبہ مع غیرہ ہونے کی بنا پر کچھ نہیں ملے گا۔ آخری جملے میں "جر ولاء" کا ذکر ہے۔ اس کی تفصیل کتب فقہ میں کتاب الولاء میں دیکھی جا سکتی ہے۔

tooba-elibrary.blogspot.com

مشق نمبر ۱

(ا) تخریج کریں؟

① میت ــــــــ
زوج بنت اخت علاتیہ معتق

② میت ــــــــ
زوجہ بنت ابن معتق

③ میت ــــــــ
زوج اخ خیفی اخت خیفیہ معتق

④ میت ــــــــ
زوج بنت ام جدہ معتق

⑤ میت ــــــــ
زوجہ اخت عینیہ ام المعتق ابن المعتق

⑥ میت ــــــــ
زوج اخت علاتیہ اخت المعتق اخ المعتق

⑦ میت ــــــــ
زوجہ اخ خیفی ابن المعتق اب المعتق

⑧ میت ــــــــ
زوج ام عم المعتق ابن عم المعتق

⑨ میت ــــــــ
زوجہ جدہ معتق کا اخ عینی معتق کا اخ علاتی

⑩ میت ــــــــ
زوج ام جدہ معتقہ

⑪ میت ــــــــ
زوج اخت عینیہ معتقہ المعتق

⑫ میت ــــــــ
زوجہ اخت علاتیہ معتق المعتق

⑬ میت ــــــــ
زوج جدہ معتق المعتق

⑭ میت ــــــــ
زوج اخ خیفی ابن المعتق معتق المعتق

(ب) ① ایک غلام (خالد) کے بیٹے اور بیٹی دونوں نے اپنے باپ کو خریدا اور وہ آزاد ہوگیا، باپ کسی اور غلام (رشید) کو خرید کر آزاد کر کے مرگیا، اس کے بعد رشید کا انتقال ہوا۔ اس کا معتق خالد نہیں ہے۔ خالد کا بیٹا اور بیٹی ہے۔ رشید کا ترکہ کس کو کتنا ملے گا؟

② دو لڑکیوں میں سے ایک نے اپنے باپ کو خریدا اور وہ آزاد ہوگیا، پھر وہ ان دونوں لڑکیوں کو چھوڑ کر مرگیا۔ اس کا ترکہ ان دونوں میں کیسے تقسیم ہوگا؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب "منع" اور "حجب" کا بیان نمبر ۳

کسی وارث کا ایسے سبب کی بنا پر وراثت سے محروم ہونا جو خود اس وراث میں موجود ہو، "منع" ہے، وہ سبب جس کی وجہ سے محروم ہوا ہے" مانع ہے اور وہ وارث "محروم" ہے۔

کسی اور وارث کی وجہ سے دوسرے کو میراث بالکل نہ ملنا یا اس کا مقررہ حصہ کم ہو جانا "حجب" ہے۔ بشرطیکہ وہ وارث جس کی وجہ سے حصہ کم ہوا اس وارث کے حصے میں شریک نہ ہو جس کا حصہ کم ہوا ہے۔ مثلاً کسی صورت میں ایک زوجہ کو ربع ملتا ہو اس کے ساتھ ایک اور زوجہ ہوگی تو دونوں کو ربع مل کر آدھا آدھا ہوگا۔ ربع کا آدھا ثمن ہوتا ہے۔ یہاں ایک زوجہ کا حصہ دوسری زوجہ کی وجہ سے ربع سے کم ہوکر ثمن ہوا، مگر یہ حجب نہیں، کیونکہ وہ زوجہ بھی اس حصے میں شریک ہے۔

جس کی وجہ سے حصہ کم ہو یا نہ ملے وہ "حاجب" اور جس کا حصہ کم ہو یا نہ ملے وہ "محجوب" کہلاتا ہے۔

اب منع اور حجب دونوں کی تفصیلات لکھی جاتی ہیں۔

منع

موانع ارث درج ذیل ہیں۔

(۱) رق، رقیق ہونا، یہ کسی کا وارث نہ ہوگا۔ رق خواہ کامل ہو یا ناقص جیسے مدبر اور ام ولد وغیرہ ان کا رق ناقص ہوتا ہے۔

(۲) ایسا قتل جس سے قصاص یا کفارہ واجب ہوتا ہو قتل عمد میں قصاص اور شبہ عمد، خطا، جاری مجریٰ خطا میں کفارہ ہوتا ہے، اس لئے مورث کا قاتل ان چار قسم کے قتل کی وجہ سے محروم ہوگا۔ قتل بالسبب میں قصاص اور کفارہ نہیں ہوتا، صرف دیت ہوتی ہے اس لئے اس کی وجہ سے محروم نہیں ہوگا۔

(۳) اختلاف دینین، مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور دُوسرا کافر دُوسرے دارالحرب کا ہو تو یہ ایک، دُوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔ اختلاف دارین کفار کے درمیان وراثت سے مانع ہے، مسلمان ایک دوسرے کے بہرحال وارث ہوں گے اگرچہ ان میں اختلاف دارین پایا جاتا ہو۔

حجب | حجب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وارث کی وجہ سے دُوسرے کا حصّہ کم ہو تو اِس کو "حجب نقصان" کہتے ہیں۔ ایک وارث کی وجہ سے دُوسرا وارث بالکل محروم ہو جائے تو اِس کو "حجب حرمان" کہتے ہیں۔ ان دونوں قسموں سے متعلق قواعد یہ ہیں۔

① حجب نقصان صرف پانچ ذوی الفروض میں ہوتا ہے۔ ① زوج ② زوجہ۔ ان دونوں کا حصّہ اولاد کی وجہ سے کم ہوتا ہے۔ ③ ام۔ اس کا حصّہ اولاد، اخوۃ اور اخوات سے کم ہوتا ہے۔ ④ بنت الابن۔ اس کا فرض بنت صلبیہ کی وجہ سے کم ہوتا ہے۔ ⑤ اخت علاتیہ۔ اس کا فرض اخت عینیہ کی وجہ سے کم ہوتا ہے۔

② چھ ورثہ ایسے ہیں جن میں حجب حرمان کبھی نہیں ہوتا۔ ① اب ② ام ③ ابن ④ بنت ⑤ زوج ⑥ زوجہ۔ ان کے علاوہ باقی تمام ورثہ میں حجب حرمان ہو سکتا ہے۔

③ حجب حرمان دو اُصول پر مبنی ہے۔ ① اقرب کی وجہ سے ابعد محروم ہوتا ہے۔ جیسے ابن کی وجہ سے ابن الابن۔ ② جس کا رشتہ میت کے ساتھ کسی واسطے سے ہو، اس واسطے کے ہوتے ہوئے وُہ محروم ہوگا۔ جیسے ام الام، ام کی وجہ سے محروم ہوگی۔ اس اُصول سے خیفی بھائی، بہن مستثنیٰ ہیں۔ یہ ام کے واسطے سے رشتہ دار ہوتے ہیں، مگر ام کی وجہ سے محروم نہیں ہوتے۔

④ جو کسی مانع ارث کی وجہ سے محروم ہو وہ حنفیہ اور جمہور صحابہؓ کے ہاں کسی دُوسرے کے لئے نہ حاجب حرمان بن سکتا ہے اور نہ حاجب نقصان، بلکہ اس کو غیر موجود شمار کرکے دُوسرے ورثہ کو وارث بنایا جاتا ہے۔

جیسے : ① مسئلہ

زوج	ابن کافر	ابن الابن	اب
	م	ع	

② مسئلہ

زوجہ	ابن قاتل	اب
ربع	م	

پہلی مثال میں ابن کافر ابن الابن کے لئے حاجب حرمان نہیں، دُوسری مثال میں ابن قاتل زوجہ کے لئے حاجب نقصان نہیں، اس کا فرض رُبع ہی رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ہاں محروم حاجب نقصان بن سکتا ہے، حاجب حرمان نہیں بن سکتا، لہٰذا ان کے ہاں پہلی مثال میں ابن الابن، ابن کافر کی وجہ سے محروم نہیں ہوگا، دُوسری مثال میں ابن قاتل کی وجہ سے زوجہ کا حصہ رُبع سے کم ہو کر ثمن رہ جائے گا۔

اسی اختلاف کی بنا پر حضرت ابن مسعودؓ کے ہاں ۲۴ کا عول کبھی ۳۱ بھی ہوسکتا ہے۔

جمہور و حنفیہ کے ہاں ۲۴ کا عول صرف ۲۷ ہوسکتا ہے، ۳۱ نہیں ہوسکتا۔ جیسے

مسئلہ ۲۴/۳۱

زوجہ	ابن رقیق	اخت عینیہ ۲	اخت خیفیہ ۲	ام
ثمن	م	ثلثان	ثلث	سدس
۳		۱۶	۸	۴

اس کی تخریج جمہور و حنفیہ کے ہاں اس طرح ہوگی۔

مسئلہ ۱۲/۱۷

زوجہ	ابن رقیق	اخت عینیہ ۲	اخت خیفیہ ۲	ام
ربع	م	ثلثان	ثلث	سدس
۳		۸	۴	۲

⑤ جو کسی دوسرے وارث کی وجہ سے محجوب ہو وہ خود محجوب ہوتے ہوئے دُوسرے کے لئے حاجب حرمان بھی بن سکتا ہے اور حاجب نقصان بھی۔

محجوب کے حاجب حرمان ہونے کی مثال یہ ہے۔

مسئلہ

زوج	اب	ام الاب	ام ام الام
نصف	ع	م	م

toobaa-elibrary.blogspot.com

ام الأب باپ کی وجہ سے محجوب ہونے کے باوجود ام الأم کے لئے حاجب حرمان ہے۔
محجوب کے حاجب نقصان ہونے کی مثال یہ ہے۔

میت

زوجہ	اخ عینی۲	اب	ام
ربع	م	ع	سدس

دواخ عینی باپ کی وجہ سے محجوب ہونے کے باوجود ام کے لئے حاجب نقصان ہے کہ اس کا حصہ ثلث سے کم ہو کر سدس ہوگیا ہے۔

مشق نمبر۱۱

(ا) درج ذیل مثالوں میں ممنوع، محجوب اور حاجب تلاش کریں، حاجب حرمان اور حاجب نقصان کا امتیاز بھی کریں۔

① میت
زوج — بنت — ابن — ام

② میت
زوجہ — بنت الابن — اب — ام

③ میت
زوج — اخت عینیہ — اخت علاتیہ

④ میت
زوج — اخ عینی — اخ علاتی — عم

⑤ میت
زوج رقیق — ابن — ابن الابن

⑥ میت
زوج — بنت — ام — جدہ

⑦ میت
زوجہ — بنت — ابن کافر — اب

(ب) تخریج کریں۔ جہاں حضرت ابنِ مسعودؓ اور جمہور کا اختلاف ہو وہ دونوں قولوں کے مطابق حل کریں۔

① میت
زوج — بنت کافرہ — ام

② میت
زوجہ — بنت رقیقہ — بنت الابن — اب — ام

③ میت
زوجہ — اخت عینیہ قاتلہ — اخت علاتیہ — ام

④ میت
زوج — اخت عینیہ کافرہ — اخت علاتیہ ۲ — ام

⑤ میت
زوجہ — بنت — ابن — اب کافر — جد

⑥ میت
زوج — ابن قاتل — اخ خیفی — ام

⑦ میت
زوج — بنتان کافرتان — بنت الابن — اب

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب نمبر ۴
"تصحیح" کا بیان

کبھی ورثہ کے ایک طائفہ کو مشترک سہام ملتے ہیں۔ کبھی تو وہ مشترک سہام اس طائفہ کے افراد پر پورے، پورے (بغیر کسر کے) تقسیم ہو جاتے ہیں۔ جیسے :

① مسئلہ ۱۲

زوجات ۳	اخ خیفی ۲	اب	ام
ربع	م	ع	سدس
۳		۷	۲

② مسئلہ ۱۲/۱۳

زوج	بنات ۴	ام
ربع	ثلثان	سدس
۳	۸	۲

پہلی مثال میں تین زوجات کو ۳ سہام ملے جو بلا کسر تقسیم ہوتے ہیں، دُوسری مثال میں ۴ بنات کو ۸ سہام ملے جو ہر ایک کو دو، دو مل کر تقسیم ہو سکتے ہیں۔

کبھی کسی طائفہ کے مشترک سہام میں کسر واقع ہو جاتی ہے یعنی اس طائفہ کے افراد پر پورے، پورے تقسیم نہیں ہوتے۔ جیسے :

مسئلہ ۱۲/۱۳

زوج	بنات ۵	ام
ربع	ثلثان	سدس
۳	۸	۲

یہاں ۸ سہام ۵ افراد پر منکسر ہیں، یعنی پورے، پورے تقسیم نہیں ہو سکتے۔ جب کسی طائفہ کے سہام اس کے افراد پر منکسر ہو جائیں تو ایسے موقع پر مخرج اور سہام کو بڑھایا جاتا ہے تاکہ کسر ختم ہو جائے اس عمل کو "تصحیح" کہتے ہیں۔ تصحیح کے قواعد سے پہلے اعداد میں نسبتوں کو سمجھنا ضروری ہے۔

نسب اربعہ کا بیان

دو عددوں کے درمیان نسبت کی چار قسمیں ہیں۔ ① تماثل

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲) تداخل (۳) توافق (۴) تباین ۔

تماثُل : دو عدد آپس میں مساوی ہوں۔ جیسے چار اور چار۔ ایسے دو عددوں کو "متماثلین" کہتے ہیں۔
تداخُل : دو عددوں میں سے ایک بڑا اور دُوسرا چھوٹا ہو اور چھوٹا بڑے کو پورا، پورا تقسیم کر دیتا ہو، جیسے ۳ اور ۶۔ ایسے دو عددوں کو "متداخلین" کہتے ہیں۔
توافُق : دو عددوں میں سے ایک چھوٹا اور دُوسرا بڑا ہو، چھوٹا بڑے کو پورا، پورا تقسیم نہ کرتا ہو، البتہ کوئی تیسرا عدد ان دونوں کو تقسیم کر دیتا ہو، جیسے ۶ اور ۹ کہ ان دونوں کو ۳ تقسیم کر دیتا ہے ایسے دو عددوں کو "متوافقین" کہتے ہیں۔
تبایُن : دو عدد کم و بیش ہوں، نہ چھوٹا بڑے کو تقسیم کرتا ہو اور نہ کوئی تیسرا عدد ان دونوں کو تقسیم کر سکتا ہو، جیسے ۵ اور ۷۔ ایسے دو عددوں کو "متباینین" کہتے ہیں۔

"عادِ اعظم" اور "وفق" دیکھئے! ۱۲ اور ۱۸ کو کئی اعداد تقسیم کر سکتے ہیں، ۲، ۳، ۶، ان کو تقسیم کرنے والے اعداد میں سے بڑا عدد ۶ ہے۔ جیسے بڑا وہ عدد جو دو عددوں کو تقسیم کرے ان کا "عادِ اعظم" کہلاتا ہے، لہذا ۶ بارہ اور اٹھارہ کا عادِ اعظم ہے۔ پھر دو عددوں میں سے ہر ایک کو عادِ اعظم پر تقسیم کرنے سے جو جواب آئے وہ اس عدد کا "وفق" کہلاتا ہے مثلاً مذکورہ مثال میں ۱۲ کو ۶ پر تقسیم کرنے سے جواب ۲ آتا ہے تو ۲ وفق ہے ۱۲ کا اور اٹھارہ کو ۶ پر تقسیم کرنے سے جواب ۳ آتا ہے تو ۳ وفق ہے ۱۸ کا۔

نسبت، عادِ اعظم اور وفق معلوم کرنے کا طریقہ :

اگر دو عدد مساوی ہوں ان میں تماثل ہے اور ان کا عادِ اعظم ان کے مساوی ہوگا اور ان دونوں کا وفق ہمیشہ ایک ہوگا مثلاً ۸ اور ۸ میں تماثل ہے، ان کا عادِ اعظم بھی ۸ ہی ہے اور ان دونوں کا وفق ایک ہے۔

اگر دو عدد مساوی نہ ہوں کم و بیش ہوں تو ان کی نسبت، عادِ اعظم اور وفق معلوم کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ چھوٹے عدد کو مقسوم علیہ بنا کر بڑے کو اس پر تقسیم کریں، اگر بڑا عدد چھوٹے

پر پورا، پورا تقسیم ہو جائے تو ان میں تداخل ہے اور چھوٹا عدد عادِ اعظم ہوگا۔ اس چھوٹے پر بڑے کو تقسیم کرنے سے جو جواب آیا ہے وہ بڑے کا وفق ہے۔ اور تداخل کی صورت میں چھوٹے کا وفق ہمیشہ ایک ہوتا ہے۔ جیسے : ۷ ، ۸۴

۷/۸۴ (۱۲)
۷
۱۴
۱۴
×

لہٰذا ان میں تداخل ہے، ۷ ان دونوں کا عادِ اعظم ہے، ۷ کا وفق ایک اور ۸۴ کا وفق ۱۲ ہے۔

اگر بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا، پورا تقسیم نہ ہو، بلکہ کچھ باقی بچ جائے جو چھوٹے عدد سے بھی کم ہو تو دیکھا جائے گا کہ باقی ایک ہے یا زیادہ ؟ ایک باقی ہو تو ان میں تباین ہے۔ اگر ایک سے زیادہ باقی ہو تو اب چھوٹے عدد کو اس باقی پر تقسیم کریں، اسی طرح ہر باقی پر پہلے مقسوم علیہ کو تقسیم کرتے رہیں حتیٰ کہ یا تو کہیں تقسیم پوری ہو جائے گی یا ایک باقی رہ جائے گا۔ اگر چلتے، چلتے کہیں تقسیم پوری ہو جائے تو ان میں توافق ہے۔ اگر ایک باقی رہے تو تباین ہے۔ توافق کی صورت میں آخری مقسوم علیہ جس پر تقسیم پوری ہوئی ہے، ان دونوں عددوں کا عادِ اعظم ہے۔ ہر عدد کو اس عادِ اعظم پر تقسیم کریں۔ جوابِ تقسیم اس عدد کا وفق ہوگا۔

توافق کی مثال :

(۱۶ ، ۶۰)

۱۶/۶۰ (۳
۱۲/۴۸ (۱ ۱۶ — چلتے، چلتے تقسیم مکمل ہو گئی ہے، اس لئے
۴/۱۲ (۳ ۱۲ — ان میں توافق ہے، آخری مقسوم علیہ یعنی
۱۲ × — ۴ عادِ اعظم ہے۔

پھر ۱۶ کو عادِ اعظم ۴ پر تقسیم کریں تو جواب ۴ ہے، اس لئے ۱۶ کا وفق ۴ ہوگا اور ۶۰ کو ۴ پر تقسیم کرنے سے جواب ۱۵ ہے اس لئے ۶۰ کا وفق ۱۵ ہوگا۔

تباین کی مثال :

① (۷ ، ۸)

۷/۸ (۱ ، ۷ ، ۱ — پہلی بار تقسیم سے ہی ایک بچ گیا معلوم ہوا کہ ان میں تباین ہے۔

② (۵ ، ۶۲)

۵/۶۲ (۱۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

۶۰ ۲
۲/ ۵
۴
۱

یہ پہلی بار تقسیم سے تو ایک نہیں بچا، لیکن آخرکار ایک ہی بچا، اس لئے ان میں تباین ہے۔

فائدہ: ① یاد رہے کہ تباین کی صورت میں دفق نہیں نکلے گا۔ ② ایک عدد نہیں، اس لئے اس کی کسی اور عدد سے نسبت ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، مگر عمل تصحیح میں ایک اور کسی عدد میں حکم تباین ہی متصور ہوگا۔

مشق نمبر ۱۲

(ا) طریقہ مذکورہ کے مطابق ہر دو عددوں میں نسبت، عادِ اعظم اور دفق معلوم کریں۔

مثال: (۱۶، ۲۰) حل:

۱۶) ۲۰ (۱
۱۶
۴) ۱۶ (۴
۱۶
×

نسبت = توافق
عادِ اعظم = ۴
۲۰ کا دفق = ۵
۱۶ کا دفق = ۴

① ۵، ۲۵	② ۴، ۳۶	③ ۵، ۲۶	④ ۱۳، ۷۵
⑤ ۱۵، ۸۰	⑥ ۱۵، ۷۵	⑦ ۸، ۸	⑧ ۱۵، ۱۵
⑨ ۱۵، ۱۰۵	⑩ ۳۰، ۱۰۸	⑪ ۲۸، ۲۰۳	⑫ ۱۰، ۵۲۰

(ب)

toobaa-elibrary.blogspot.com

تصحیح

تصحیح کے قواعد: تصحیح کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ہی طائفہ میں کسر کو ختم کرنے کے لئے تصحیح کی جائے، اس کو ہم "تصحیح قسم اوّل" کہیں گے۔ کئی طائفوں میں کسر ختم کرنے کی ضرورت ہو اس کو "تصحیح قسم ثانی" کہا جائے گا۔

قسم اوّل ایک ہی طائفہ کے سہام اس کے رؤس پر منکسر ہوں تو عدد سہام اور عدد رؤس میں نسبت دیکھی جائے، اگر توافق ہو تو عدد رؤس کا وفق معلوم کر کے اس وفق کو مضروب ٹھہرایا جائے۔ تباین ہو تو کل عدد رؤس کو مضروب ٹھہرایا جائے۔ تداخل ہو تو دیکھا جائے کہ سہام اقل ہیں یا رؤس اقل ہیں؟ اگر رؤس اقل ہوں تو کسر ہی نہیں ہوگی، بلکہ یہ سہام ان رؤس پر پورے پورے تقسیم ہو جائیں گے۔ اگر سہام اقل ہوں تو رؤس کے وفق کو مضروب ٹھہرایا جائے۔

اس قاعدے کے مطابق مضروب کی تعیین کر لینے کے بعد مخرج کو اس مضروب سے ضرب دے کر اس کو بڑھا لیا جائے، اگر مخرج میں عول ہو تو عول کو ضرب دی جائے۔ اور ہر طائفہ کو مخرج سے ملنے والے سہام کو بھی مضروب سے ضرب دے کر ان کو بھی بڑھا لیا جائے۔ یہ عمل تصحیح ہے، اس کے بعد اب کسی طائفے میں کسر نہیں رہے گا۔

امثلہ: ① مسئلہ ۱۲/۱۵ × تصحیح ۴۵ — مضروب ③

زوج	بنات ۶	اب	ام
ربع	ثلثان	سدس	سدس
۳	۸	۲	۲
× ۳	× ۳	× ۳	× ۳
۹	۲۴	۶	۶

یہاں ۶ بنات اور ان کے ۸ سہام میں توافق تھا، اس لئے ۶ کے وفق ۳ کو مضروب بنا کر تصحیح کا عمل کیا گیا۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ اب ۶ بنات کو ۲۴ سہام ملے جو ان پر پورے تقسیم ہو سکتے ہیں۔

② مسـ ۴×۴ تصـ ۱۶ — مضروب ④

زوج	بنت	اخوات ۴
ربع	نصف	ع
۱	۲	۱
×۴	×۴	×۴
۴	۸	۴

یہاں ۴ اخوات اور ان کے سہام میں تباین ہے، اس لئے کل عدد رؤس یعنی ۴ کو مضروب بنا کر تصحیح کا عمل کیا گیا ہے۔

③ مسـ ۲۴

زوجہ	بنات ۸	اب
ثمن	ثلثان	سدس + ع
۳	۱۶	۵

یہاں ۸ بنات اور ان کے ۱۶ سہام میں تداخل ہے اور عدد رؤس اقل ہیں۔ یہاں کسر ہی نہیں ہے، اس لئے کہ ۱۶ سہام ۸ افراد پر پورے، پورے تقسیم ہو رہے ہیں۔

④ مسـ ۱۲ عـ ۱۳ × ۲ تصـ ۲۶ — مضروب ②

زوج	بنات الابن ۱۶	ام
ربع	ثلثان	سدس
۳	۸	۲
×۲	×۲	×۲
۶	۱۶	۴

یہاں ۱۶ بنات الابن اور ۸ سہام میں تداخل ہے، اور سہام اقل ہیں جو پورے، پورے تقسیم نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ۱۶ کے وفق یعنی ۲ کو مضروب بنا کر تصحیح کا عمل کیا گیا۔

مشق نمبر ۱۳

ہر مثال کی تخریج کر کے جہاں کسر ہو اس کی تصحیح کریں۔

① مسـ — زوج، اخت عینیا، اخوات علاتیہ ۳، ام

② مسـ — زوجہ، بنت، اخوات عینیہ ۵، جدہ

③ مسـ — زوجہ، بنات الابن ۶، اب

④ مسـ — زوج، اخوات عینیہ ۲، ام

⑤ مسـ — زوجات ۲، بنت، اب، ام

⑥ مسـ — زوج، اخوات علاتیہ ۸، جدہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

⑦ مسـ
زوج بنات الابن ٣ جد جدہ

⑧ مسـ
زوجہ بنت اخوات علاتیہ ١٥ ام

فوائد

① جس طائفہ میں کسر ہو اس کی تصحیح کا طریقہ تو معلوم ہو چکا۔ تصحیح کے بعد اس طائفہ کے ہر فرد کا حصّہ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس طائفہ کو تصحیح کے بعد جو سہام ملے ہیں ان کو اس طائفہ کے جمیع رؤس پر تقسیم کرلیا جائے۔ جوابِ تقسیم ہر فرد کا حصّہ ہوگا۔ "فی کس" کا لفظ لکھ کر اس کے اُوپر لکھ دیں۔ جیسے:

مسـ ٢٤ عـ ٢٧ × ٥ تصـ ١٣٥ — مضروب ⑤

زوجہ	بنات ٥	اب	ام
٣	١٦	٤	٤
×٥	×٥	×٥	×٥
١٥	٨٠ ÷ ٥ = ١٦	٢٠	٢٠
	فی کس ١٦		

بنات کے طائفہ کو تصحیح کے بعد ٨٠ سہام ملے ہیں، ان کو ٥ پر تقسیم کیا جائے تو جواب ١٦ آتا ہے۔ لہٰذا ہر ایک بنت کو ١٦ سہام ملیں گے جو "فی کس" کے سامنے لکھے گئے ہیں۔

② جو عورتیں اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہیں اور "للذکر مثل حظ الأنثيين" کا اصُول چلتا ہے، جیسے بنت ابن کی وجہ سے، اخت اخ کی وجہ سے، ایسے مواقع پر مذکر و مؤنث مل کر ایک طائفہ شمار ہوں گے اور مذکر کی تعداد کو دوگنا اور مؤنث کی اصل تعداد کو جمع کرکے عددِ مبلغ کو عددِ رؤس قرار دیا جائے گا۔

جیسے: مسـ ١٢ × ٦ تصـ — مضروب ⑥

زوج	ابن ٢	بنات ٢	اب
ربع	ع		سدس
٣	٧		٢
×٦	×٦		×٦
١٨	٤٢		١٢
	فی کس ١٤	فی کس ٧	

یہاں دو ابن کو ۴ سمجھ کر ٢ بنات میں جمع کرکے مبلغ یعنی ٦ کو عددِ رؤس قرار دیا گیا اور سہام ٧ ہیں۔ ٦ اور ٧ میں تباین ہے اس لئے ٦ کو مضروب بنا کر تصحیح کی گئی تو بیٹوں اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

بیٹیوں کے طائفہ کو ۴۲ سہام ملے۔ان کو مقررہ عدد رؤس یعنی ۱۴ پر تقسیم کرنے سے حاصل تقسیم ۳ ہوا۔ ہر بیٹی کو ۳ سہام ہی دیئے گئے اور ہر بیٹے کو حاصل تقسیم کا دوگنا یعنی ۱۴ حصے دیئے گئے۔

تصحیح قسم ثانی: اگر کسر ایک سے زیادہ طائفوں میں ہو تو سہولت کے لئے عمل تصحیح کو تین مرحلوں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

مرحلہ اولیٰ: سب سے پہلے ہر طائفے کے بارے میں تصحیح قسم اول کے قاعدے کے مطابق یہ دیکھا جائے کہ اگر صرف اسی طائفے میں کسر ہوتی تو مضروب کونسا عدد ہوتا۔ اس مضروب بننے والے عدد کو سہولت کے لئے اوپر دائرے میں لکھ کر محفوظ کر لیا جائے۔اس عدد کو آئندہ عدد محفوظ کہا جائے گا۔

مرحلہ ثانیہ: پہلے اور دوسرے طائفہ کے محفوظ عددوں کے درمیان نسبت معلوم کی جائے تماثل کی صورت میں ان میں سے ایک عدد کو، تداخل کی صورت میں ان میں سے بڑے عدد کو، توافق کی صورت میں ان میں سے کسی ایک کے وفق کو دوسرے کے کل میں ضرب دے کر مبلغ (حاصل ضرب) کو، تباین کی صورت میں ایک کے کل کو دوسرے کے کل میں ضرب دے کر مبلغ کو لے لیا جائے۔ یہ عدد جواب حاصل ہوا ہے اس کو "عدد ماخوذ" کہیں گے۔اس کے بعد اگلے طائفے میں کسر نہ ہو تو اسی عدد ماخوذ کو مضروب بنالیا جائے۔اگر اگلے طائفے میں بھی کسر ہو تو اس عدد ماخوذ اور اگلے طائفے کے عدد محفوظ کے درمیان نسبت معلوم کر کے وہی عمل دہرایا جائے حتیٰ کہ آخری عدد ماخوذ (مبلغ) کو مضروب بنالیا جائے۔

مرحلہ ثالثہ: تصحیح قسم اول کی طرح مضروب سے مخرج یا عول اور تمام سہام کو ضرب دی جائے پھر حسب سابق ایک ایک فرد کا حصہ معلوم کرنے کے لئے ہر طائفے کے سہام کو اس کے عدد رؤس پر تقسیم کر لیا جائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مثال: مسـ ۲۴ × ۷۲ تصـ ۱۷۲۸ — مضروب ۷۲

زوجات ۲ ②	بنات ۹ ⑨	جدات ۳ ③	اعمام ۸ ⑧
ثمن	ثلثان	سدس	ع
۳	۱۶	۴	۱
× ۷۲	× ۷۲	× ۷۲	× ۷۲
۲۱۶ ÷ ۲ = ۱۰۸	۱۱۵۲ ÷ ۹ = ۱۲۸	۲۸۸ ÷ ۳ = ۹۶	۷۲ ÷ ۸ = ۹
فی کس ۱۰۸	فی کس ۱۲۸	فی کس ۹۶	فی کس ۹

مرحلۂ اولیٰ: ہر طائفے میں یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کسر صرف اسی میں ہوتی تو مضروب کونسا عدد ہوتا۔ ہر طائفے کے اوپر دائرے میں وہ عدد لکھا گیا ہے۔

مرحلۂ ثانیہ: پہلے طائفے کا عدد محفوظ ۲ اور دُوسرے کا عدد محفوظ ۹ ہے دونوں میں تباین ہونے کی بنا پر ایک کے کل کو دُوسرے کے کل میں ضرب دیکر مبلغ ۱۸ ہوا۔ یہ عدد ماخوذ ہے۔ ۱۸ اور اگلے طائفے کے عدد محفوظ ۳ میں تداخل ہے، اس لئے بڑے عدد ۱۸ کو لیا گیا۔ پھر ۱۸ اور اگلے طائفے کے عدد محفوظ ۸ میں توافق ہے، عاد اعظم ۲ ہے۔ کسی ایک کے کل کو دُوسرے کے وفق میں (یعنی ۱۸ × ۴ یا ۹ × ۸) ضرب دینے سے مبلغ ۷۲ ہوا۔ لہٰذا مضروب ۷۲ ہوگا۔

مرحلۂ ثالثہ: تصحیح قسم اوّل کی طرح ۷۲ سے مخرج اور سہام کو ضرب دی، پھر ہر طائفے کے ایک، ایک فرد کا حصّہ معلوم کرنے کے لئے سہام کو رؤس پر تقسیم کیا گیا۔

مشق نمبر ۱۴

تصحیح کرکے ہر فرد کا حصّہ معلوم کریں۔

① مسـ
زوجات ۴ — بنت — اب — ام

② مسـ
زوج — اخ عینی ۱ — اخت عینیہ ۲ — ام

③ مسـ
زوجہ — اخ خیفی ۲ — اخت خیفیہ ۱ — عم

④ مسـ
زوج — اخ علاتی ۲ — اخت علاتیہ ۱ — ام

⑤ مسـ
زوج — بنت الابن ۲ — ابن الابن ۲

⑥ مسـ
زوجہ — بنات ۵ — اب — ام

⑦ مسـ
زوج — بنات الابن ۲ — جدات ۳ — اعمام ۶

⑧ مسـ
زوج — اخوات علاتیہ ۶ — اخوات خیفیہ ۴ — اعمام ۸

⑨ مسـ
زوجات ۴ — اخ عینی ۲ — اخت عینیہ ۲ — جدات ۳

⑩ مسـ
زوجات ۳ — بنات الابن ۲ — ابن الابن — جدات ۲

⑪ مسـ
زوج — بنت — ابن ۲ — جدات ۵

⑫ مسـ
زوج — اخ عینی ۳ — اخت عینیہ ۱ — جدات ۳

tooba-elibrary.blogspot.com

باب "رد" کا بیان نمبر ۵

پہلے معلوم ہوچکا ہے کہ ترکے میں سے سب سے پہلے ذوی الفروض کے حصے نکالے جاتے ہیں۔ جو بچ جائے وہ عصبات کو دیا جاتا ہے، اگر کوئی عصبہ موجود نہ ہو تو بچا ہوا ترکہ بھی دوبارہ ذوی الفروض پر ان کے حصوں کے تناسب سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ یعنی جس کا جتنا حصہ ترکے میں سے تھا، بچے ہوئے مال میں سے بھی اتنا ہی دیا جائیگا مثلاً جس کو پہلے سدس ملا ہے اب دوبارہ بچے ہوئے میں سے بھی سدس ہی ملنا چاہیئے۔ مخرج میں سے بچے ہوئے سہام کو دوبارہ ذوی الفروض پر تقسیم کرنے کو "رد" کہا جاتا ہے۔

"رد" عول کی ضد ہے۔ مخرج ذوی الفروض کے سہام سے تنگ ہو جائے تو عول ہے مخرج سے ذوی الفروض کے سہام نکال کر کچھ سہام بچ جائیں تو رد ہے۔ عصبات کے ہوتے ہوئے رد کی ضرورت نہیں پڑتی، اس لئے کہ بچے ہوئے سہام اس کو دے دیئے جائیں گے۔ جہاں عول ہو وہاں عصبہ کو کچھ نہیں ملتا، کیونکہ عصبہ کو فرائض کی تکمیل کے بعد حصہ ملتا ہے اور یہاں تو مخرج خود فرائض کی تکمیل سے قاصر رہا اور اس میں اضافے کی ضرورت پڑی۔

بارہ ذوی الفروض میں سے دو ایسے ہیں جن کو پہلی بار ان کا حصہ ملے گا بعد میں بچے ہوئے سہام میں سے دوبارہ نہیں دیا جاتا (یعنی ان پر رد نہیں ہوتا) اور وہ زوج اور زوجہ ہیں[1] ان کو "من لا یرد علیہ" کہتے ہیں۔ باقی دس ذوی الفروض پر رد کیا جاتا ہے ان کو "من یرد علیہ" کہتے ہیں۔

---

[1] فی الدر المختار: "وفی الأشباہ أنہ یرد علیھما فی زماننا لفساد بیت المال" وبسطہ الشامی رحمہ اللہ وقال فی آخرہ: فمن أمکنہ الإفتاء بذلک فی زماننا فلیفت بہ ولا حول ولا قوۃ إلا باللہ۔ (شامی ص ۷۸۸ ج ۶ باب العول)

toobaa-elibrary.blogspot.com

رد کا قاعدہ یہ ہے کہ یہاں بنیادی طور پر دو صورتیں ہیں۔ ① ورثہ میں من لا یرد علیہ نہ ہوں، صرف من یرد علیہ ہی ہوں۔ ② ورثہ میں من لا یرد علیہ اور من یرد علیہ دونوں ہوں۔

اگر من لا یرد علیہ نہ ہوں تو یہ دیکھا جائے کہ من یرد علیہ ایک جنس کے ہیں یا مختلف اجناس سے۔ اگر ایک جنس کے ہوں تو ان کے رؤس کو مخرج بنا دیا جائے۔ یعنی جتنے افراد ہوں اسی تعداد کو مخرج بنالیا جائے۔ اگر مختلف جنس کے ہوں تو حسب قاعدہ مخرج بنا کر ہر ایک کو حصہ دیا جائے۔ پھر تمام سہام کے مجموعے کو پہلے مخرج کی بجائے مخرج بنایا جائے۔

مثلاً: ① مسئلہ ۴

بنت	بنت	بنت	بنت
۱	۱	۱	۱

یہاں چار بنات ہیں جن کا فرض ثلثان ہے۔ ۳ کو مخرج بنا کر ثلثان یعنی ۲ سہام ان کو دیئے تو ایک سہم بچ گیا لہٰذا رد کی ضرورت پیش آگئی۔ اور یہاں من لا یرد علیہ نہیں اور من یرد علیہ ایک ہی جنس سے ہیں اور وہ چار ہیں لہٰذا ۴ کو ہی مخرج بنا دیا گیا۔

② مسئلہ ۴

بنت	ام
نصف	سدس
۳	+ ۱ = ۴

یہاں من لا یرد علیہ نہیں اور من یرد علیہ مختلف جنس کے ہیں حسب قاعدہ ۶ کو مخرج بنا کر ۳ بنت کو اور ایک حصہ ام کو دیا گیا۔ ان کا مجموعہ ۴ ہے اسی کو مخرج بنالیا گیا اور اس کو رد کا "رد" نشان بنا کر اس پر لکھ دیا گیا۔

اگر ورثہ میں من لا یرد علیہ اور من یرد علیہ دونوں ہوں اور رد کی ضرورت پیش آجائے تو سہولت کے لئے عمل کو چار مرحلوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

[۱] "من لا یرد علیہ" (یعنی زوج اور زوجہ) کا حصہ اقل مخرج سے

نکال کر جو سہام بچ جائیں ان کو لفظ باقی کے آگے لکھ دیا جائے۔

جیسے: ① مسئلہ ۴ باقی ۳

زوج	بنت	بنت	بنت
رُبع	ثلثان		
۱			

② مسئلہ ۸ باقی ۷

زوجہ	بنات	ام
ثمن	ثلثان	سدس
۱		

پہلی مثال میں رُبع کا مخرج ۴ کو بنا کر ۱ سہم زوج کو دے کر باقی ۳ سہام بچے۔ اور دُوسری مثال میں ثمن کا مخرج ۸ کو بنا کر ایک حصہ زوجہ کو دے کر باقی ۷ سہام بچ گئے۔

[۲] اس کے بعد یہ دیکھا جائے کہ اگر صرف **من یرد علیہ** ہی ہوتے، **من لا یرد علیہ** نہ ہوتے تو مخرج کیا ہوتا۔ وہ مخرج دوسرے کنارے پر لکھ لیا جائے اور ہر وارث کا اس مخرج میں سے حصہ اس وارث کے نیچے لکھ دیا جائے۔

جیسے: مذکورہ پہلی مثال میں، مسئلہ ۴ باقی ۳ — ۳

زوج	بنت	بنت	بنت
ربع	۱	۱	۱
۱			

دوسری مثال میں: مسئلہ ۸ باقی ۷ — ۵

زوجہ	بنات	ام
ثمن	ثلثان	سدس
۱	۴	۱

پہلی مثال میں **من یرد علیہ** ایک جنس کے ہونے کی وجہ سے ان کے رؤس کے مطابق ۳ مخرج بنایا گیا۔ دوسری مثال میں مختلف جنس کے ہونے کی وجہ سے ان کا مخرج ۶ بنا کر ۴ بنات کو اور ایک ام کو دے کر مجموعۂ سہام ۵ کو مخرج بنایا گیا۔ یہ کنارے پر لکھا ہوا ۳ یا ۵ کا عدد **من یرد علیہ** کا مخرج ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

۳ اس کے بعد باقی اور من یرد علیہ کے مخرج میں نسبت دیکھی جائے۔ یہاں تین طرح کی نسبتیں ہی ہو سکتی ہیں۔ تماثل، تباین یا تداخل۔ یہاں توافق کی نسبت ممکن نہیں۔

تماثل: اگر باقی اور من یرد علیہ کے مخرج میں تماثل ہو تو وہی من لا یرد علیہ کا مخرج ہی تمام سہام نکالنے کے لئے کافی ہوگا۔ مزید کسی عمل کی ضرورت نہیں ہوگی۔ جیسے پہلی مثال میں ۴ ہی سے زوج کا حصہ نکال کر باقی ۳ سے بنات کے حصے پورے ہو رہے ہیں۔

تباین: دونوں میں تباین کی صورت میں من یرد علیہ کے مخرج سے من لا یرد علیہ کے مخرج اور اس کے حصے کو ضرب دی جائے۔ اب من لا یرد علیہ کے مخرج کو ضرب دینے سے جو حاصل ہو وہ تمام ورثہ کے لئے مخرج قرار پائے گا۔ پھر باقی سے من یرد علیہ کے سہام کو ضرب دی جائے۔

جیسے دوسری مثال میں،

مسئلہ ۸ (باقی ۷) ۵×۸ تصحیح ۴۰ ۵

زوجہ	بنات	ام
ثمن	ثلثان	سدس
۱	۴	۱
×۵	×۷	×۷
۵	۲۸	۷

۵ کو ۸ سے ضرب دے کر مخرج ۴۰ ہوا۔ ۵ کو ا سے ضرب دے کر زوجہ کا سہم ۵ ہوا۔ ۴ کو ۷ سے ضرب دے کر بنات کا سہم ۲۸ ہوا۔ ا کو ۷ سے ضرب دے کر ام کا سہم ۷ ہوا۔

تداخل: دونوں میں تداخل کی صورت میں دونوں کا وفق لے کر اسی طرح ضرب دی جائے۔

tooba-elibrary.blogspot.com

جیسے: مسئلہ (۴ باقی ۱/۲) ۴×۲ تصحیح ۸ — ۲/۶

زوج	بنات ۶
ربع	۶
۱	
۲ ×	۱ ×
۲	۶

۳ اور ۶ میں تداخل ۲ ہے۔ ۶ کے وفق ۲ سے ۴ کو ضرب دی تو مخرج ۸ ہوا۔ زوج کے سہم ۱ سے ضرب دے کر اس کا سہم ۲ ہوا۔ باقی کے وفق ۱ سے ۶ کو ضرب دی تو بنات کا سہم ۶ ہی رہا۔

توافق: باقی اور من یرد علیہ کے مخرج میں توافق اس لئے ممکن نہیں کہ زوج اور زوجہ کا حصہ یا نصف ہوگا یا ربع یا ثمن۔ نصف کی صورت میں مخرج ۲ ہو کر باقی ایک ہوگا۔ ربع کی صورت میں مخرج ۴ ہو کر باقی ۳ ہوگا۔ ثمن کی صورت میں مخرج ۸ ہو کر باقی ۷ ہوگا۔ معلوم ہوا کہ باقی ۱، ۳ اور ۷ کا عدد ہی ہوگا اور یہ تینوں عدد کسی دوسرے عدد کے ساتھ متوافق نہیں ہوتے۔

ملاحظہ: رد کا عمل ہو جانے کے بعد اگر کسی طائفہ کے رؤس اور سہام میں کسر ہو تو حسبِ سابق تصحیح کا عمل آخر میں حاصل ہونے والے مخرج اور سہام پر جاری کیا جائے۔ جیسے:

مسئلہ (۸ باقی ۷) ۸ × ۵ تصحیح ۴۰ ×۳ تصحیح ۱۲۰ — مضروب (۳) ۵

زوجہ	بنات ۳	ام
ثمن	ثلثان	سدس
۱	۴	۱
۵ ×	۷ ×	۷ ×
۵	۲۸	۷
۳	۳	۳
۱۵	۸۴	۲۱

رد کا عمل ہو جانے کے بعد ۲۸ سہام ۳ بنات پر منکسر ہیں۔ لہٰذا حسبِ قاعدہ تصحیح کی جائے گی۔ ۲۸ اور ۳ میں تباین ہے، اس لئے ۳ کو مضروب ٹھہرا کر عمل تصحیح کیا گیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مشق نمبر ۱۵

تخریج کرکے ہر وارث کا حصہ معلوم کریں، جہاں رد کی ضرورت ہو رد کا عمل کریں۔ پھر جہاں تصحیح کی ضرورت ہو تصحیح کریں۔

① مسئلہ

زوج — بنات — اخ علّاتی

② مسئلہ

زوج — اخوات عینیہ ۴

③ مسئلہ

بنت — بنت — بنت

④ مسئلہ

بنت — بنت — ابن

⑤ مسئلہ

زوجہ — اخت علّاتیہ ۳ — ام

⑥ مسئلہ

اخ خیفی — اخت خیفیہ

⑦ مسئلہ

جدہ — جدہ

⑧ مسئلہ

زوجہ — اخ خیفی ۵ — ام

⑨ مسئلہ

زوج — بنت — ام — جد

⑩ مسئلہ

زوجہ — اخوات علّاتیہ ۶ — ام

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب نمبر ۶ "ذوی الأرحام" کا بیان

ایسے رشتے دار جو ذوی الفروض اور عصبات میں سے نہ ہوں وہ "ذوی الأرحام" کہلاتے ہیں جیسے نواسہ، نانا، بھانجا وغیرہ۔

ذوی الأرحام کی بھی عصبات کی طرح چار اصناف ہیں۔

صنفِ اوّل: میت کے وہ فروع جو ذوی الفروض و عصبات میں سے نہیں۔ جیسے نواسہ، نواسی، پوتی کی بیٹی وغیرہ۔

صنف ثانی: میت کے وہ اصول جو ذوی الفروض و عصبات میں سے نہیں۔ جیسے اب الأم (نانا)، اب ام الأب (دادی کا باپ) وغیرہ۔

صنف ثالث: میت کے اصل قریب (ماں، باپ) کے وہ فروع جو ذوی الفروض و عصبات میں سے نہیں۔ جیسے بنت الاخ (بھتیجی)، ابن الاخت (بھانجا)، بنت الاخت (بھانجی) وغیرہ۔

صنف رابع: میت کے اصل بعید کی وہ اولاد جو ذوی الفروض و عصبات میں سے نہیں۔ جیسے پھوپھی، خالہ، ماموں، اخیافی چچا وغیرہ۔

ان چاروں اصناف میں سے ہر صنف کی توریث کی تفصیلات میں کچھ فرق ہے۔ یہاں پہلے دو قواعد لکھے جاتے ہیں، پھر ہر ہر صنف کی تفصیلات الگ الگ لکھی جائیں گی۔

قاعدہ (۱) پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ ترکہ سے سب سے پہلے ذوی الفروض کے حصے نکالے جاتے ہیں۔ پھر عصبات کو وارث بنایا جاتا ہے، اگر عصبہ نہ ہو تو "من یرد علیھم" (زوجین کے علاوہ ذوی الفروض) پر رد کیا جاتا ہے، اگر "من یرد علیھم" بھی نہ ہوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

پھر ذوی الأرحام کو وارث بنایا جاتا ہے، لہٰذا عصبات کے ہوتے ہوئے یا زوجین کے علاوہ باقی دس ذوی الفروض (من یرد علیھم) کے ہوتے ہوئے ذوی الأرحام وارث نہیں ہونگے، البتہ زوجین کے ہوتے ہوئے ذوی الأرحام وارث ہو سکتے ہیں۔

مثالیں:

(۱) مسئلہ ۱۲

زوج	ابن	اب	بنت البنت
ربع	ع	سدس	م
۳	۷	۲	

یہاں عصبہ کی وجہ سے بنت البنت محروم رہی۔

(۲) مسئلہ ۶

اخوات خیفیہ	عمہ
ثلث	م
۲	

یہاں باقی ترکہ اخوات خیفیہ پر رد ہوا اس لئے عمہ محروم رہی۔

(۳) مسئلہ ۴

زوجہ	عمہ
ربع	
۱	۳

یہاں عصبہ بھی نہیں اور رد بھی نہیں، اس لئے باقی تین سہام پھوپھی کو مل گئے۔

قاعدہ (۲): عصبات اور ذوی الفروض میں سے "من یرد علیھم" کے نہ ہونے کی صورت میں ذوی الأرحام کو وارث بنانے کی ترتیب وہی ہوگی جو اوپر لکھی گئی ہے۔ یعنی ہر صنف بعد والی اصناف کے لئے حاجب ہے، مفتیٰ بہ قول یہی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ سے ایک روایت کے مطابق سب سے پہلے صنف ثانی پھر اول پھر ثالث پھر رابع وارث بنے گی۔

صنف اول کی توریث کا طریقہ: صنف اول کی تفصیلات سمجھنے سے پہلے یہ سمجھ لیا جائے کہ ذو رحم جن واسطوں سے میت کی طرف منسوب ہو ان واسطوں کو "اصول" اور خود اس ذو رحم کو "فرع" کہا جائے گا۔

جیسے:

بنت	بنت	ابن	الابن
کریمہ	فاطمہ	کریم	سلیم

یہاں کریمہ "فرع" اور فاطمہ، کریم، سلیم "اُصول" ہیں، اوران تین واسطوں میں سے ہر واسطے کو "بطن" کہا جائے گا۔ اس مثال میں اُصول کے تین بطون ہیں۔

یہ تو پہلے معلوم ہوچکا ہے کہ صنف اوّل کے ہوتے ہوئے ذوی الأرحام کی باقی تینوں اصناف محروم رہیں گی۔ صنف اوّل کی توریث کے قواعد یہ ہیں۔

قاعدہ (۱): اگر صنف اوّل کا ایک ہی رشتے دار ہو تو وہ وارث ہوگا۔

قاعدہ (۲): اگر ایک سے زیادہ ہوں تو سب سے پہلے ترجیح درجۂ قرابت میں فرق سے ہوگی، یعنی اقرب وارث اور ابعد محروم رہے گا۔ جیسے:

مسئلہ ۴

زوجہ	بنت البنت	بنت بنت الابن
ربع ۱	۳	م

قاعدہ (۳): اگر درجۂ قرابت میں مساوی ہوں تو اب ذوی الفروض کی اولاد کو ذوی الأرحام کی اولاد پر ترجیح دی جائے گی۔ جس کی اصل ذوی الفروض میں سے ہے وہ وارث ہوگا، اس کے مقابلے میں جس کی اصل ذوی الأرحام میں سے ہے وہ محروم رہے گا۔ جیسے

مسئلہ ۲

زوج	ابن بنت الابن	ابن بنت البنت
نصف ۱	۱	م

دونوں درجۂ قرابت میں مساوی ہیں، اس لئے کہ دونوں جگہ واسطے دو ہیں ان میں سے پہلا پوتی کا بیٹا ہے اور پوتی ذوی الفروض میں سے ہے اور دُوسرا نواسی کا بیٹا ہے اور نواسی ذوی الأرحام میں سے ہے، اس لئے پہلے کے مقابلے میں دُوسرا محروم ہے۔

یہاں یہ یاد رہے کہ ذوی الفروض کی اولاد کو ذوی الأرحام کی اولاد پر ترجیح اس وقت ہوگی جبکہ درجۂ قرابت میں مساوی ہوں، درجے میں فرق کی صورت میں اقرب ہی وارث ہوگا خواہ ذوی الأرحام کی اولاد سے ہو اور اس کے ساتھ ابعد محروم ہوگا خواہ وہ ذوی الفروض کی اولاد سے ہو جیسے:

tooba-elibrary.blogspot.com

مسـ ۴

زوجہ	بنت بنت البنت	بنت بنت ابن الابن
ربع		
۱	۳	۴

پہلی اقرب ہے، مگر نواسی کی بیٹی۔ دُوسری ابعد ہے، مگر ذوی الفروض کی بیٹی قرب درجہ کی وجہ سے پہلی کو ترجیح دی گئی ہے۔

قاعدہ (۴): اگر درجۂ قرابت میں بھی برابر ہوں اور سب ذوی الفروض کی اولاد ہوں یا سب ذوی الأرحام کی اولاد ہوں تو اب دیکھا جائے گا کہ ان کے اصول کے بطون میں سے کسی بطن میں ذکورت وانوثت کا اختلاف ہے یا نہیں؟ اُصول کے بطون میں ذکورت وانوثت کا اختلاف نہ ہونے کی صورت یہ ہے۔

مسـ

بطنِ اوّل ←	بنت ←	بنت ←	بنت
بطنِ ثانی ←	ابن ←	ابن ←	ابن
	بنت	بنت	بنت

یہاں اُصول کے دو بطن ہیں۔ پہلے بطن میں ہر جگہ مؤنث ہے، دوسرے بطن میں ہر جگہ مذکر ہے، کسی بطن میں بھی ایسے نہیں کہ کہیں مذکر ہو اور کہیں مؤنث۔ لہٰذا کہا جائے گا کہ تینوں وارثوں کے اصول کے ____ کسی بطن میں ذکورت وانوثت کا اختلاف نہیں۔

اُصول کے بطون میں ذکورت وانوثت کا اختلاف ہونے کی مثال یہ ہے۔

مسـ

بطنِ اوّل	بنت	ابن	بنت
بطنِ ثانی	ابن	بنت	ابن
	بنت	بنت	ابن

یہاں بھی اصول کے دو بطن ہیں۔ پہلے اور تیسرے فریق کے بطن اوّل میں مؤنث اور دُوسرے کے بطنِ اوّل میں مذکر ہے، یہ بطن اوّل میں ذکورت وانوثت کا اختلاف ہے۔ ایسے ہی پہلے اور تیسرے فریق کے بطن ثانی میں مذکر اور دُوسرے کے بطن ثانی میں مؤنث ہے۔ یہ بطن ثانی میں ذکورت وانوثت کا اختلاف ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اُصول کے بطون میں ذکورت وانوثت کا اختلاف ہونے یا نہ ہونے کا مطب سمجھنے کے بعد اب قاعدہ سمجھا جائے. جب درجۂ قرابت میں برابر ہوں اور ذوی الفروض کی اولاد ہونے یا نہ ہونے میں بھی برابر ہوں اور ان کے اُصول کے کسی بطن میں ذکورت وانوثت کا اختلاف بھی نہ ہو تو اس صورت میں سب وارث ہوں گے. اگر سب مرد یا سب عورتیں ہوں تو برابر کے وارث ہوں گے، اگر کچھ مرد اور کچھ عورتیں ہوں تو "للذکر مثل حظ الأنثیین" کے مطابق تقسیم کریں گے.

امثلہ: ① مسـ ۳

بنت	بنت	بنت
ابن	ابن	ابن
بنت	بنت	بنت
۱	۱	۱

تینوں عورتیں ہیں، اس لئے برابر تقسیم ہوا.

② مسـ ۳

بنت	بنت	بنت
ابن	ابن	ابن
ابن	ابن	ابن
۱	۱	۱

تینوں مرد ہیں، اس لئے برابر تقسیم ہوا.

③ مسـ ۴

بنت	بنت	بنت
ابن	ابن	ابن
ابن	بنت	بنت
۲	۱	۱

یہاں مرد کو دو سہم اور عورتوں کو ایک، ایک سہم دیا گیا ہے.

مشق نمبر ۱۷

تخریج کریں، بالخصوص ذوی الأرحام کے حصے معلوم کریں.

toobaa-elibrary.blogspot.com

① مسـ
زوج | ام | بنت البنت

② مسـ
زوجہ | بنت بنت الابن | بنت البنت

③ مسـ
زوج | بنت بنت الابن

④ مسـ
بنت الابن | بنت البنت

⑤ مسـ
بنت بنت الابن | بنت البنت

⑥ مسـ
بنت ابن ابن البنت | بنت ابن الابن

⑦ مسـ
بنت بنت البنت | ابن بنت البنت

⑧ مسـ
بنت بنت الابن | بنت بنت الابن | ابن بنت الابن

قاعدہ (۵): صنفِ اوّل کے کئی رشتے دار درجۂ قرابت میں برابر ہوں، سب ذوی الفروض کی اولاد یا سب ذوی الأرحام کی اولاد ہوں اور ان کے اُصول میں ذکورت وانوثت کا اختلاف ہو تو اب بھی تمام وارث ہوں گے جیسے اصول میں اختلاف نہ ہونے ——— کی صورت میں تمام وارث تھے مگر تمام کو سہام کیسے دیئے جائیں گے۔ اس میں امام ابویوسفؒ امام محمدؒ کا اختلاف ہے۔

امام ابویُوسفؒ کے ہاں یہاں بھی سہام کی تقسیم کا طریقہ وہی ہوگا جو اصول میں اختلاف نہ ہونے کی صورت میں تھا۔ یعنی اگر تمام فروع مرد یا تمام عورتیں ہوں تو برابر سہام دیئے جائیں گے، فروع میں ذکورت وانوثت کا فرق ہو تو "للذکر مثل حظ الأنثیین" کے مطابق تقسیم ہوگی۔ حاصل یہ کہ امام ابویُوسفؒ کے ہاں اصول میں ذکورت وانوثت کے اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں، بلکہ فروع میں ذکورت وانوثت کا لحاظ فرماتے ہیں۔

امام محمدؒ کے ہاں فروع میں ذکورت وانوثت کا اعتبار نہیں، بلکہ اصول میں ذکورت وانوثت کا اعتبار ہے۔ اصول میں جو مذکر ہو اس کو دو اور جو مؤنث ہو اس کو ایک حصّہ دے کر ہر ایک کا حصّہ اس کی فرع کو دے دیا جائے گا۔ مفتیٰ بہ امام محمدؒ کا قول ہے۔

مثال: مسـ ———

بطن اوّل	بنت	بنت
بطن ثانی	بنت (صالحہ)	ابن (سلیم)
	ابن (خالد)	بنت (خالدہ)

خالد اور خالدہ درجے میں مساوی ہیں اور دونوں ذوی الأرحام کی اولاد ہیں۔

tooba-elibrary.blogspot.com

بطن اول میں ذکورت وانوثت کا اختلاف نہیں، بطن ثانی میں ہے۔ اب امام ابو یوسفؒ کے ہاں اصول کا اعتبار کئے بغیر میراث فروع پر تقسیم ہو گی۔ لہٰذا تین سہام کرکے ۲ خالد اور ایک خالدہ کو ملے گا۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک فروع کی ذکورت وانوثت کا اعتبار نہیں بلکہ جس بطن میں اختلاف ہے وہاں تقسیم کرکے ہر ایک کا حصہ اس کی اولاد کو ملے گا۔ لہٰذا بطن ثانی میں ۳ سہام کرکے ایک صالحہ کو اور ۲ سلیم کو دیئے گئے۔ پھر صالحہ کا ایک حصہ اس کے بیٹے خالد کو اور سلیم کے دو حصے اس کی بیٹی خالدہ کو ملے۔

یہاں دونوں مذہبوں میں فرق ظاہر ہو گیا کہ امام ابو یوسفؒ کے ہاں خالد کو اپنی ذکورت کی بنا پر دو سہم اور خالدہ کو اپنی انوثت کی بنا پر ایک سہم ملا۔ اور امام محمدؒ کے ہاں خالد کو اپنی اصل کی انوثت کی وجہ سے ایک حصہ اور خالدہ کو اپنی اصل کی ذکورت کی وجہ سے ۲ حصے ملے۔ بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ دونوں مذہبوں میں فرق ظاہر نہیں ہوتا۔ جیسے

مسئلہ ۳

بنت	بنت
ابن	بنت
ابن (اکرم)	بنت (حلیمہ)
۲	۱

امام ابو یوسفؒ کے ہاں فروع کی ذکورت وانوثت کے اعتبار سے اکرم کو ۲ حصے اور حلیمہ کو ایک حصہ ملے گا۔ امام محمدؒ کے ہاں اصل کی ذکورت وانوثت کے اعتبار سے سہام اسی طرح ملیں گے۔

امام محمدؒ کے مذہب کی توضیح: امام محمدؒ کے ہاں اصول کی ذکورت وانوثت کا اعتبار ہے۔ اس سلسلے میں تین وضاحتیں ضروری ہیں۔

① بسا اوقات اصول کی کئی بطون میں ذکورت وانوثت کا اختلاف ہوتا ہے ایسے موقع پر تقسیم کا طریقہ ہو گا۔ ——— سب سے پہلے جس بطن میں اختلاف ہے، اس میں مردوں کا الگ طائفہ اور عورتوں کا الگ طائفہ بنا کر فرق کے لئے ہر طائفے کے نیچے خط کھینچ دیا جائے۔ اب عورتوں کی واقعی تعداد اور مردوں کی دوگنی تعداد (للذکر مثل حظ الأنثیین

tooba-e-library.blogspot.com

کے مطابق) لے کر مجموعہ کو مخرج بنالیا جائے۔ مردوں اور عورتوں میں سے ہر ایک طائفے کے سہام اس کے کشیدہ خط کے کنارے پر لکھ دیئے جائیں۔ پھر ہر طائفہ کے نیچے اگلے بطن کو دیکھا جائے ان میں اختلاف ہے یا نہیں؛ جہاں اگلے بطن میں اختلاف نہ ہو تو بعینہٖ سہام اگلے بطن کی طرف منتقل کر دیئے جائیں۔ جہاں اگلے بطن میں اختلاف ہو تو اس میں پھر مذکر و مونث کے الگ الگ طائفے بنائے جائیں۔ اس طرح ہر بطن کے سہام اگلے بطن کی طرف منتقل کرتے ہوئے آخری بطن تک سہام پہنچائے جائیں۔

اس کی وضاحت کے لئے ایک مفصل مثال پیش کی جاتی ہے۔ اس مثال کا حاصل یہ ہے کہ ایک شخص کی وفات کے وقت ذوی الأرحام کی صنف اوّل کے بارہ وارث موجود تھے۔ نو لڑکیاں اور تین لڑکے۔ اور یہ تمام وارث درجۂ قرابت میں برابر ہیں، یعنی ہر ایک چھٹی پشت کا وارث ہے اور سب ذوی الفروض کی اولاد ہیں۔ (فاطمہ سے حلیمہ تک نو وارث بنات کی اولاد ہیں اور کریمہ سے زینب تک تین وارث ابناء کی اولاد ہیں)۔ یہاں اصول کے پانچ بطون ہیں، ان میں سے بطن اوّل، ثالث، رابع اور خامس میں ذکورت و انوثت کا اختلاف ہے، مگر بطن ثانی میں اختلاف نہیں کہ وہاں سب اناث ہیں۔ اب امام ابو یوسفؒ کے مذہب پر تقسیم اس طرح ہوگی۔

مسئلہ ۱۵

بطنِ اوّل؛	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن
″ ثانی؛	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
″ ثالث؛	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن	بنت	بنت	ابن
″ رابع؛	بنت	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	بنت
″ خامس؛	بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	بنت	بنت	ابن	بنت
موجودہ ورثہ	بنت	ابن	بنت	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
	فاطمہ	خالد	خالدہ	بکر	عائشہ	سلیمہ	کلیم	لطیفہ	حلیمہ	کریمہ	کلیمہ	زینب
	(۱)	(۲)	(۱)	(۲)	(۱)	(۱)	(۲)	(۱)	(۱)	(۱)	(۱)	(۱)

(بطن اوّل تا خامس: اصول کے بطون)

امام ابو یوسفؒ کے مذہب کے مطابق اُصول کی ذکورت و انوثت کا اعتبار نہیں فروع کی ذکورت و انوثت کا اعتبار ہے۔ "للذکر مثل حظ الأنثیین" کے قاعدے

کے مطابق نو اناث کا ایک، ایک حصہ اور تین ذکور کے دو دو حصے ہوئے اس طرح کل سہام پندرہ ہوگئے۔

امام محمد رحمۃ اللہ کے مذہب کے مطابق تقسیم اس طرح ہوگی۔

مسئلہ ۱۵ × ۴ تصحیح ۶۰ — مضروب ۴

	(۱)	(۲)	(۳)	(۴)	(۵)	(۶)	(۷)	(۸)	(۹)	(۱۰)	(۱۱)	(۱۲)
بطن اوّل:	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت ۹	ابن	ابن	ابن ۶
بطن ثانی:	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت ۴×۹ = ۳۶	بنت	بنت	بنت ۴×۶ = ۲۴
بطن ثالث:	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت ۱۸	ابن	ابن	ابن ۱۸	بنت	بنت ۱۲	ابن ۱۲
بطن رابع:	بنت	بنت	بنت ۶	ابن	ابن	ابن ۱۲	بنت	بنت ۹	ابن ۹	بنت	بنت ۱۲	بنت ۱۲
بطن خامس:	بنت	بنت ۲	ابن ۲	بنت	بنت ۶	ابن ۶	بنت	بنت ۹	بنت ۹	بنت ۴	ابن ۸	بنت ۱۲
	بنت	ابن	بنت	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
	فاطمہ	خالد	خالدہ	بکر	عائشہ	سلیمہ	کلیم	لطیفہ	حلیمہ	کریمہ	کلیمہ	زینب
	۱	۲	۳	۴	۲	۶	۶	۳	۹	۴	۸	۱۲

اس نقشے کو سامنے رکھ کر درج ذیل تفصیل بغور پڑھیں

امام محمدؒ کے مذہب کے مطابق سب سے پہلے جس بطن میں اختلاف ہو وہاں ذکور و اناث کا الگ، الگ طائفہ بنا کر اسی میں سہام کو تقسیم کی جاتی ہے۔ اس مثال میں بطن اول میں اختلاف ہے، لہٰذا اس کے دو طائفے کر لئے گئے۔ نمبر ایک سے نمبر ۹ تک اناث کا طائفہ ہے، اور نمبر ۱۰ سے نمبر ۱۲ تک ذکور کا طائفہ ہے۔

ہر طائفے کے نیچے خط کھینچ دیا گیا ہے۔ اب ان میں تقسیم اس طرح ہوئی کہ نو اناث کو نو سہام اور تین ذکور کو چھ سہام کی ضرورت ہے، لہٰذا پندرہ کو مخرج بنا کر طائفہ اناث کے نو سہام اس طائفے کے کنارے پر اور طائفہ ذکور کے چھ سہام اس کے کنارے پر لکھ دیئے گئے ہیں۔

اب بطن اوّل کے سہام بطن ثانی کی طرف منتقل کرتے ہیں بطن ثانی میں نہ طائفہ اناث کے نیچے اختلاف ہے اور نہ طائفہ ذکور کے نیچے، لہٰذا ہر طائفہ کے سہام ایسے ہی نیچے منتقل کردیئے گئے

اب بطنِ ثانی کے سہام بطنِ ثالث کی طرف منتقل کرتے ہیں۔ بطنِ ثالث میں طائفہ اناث اور طائفہ ذکور دونوں کے نیچے اختلاف ہے۔ طائفہ اناث کے نیچے نمبر ۱ سے نمبر ۶ تک اناث ہیں اور نمبر ۷ سے نمبر ۹ تک ذکور ہیں۔ (ان دونوں طائفوں کے نیچے بھی خط کھینچ دیا گیا ہے)۔ اب بطنِ ثانی کے

نو ۹ سہام میں سے چھے سہام کی چھے بنات مستحق ہیں اور چھ سہام کے تین لڑکے مستحق ہیں کل ۱۲ ہوئے، ۱۲ اور ۹ میں توافق ہے اور عادِ اعظم تین ۳ ہے۔ ۱۲ کا وفق چار ۴ ہے اس کو مضروب بنا کر اصل مخرج ۱۵ کو ضرب دی تو مخرج ۶۰ ہو گیا۔ طائفہ اناث کے نو سہام کو ضرب دینے سے اس کے سہام ۳۶ ہوئے اور طائفہ ذکور کے ۶ سہام کو ضرب دینے سے ان کے سہام ۲۴ ہوئے اب طائفہ اناث کے ۳۶ سہام میں سے "للذکر مثل حظ الانثیین" کے قاعدے کے مطابق ۱۸ سہام چھ بنات کو اور ۱۸ سہام تین لڑکوں کو دے دیئے گئے۔ اور طائفہ ذکور کے ۲۴ سہام میں سے بارہ ۱۲ دو ۲ لڑکیوں کو اور بارہ ۱۲ ایک لڑکے کو دیئے گئے۔ اس طرح بطنِ ثانی کے سہام بطنِ ثالث کی طرف منتقل کر کے ہر طائفے کے سہام اس کے کنارے پر لکھ دیئے گئے ہیں۔

اب بطن ثالث کے سہام بطن رابع کی طرف منتقل کرتے ہیں۔ بطن ثالث میں نمبر ۱ سے نمبر ۶ تک جو اناث کا طائفہ تھا اسکے نیچے اختلاف ہے نمبر ۱ سے نمبر ۳ تک اناث اور نمبر ۴ سے نمبر ۶ تک ذکور ہیں "للذکر مثل حظ الانثیین" کے مطابق ۱۸ سہام میں سے ۶ سہام تین بنات کو اور ۱۲ سہام تین لڑکوں کو دیئے گئے۔ بطن ثالث میں نمبر ۷ سے نمبر ۹ تک جو لڑکوں کا طائفہ تھا اس کے نیچے بھی اختلاف ہے۔ نمبر ۷، ۸ کے نیچے بنات ہیں اور نمبر ۹ کے نیچے لڑکا ہے۔ یہاں بھی "للذکر مثل حظ الانثیین" کے ضابطے کے مطابق ۱۸ سہام میں سے ۹ سہام دو ۲ بنات کو اور ۹ سہام ایک لڑکے کو دیئے گئے۔ نمبر ۱۰، ۱۱ کے طائفے کے نیچے اختلاف نہیں، لہٰذا اس کے ۱۲ سہام اور نمبر ۱۲ کے ۱۲ سہام بھی اسی طرح نیچے منتقل کر دیئے گئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اب بطن رابع کے سہام بطن خامس کی طرف منتقل کرنے ہیں۔ بطن رابع میں نمبر۱ سے نمبر۳ تک جو طائفہ تھا اس کے نیچے اختلاف ہے۔ دو بنات اور ایک ابن ہے اس طائفے کے چھ سہام میں سے ۳ سہام دو بنات کو اور تین سہام ایک ابن کو دیئے گئے۔ پھر نمبر۴ سے نمبر۶ تک جو طائفہ تھا اس کے فروع میں بھی اختلاف ہے۔ دو بنات اور ایک ابن ہے۔ اس طائفے کے ۱۲ سہام میں سے ۶ سہام دو بنات کو اور ۶ سہام ایک ابن کو ملے۔ نمبر۷، ۸ کے طائفے کی فروع میں اختلاف نہیں، لہٰذا یہ ۹ سہام اور نمبر۹ کے بھی ۹ سہام اسی طرح نیچے منتقل کر دیئے گئے۔ نمبر۱۰، ۱۱ کے نیچے اختلاف ہے، ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے، لہٰذا ۱۲ سہام میں سے ۴ لڑکی کو اور ۸ سہام لڑکے کو دیئے گئے۔ نمبر۱۲ کے ۱۲ سہام اسی طرح نیچے منتقل کر دیئے گئے۔

اب بطن خامس کے سہام موجود ورثہ کی طرف منتقل کرنے ہیں۔ بطن خامس میں نمبر۱، ۲ کا جو طائفہ تھا اس کے فروع میں اختلاف ہے۔ اس طائفے کے ۳ سہام میں سے ایک حصّہ لڑکی (فاطمہ) کو اور دو حصّے لڑکے (خالد) کو دیئے گئے۔ نمبر۳ کے ۳ سہام اس کی فرع (خالدہ) کو دیئے۔ نمبر۴، ۵ کے طائفے کی فروع میں بھی اختلاف ہے۔ اس طائفے کے ۶ سہام میں سے ۴ سہام لڑکے (بکر) کو اور ۲ سہام لڑکی عائشہ کو دیئے گئے۔ نمبر۶ کے ۶ سہام اس کی فرع سلیمہ کو دیئے گئے۔ نمبر۷، ۸ کے نیچے اختلاف ہے، اس طائفے کے ۹ سہام میں سے ۶ سہام لڑکے (کلیم) کو اور تین سہام لڑکی (لطیفہ) کو ملے۔ نمبر۹ کے ۹ سہام اس کی فرع حلیمہ کو، نمبر۱۰ کے ۴ سہام اس کی فرع کریمہ کو، نمبر۱۱ کے ۸ سہام اس کی فرع کلیمہ کو اور نمبر۱۲ کے ۱۲ سہام اس کی فرع زینب کو ملے۔

اس تفصیل کی روشنی میں امام ابو یوسفؒ کے ہاں فروع کی ذکورت و انوثت کا اعتبار کرنے اور امام محمدؒ کے ہاں اصول کی ذکورت و انوثت کا اعتبار کرنے سے حصص کی تقسیم میں درج ذیل فرق ظاہر ہوگا۔

ورثہ ←	فاطمہ	خالد	خالدہ	بکر	عائشہ	سلیمہ	کلیم	لطیفہ	حلیمہ	کریمہ	کلیمہ	زینب	کل سہام مخرج
حصص امام ابو یوسفؒ کے ہاں	۱	۲	۱	۲	۱	۱	۲	۱	۱	۱	۱	۱	۱۵
حصص امام محمدؒ کے ہاں	۱	۲	۳	۴	۲	۶	۶	۳	۹	۴	۸	۱۲	۶۰

(۲) امام محمدؒ کے مذہب کی توضیح کے سلسلے میں دُوسری ضروری وضاحت یہ ہے کہ امام محمدؒ کے ہاں ذکورت و انوثت کا اعتبار تو اُصول میں ہوتا ہے، فروع کی ذکورت و انوثت کا اعتبار نہیں، لیکن اُصول میں ذکورت و انوثت کا اعتبار کرتے ہوئے ہر اصل میں اس کے آخری بطن کی تعداد ملحوظ ہوگی۔ لہٰذا جس مذکر اصل کے آخری بطن میں کئی لڑکے یا لڑکیاں ہوں تو مذکر اصل کو اتنے ہی لڑکے فرض کرکے حصے دیئے جائیں گے۔ ایسے ہی کسی مؤنث اصل کی فرع میں کئی لڑکے یا لڑکیاں ہوں تو مؤنث اصل کو اتنی لڑکیاں فرض کرکے اتنے ہی حصے دیئے جائیں گے۔

لہٰذا امام محمدؒ کے مذہب پر تقسیم کرتے ہوئے یہ اصول پیشِ نظر رہنا چاہیئے کہ:

"جس بطن میں سب سے پہلے اختلاف ہو، ذکورت و انوثت اسی کی معتبر ہوگی اور تعداد فروع یعنی آخری بطن کی معتبر ہوگی۔"

مثال: اس اصول کو سمجھنے کے لئے درج ذیل نقشہ سامنے رکھ کر اس کی وضاحت کا بغور مطالعہ کیا جائے۔

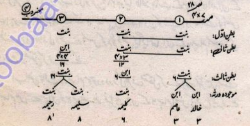

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہاں پانچ ذوی الارحام موجود ہیں۔ جن میں سے دو "ابن بنت بنت البنت" (یعنی پڑنواسی کے بیٹے)، ایک "بنت ابن بنت البنت" (یعنی پڑنواسے کی بیٹی) اور دو "بنت بنت ابن البنت" (یعنی نواسے کی بیٹی کی بیٹیاں) ہیں۔ پانچوں بطن رابع میں ہیں، لہٰذا اصول کے تین بطن ہیں۔ پہلے بطن میں اختلاف نہیں، دوسرے بطن میں اختلاف ہے۔ لہٰذا اسی میں سب سے پہلے تقسیم ہوگی۔ یہاں نمبر۱ میں بنت ہے اس کی فرع میں دو لڑکے ہیں، اس بطن کی بنت کی انوثت لے کر اور فرع کی تعداد لے کر "دو لڑکیاں" بن گئیں۔ نمبر۲ میں لڑکی ہے اور اس کی فرع بھی ایک ہی ہے۔ نمبر۳ میں لڑکا ہے، جس کی فرع میں دو لڑکیاں ہیں۔ اس کو "دو لڑکے" فرض کیا جائے گا، اور ان کو لڑکی سے دوگنا حصہ دینے کے لئے ان کو چار فرض کیا جائے گا۔ لہٰذا کل تعداد سات ہوگئی۔ اس طرح:

نمبر۱ ۲ لڑکیاں + نمبر۲ ایک لڑکی + نمبر۳ ۴ لڑکیاں (یعنی دو لڑکے) = ۷

لہٰذا سات کا عدد مخرج ہوا۔ جن میں سے تین سہام طائفہ بنات کے کنائے ہے اور چار سہام ابن کو دیئے گئے۔ اب بطن ثانی کے سہام بطن ثالث کی طرف منتقل کرنے ہیں۔ بطن ثالث میں طائفہ بنات کے نیچے اختلاف ہے۔ یہاں داصل کی انوثت اور فرع کی تعداد لے کر) دو بنت اور ایک ابن ہے۔ ابن کو دوگنا حصہ دینے کے لئے دو فرض کیا تو کل ۴ ہوگئے۔ جبکہ طائفہ بنات کے سہام ۳ ہیں۔ ۳ اور ۴ میں تباین ہے، اس لئے ۴ کو مضروب بنا کر اصل مخرج "۷" کو ضرب دی تو مخرج ۲۸ ہوگیا۔ طائفہ بنات کے سہام ۱۲ اور ابن کے سہام ۱۶ ہوگئے۔ طائفہ بنات کے ۱۲ سہام میں سے ۶ ابن کو دیئے اور ۶ بنت کو اس لئے کہ فرع کی تعداد کی وجہ سے اس کو دو فرض کیا گیا تھا۔ ابن کے ۴ سہام اس کی فرع بنت کو منتقل کر دیئے گئے۔

اب بطن ثالث کے سہام موجودہ ورثہ کی طرف منتقل کرنے ہیں۔ نمبر۱ میں بنت کے ۶ سہام میں سے ہر ابن کو ۳ سہام ملے۔ نمبر۲ میں ابن کے ۶ سہام اس کی فرع کلیمہ کو ملے

toobaa-elibrary.blogspot.com

نمبر۳ میں بنت کے ۱۶ سہام میں سے آٹھ، آٹھ سہام سلیمہ اور رحیمہ کو ملے۔

④ کبھی ذوی الارحام میں کسی کو میت سے ایک سے زیادہ جہتوں سے قرابت ہوتی ہے۔

مثلاً مسئلہ

بنت (خالدہ)	بنت (حمیرہ)	بنت (فاطمہ)
بنت (کریمہ)	بنت (حلیمہ)	ابن (لطیف)
ابن (صالح)	۱ بنت (عائشہ)	۲ بنت (زینب)

یہاں میت کے تین ذوی الارحام زندہ ہیں، صالح، عائشہ اور زینب۔ صالح نواسی کا بیٹا ہے، اور عائشہ اور زینب نواسی (حلیمہ) کی بھی بیٹیاں ہیں۔ اور نواسے (لطیف) کی بھی بیٹیاں ہیں۔ لہٰذا ان دونوں کی دو جہتوں سے قرابت ہوئی۔

جہاں فروع میں سے کسی کو ایک سے زیادہ جہتوں سے قرابت حاصل ہو تو امام محمدؒ کے ہاں تو تقسیم کے طریقے میں فرق نہیں پڑے گا، ان کے ہاں حسبِ تفصیل مذکور جس بطن میں اختلاف ہوا ہے اس میں سہام تقسیم ہو کر ہر ایک کا سہم اس کی فرع کو ملے گا۔ جس کی وجہ سے جس کی جتنی جہات قرابت ہیں اتنی جہات سے اس کو سہام خود بخود مل جائیں گے۔ اور امام ابو یوسفؒ چونکہ اصول میں تقسیم نہیں فرماتے ہیں، بلکہ فروع میں فرماتے ہیں، ان کے ہاں فروع میں تقسیم کرتے ہوئے جہات کا اعتبار کیا جاتا ہے، یعنی جس کی قرابت دو جہتوں سے ہے اس کو دو وارث شمار کیا جائے گا یعنی لڑکی ہے تو دو لڑکیاں اور اور لڑکا ہو تو دو لڑکے سمجھ کر سہام تقسیم کئے جائیں گے۔ اوپر والی مثال میں امام ابو یوسفؒ کے ہاں تقسیم اس طرح ہوگی کہ عائشہ اور زینب کو دو، دو لڑکیاں سمجھا جائے گا، لہٰذا ایک بیٹا اور چار بیٹیاں ہوئیں۔ اور بیٹا دو بیٹی کا سہم لیا کرتا ہے، اس لئے کل چھ سہام کر کے صالح، عائشہ اور زینب میں سے ہر ایک کو دو، دو سہام ملیں گے۔ چونکہ تینوں کو برابر سہام ملے ہیں، لہٰذا اختصار کر کے چھ کی بجائے تین سہام میں سے ایک، ایک سہم بھی دیا جا سکتا ہے۔ امام محمدؒ کے ہاں تقسیم اس طرح ہوگی کہ بطن ثانی (یعنی کریمہ، حلیمہ اور لطیف کے بطن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں اختلاف ہے۔ یہاں تقسیم ہوگی۔ یہاں کریمہ کو ایک لڑکی شمار کیا جائے گا۔ حلیمہ کو ۲ لڑکیاں اور لطیف کو ۲ لڑکے شمار کیا جائے گا۔ اس لئے کہ امام محمدؒ کے ہاں اصل کی ذکورت وانوثت کے ساتھ فرع کی تعداد بھی ملحوظ ہوتی ہے اور حلیمہ اور لطیف دونوں کی ۲ بیٹیاں ہیں۔ اس طرح اس بطن میں تین لڑکیاں اور ۲ لڑکے ہوئے اور سہام سات ہوں گے، اس لئے کہ لڑکے کو دگنا سہام ملتے ہیں۔ سات سہام میں سے تین سہام طائفہ اناث (حلیمہ وکریمہ) کو اور چار سہام لطیف کو ملے۔ اب یہ سہام بطن ثالث یعنی موجودہ ورثہ کی طرف منتقل کرنے ہیں۔ طائفہ اناث کے نیچے اختلاف ہے۔ ایک لڑکا (صالح)، اور ۲ لڑکیاں (عائشہ، زینب) ہیں۔ ان تینوں کو "للذکر مثل حظ الانثیین" کے قاعدے سے چار سہام کی ضرورت ہے، جبکہ طائفہ اناث کے پاس تین سہام ہیں۔ ۳ اور ۴ میں تباین ہونے کی وجہ سے ۴ کو مضروب بناکر اصل مسئلہ، ۷ سے ضرب دی تو مخرج ۲۸ ہوا۔ اور طائفہ اناث کے تین کو ۴ سے ضرب دینے سے ۱۲ سہام ہوئے۔ اور لطیف کے ۴ سہام کو ۴ سے ضرب دینے سے ۱۶ سہام ہوئے۔ طائفہ اناث کے ۱۲ سہام میں ۶ سہام صالح کو اور ۶ دو لڑکیوں کو ملے اور ان میں سے ہر لڑکی (زینب وعائشہ) کو تین تین سہام ملے۔ لطیف کی فرع میں بھی یہی دو لڑکیاں ہیں، اس کے ۱۶ سہام ان میں تقسیم ہوئے تو ۸ عائشہ اور ۸ زینب کو ملے۔ اب ان میں سے ہر ایک کو کل ۱۱ سہام ملے جن میں سے ۳ حلیمہ کی طرف سے اور ۸ لطیف کی طرف سے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوگیا کہ امام محمدؒ کے مذکورہ قاعدے پر عمل کرنے سے ہی دونوں جہتوں کی رعایت ہوگی اور ہر جہت سے حصہ مل گیا ہے۔

امام محمدؒ کے ہاں نقشہ یہ ہے:

مسئلہ ۷×۴ تصح ۲۸ — مضروب ④

بنت (خالدہ) — بنت (حمیراء) — بنت (فاطمہ)

بنت (کریمہ) — بنت (حلیمہ) — ابن (لطیف)

ابن (صالح) — ۳×۴ / ۱۲ — ۴×۴ / ۱۶

۶ — بنت (عائشہ) ۳ + ۸ / ۱۱ — بنت (زینب) ۳ + ۸ / ۱۱

مشق نمبر ۱۷

تخریج کریں، جہاں اختلاف ہو اس کو ہر مذہب کے مطابق حل کریں، جہاں ذکور و اناث کا طائفے بنانے کے لئے ورثہ بالترتیب نہیں لکھے گئے وہاں ورثہ کو دوبارہ ترتیب کے ساتھ لکھیں، تاکہ ذکور و اناث کے طائفے بسہولت بن سکیں۔

① مسئلہ

زوج	ابن البنت	بنت البنت	اب الام

② مسئلہ

زوج	بنت ابن البنت	بنت بنت البنت

③ مسئلہ

زوج	ابن ابن البنت	بنت البنت

④ مسئلہ

بنت	بنت	بنت	بنت
بنت	بنت	بنت	بنت
ابن	ابن	ابن	ابن
بنت	ابن	بنت	ابن

⑤ مسئلہ

بنت	بنت	بنت
ابن	ابن	ابن
بنت	ابن	ابن

tooba-elibrary.blogspot.com

⑥ میت

بنت	ابن	ابن
بنت	بنت	بنت
ابن	ابن	بنت

⑦ میت

بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
ابن	ابن	ابن	بنت	بنت
بنت	بنت	ابن	ابن	بنت
ابن (۲)	بنت (۱)	بنت (۳)	ابن (۲)	ابن

⑧ میت

ابن	ابن	ابن	ابن	ابن
ابن	بنت	ابن	بنت	بنت
بنت	بنت	بنت	ابن	ابن
ابن (۲)	ابن (۱)	ابن (۱)	بنت (۳)	بنت (۲)

⑨ میت

ابن	ابن	بنت
بنت ــــــ ابن		ابن
		بنت (۲)

بنت — بنت

صنفِ ثانی کی توریث کا طریقہ

ذوی الارحام کی دُوسری صنف میت کے وہ اُصول ہیں جو ذوی الفروض وعصبات میں سے نہ ہوں۔ صنفِ اوّل کے کسی وارث کے ہوتے ہوئے صنفِ ثانی کے ورثہ وارث نہیں ہوتے، صنفِ اوّل کا کوئی وارث نہ ہو تو صنفِ ثانی کو وارث بنایا جاتا ہے۔ جس کے قواعد یہ ہیں۔

① صنفِ ثانی کا ایک ہی وارث ہو تو وہ وارث ہوگا۔

② ایک سے زیادہ ہوں تو سب سے پہلے قربِ درجہ سے ترجیح ہوگی یعنی اقرب وارث ہوگا اور ابعد محروم ہوگا، چاہے اقرب مُدلی بالوارث ہو یا مُدلی بغیر الوارث ہو، جو کسی وارث کے واسطے سے میت کی طرف منسوب ہو وہ مُدلی بالوارث کہلاتا ہے۔ جیسے اب ام الاُم

۔بہاں ام الاُم

tooba-elibrary.blogspot.com

(جدّہ) واسطہ ہے اور وارث ہے لہٰذا اب ام الأم مُدلی بالوارث ہے۔ اور جو غیر وارث کے واسطے سے میت کی طرف منسوب ہو وہ مدلی بغیر الوارث کہلاتا ہے۔ جیسے اب اب الأم یہاں اب الأم واسطہ ہے جو خود ذوی الفروض وعصبات میں سے نہیں ہے، لہٰذا اب اب الأم مُدلی بغیر الوارث ہوگا، اور چاہے وہ باپ کی طرف سے رشتہ دار ہو یا ماں کی طرف سے، اور چاہے وہ مذکر ہو یا مؤنث۔

مثالیں:

مسئلہ ۲

زوج	① اب اب الأم	② اب ام ام الأم
۱	۱	م

یہاں نمبر ۱ اقرب ہونے کی وجہ سے وارث ہوا، حالانکہ یہ مُدلی بغیر الوارث ہے اس لئے کہ اب الأم وارث نہیں۔ اور نمبر ۲ مُدلی بالوارث ہے۔

مسئلہ ۴

زوجہ	① ام اب الأم	② اب ام ام الأم
۱	۳	م

یہاں نمبر ۱ اقرب ہونے کی بنا پر وارث ہے، حالانکہ یہ مؤنث اور اس کے مقابلے میں ابعد مذکر ہے۔

مسئلہ ۲

زوج	① ام اب الأم	② اب ام أب الأب
۱	۱	م

یہاں نمبر ۱ اقرب ہونے کی وجہ سے وارث ہے، اگرچہ وہ ماں کی جانب سے رشتہ دار ہے اور نمبر ۲ ابعد ہونے کی وجہ سے محروم ہے، اگرچہ وہ باپ کی جانب سے رشتہ دار ہے۔ حاصل یہ ہے کہ درجے میں تفاوت کی صورت میں قربِ درجہ سے ہی ترجیح ہوگی، ذکورت یا مُدلی بالوارث ہونے یا باپ کی قرابت ہونے کی بنا پر ترجیح نہیں ہوگی۔

tooba-elibrary.blogspot.com

③ اگر ایک سے زیادہ صنفِ ثانی کے وارث درجہ قرابت میں برابر ہوں تو اب ذوی الفروض یا عصبات کے واسطے سے رشتہ دار جس کو مُدلی بالوارث کہا جاتا ہے وارث ہوگا۔ ذوی الارحام کے واسطے سے رشتہ دار جس کو مُدلی بغیر الوارث کہا جاتا ہے وہ محروم ہوگا۔

جیسے:

زوجہ	اب ام الأب ①	ام اب الأم ②
۱	۳	۴

یہاں نمبر۱ ام الأب (جدہ) کے واسطے سے رشتہ دار ہے جو ذوی الفروض میں سے ہے، لہٰذا یہ مُدلی بالوارث ہوا۔ نمبر۲ اب الأم (نانے) کے واسطے سے رشتہ دار ہے جو ذوی الارحام میں سے ہے، لہٰذا یہ مُدلی بغیر الوارث ہوا۔ اس لئے نمبر۱ وارث ہوگا اور نمبر۲ محروم ہوگا۔

④ اگر تمام درجہ قرابت میں بھی برابر ہوں اور ادلاء بالوارث یا بغیر الوارث میں بھی برابر ہوں، یعنی سب مُدلی بالوارث ہوں یا تمام مُدلی بغیر الوارث ہوں، لیکن جہتِ قرابت میں فرق ہو ایک باپ کی جانب سے ہو اور دُوسرا ماں کی جانب سے، تو ابوی کو ثلثان اور اموی کو ثلث ملے گا۔ جیسے:

مسئلہ ۱۲/۱۵

زوجہ	اب ام الأم	اب ام الأب
ربع	ثلث	ثلثان
۳	۴	۸

⑤ درجہ قرابت، اِدلاء بالوارث یا بغیر الوارث اور جہت قرابت تمام باتوں میں اور بطون اُصول میں ذکورت و انوثت کا اختلاف بھی نہ ہو تو تمام وارث ہوں گے۔ اور "للذکر مثل حظ الانثیین" کے قاعدے سے ترکہ تقسیم ہوگا۔

جیسے: مسئلہ ۳

ام	ام
اب	اب
ام	اب
۱	۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہاں دونوں درجہ میں برابر ہیں۔ اس لئے کہ دونوں ڈو واسطوں سے میت تک منسوب ہیں۔ دونوں مُدلی بغیر الوارث اور اموی ہیں۔ اُصول کے دونوں بطنوں میں اختلاف بھی نہیں، اس لئے ام کو ایک اور اب کو ڈو سہم ملے۔

(۶) تمام وارث درجۂ قرابت، ادلاء بالوارث یا بغیر الوارث اور جہتِ قرابت میں برابر ہوں اور اُصول کے بطون میں ذکورت و انوثت کا اختلاف بھی ہو تو اس صورت میں بھی وارث تو سبھی ہوں گے، مگر توریث کا طریقہ وہی ہوگا جو صنفِ اوّل میں امام محمدؒ کے مذہب کی وضاحت کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے یعنی جس بطن میں سب سے پہلے اختلاف ہوا وہاں حسب تفصیلِ مذکور ترکہ تقسیم کیا جائے گا۔

جیسے: مسـ ۷×۵ تصـ ۳۵ — مضروب ۵

اُصول	۱	۲	۳	۴
بطن اوّل	اب	اب	اب	اب
بطن ثانی	ام ۱×۵ / ۵	اب	اب	اب / ۵×۶ / ۳۰
بطن ثالث	اب / ۵	ام / ۶	اب	اب / ۲۴
بطن رابع	ام / ۵	اب / ۶	ام	ام / ۲۴
	ام / ۵	ام / ۶	ام / ۸	اب / ۱۶

صنفِ اوّل میں لکھی گئی تفصیل کی روشنی میں اس نقشے کو سمجھ لیا جائے۔

یہاں یہ غلط فہمی ہونے کا اندیشہ ہے کہ بطنِ اوّل میں اب چار مرتبہ لکھا ہوا ہے۔ ایک شخص کے چار باپ کیسے ہو سکتے ہیں؟ اس اشکال کا منشاء غلط فہمی ہے اس لئے کہ اب چار مرتبہ اس لئے نہیں لکھا گیا کہ باپ چار ہیں، بلکہ چار مرتبہ اس لئے لکھا گیا ہے کہ ایک ہی باپ چار شخصوں کے لئے واسطہ بن رہا ہے۔ اس لئے ہر جگہ اسی کو لکھا گیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

نیچے اسی نقشے کو دُوسری طرح لکھا جاتا ہے۔ اوپر نقشے میں چار وارثوں میں سے ہر وارث باپ کے واسطے سے میت کی طرف کیسے منسوب ہے؟ اس کو نقشہ ذیل سے سمجھا جائے۔ ہر وارث کی نشاندہی کے لئے نیچے نمبر لکھ دیا گیا ہے۔

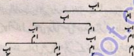

صنف اوّل اور ثانی میں ایک فرق کی نشاندہی

: صنف اوّل میں بتایا گیا تھا کہ جب بطونِ اُصول میں ذکورت و انوثت کا اختلاف ہو تو اختلاف والی پہلی بطن میں ترکہ تقسیم کیا جاتا ہے اور اُصول میں تقسیم کرتے ہوئے ذکورت و انوثت اُصول کی معتبر ہوتی ہے اور تعداد فروع کی معتبر ہوتی ہے۔ صنف ثانی میں اُصول میں تقسیم کرتے ہوئے فروع کی تعداد کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ (از قانون وراثت ص ۶۴)

جیسے: مسئلہ ۲×۳ تصحیح ۹   مضروب ③

حبیب اللہ اختر
کتاب نمبر
Mob:0333-5873830

یہاں بطنِ ثانی میں اختلاف ہوا ہے۔ ام کی فرع ایک ہے اور اب کی فرع دُو ہیں۔ اس کی وجہ سے دُو اب شمار کرکے چار حصّے نہیں دیئے گئے، بلکہ ایک اب شمار کیا گیا اور اس کو دو حصّے اور ام کو ایک دیا گیا تو مخرج ۳ ہوا۔ اس کے بعد اب کی فرع میں تین حصّوں کی ضرورت تھی تاکہ ایک ام اور دُو اب کو دیئے جائیں، جبکہ حصّے دُو ہیں اس لئے ۳ کو مضروب بنا کر تصحیح کرلی گئی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مشق نمبر ۱۸

صنف ثانی کے لکھے ہوئے قواعد کے مطابق تقسیم کریں۔

① مسـ ______________________

اب	ام	ام	ام
ام	اب	اب	ام
اب	ام	اب	اب

② مسـ ______________________

اب	اب	اب	اب
ام	ام	ام	ام
ام	ام	اب	اب
ام	اب	ام	اب

③ مسـ ______________________

ام	ام	ام	ام	ام	ام	ام
ام	ام	ام	اب	اب	اب	اب
ام	اب	اب	ام	ام	اب	اب
اب	ام	اب	ام	اب	ام	اب

④ مسـ ______________________

ام	ام	ام	اب
ام	اب	اب	ام
اب	ام	اب	اب

صنفِ ثالث صنف ثالث سے مراد میت کے اصل قریب یعنی ماں، باپ کی وہ فروع ہیں جو ذوی الفروض وعصبات میں داخل نہیں۔ اس صنف میں بھائی، بہنوں کی بالواسطہ یا بلاواسطہ وہ اولاد شامل ہے جو ذوی الفروض وعصبات میں سے نہ ہوں۔ کونسے بھائی یا بہن کی کون سی اولاد اس میں شامل ہوگی اس کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ **اخ حقیقی:** (ا) اس کی بلاواسطہ مذکر اولاد (یعنی میت کے بھتیجے) تو عصبہ ہیں وہ اس صنف میں شامل نہیں۔

(ب) بلاواسطہ مؤنث اولاد (یعنی میت کی بھتیجیاں) اس صنف میں داخل ہیں۔

(ج) اخ حقیقی کی بالواسطہ مذکر اولاد چاہے ایک واسطے سے ہو۔ جیسے ابن ابن الاخ العینی یا ابن بنت الاخ العینی یا کئی واسطوں سے ہو۔ جیسے ابن ابن ابن الاخ العینی وغیرہ۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر کہیں مؤنث کا واسطہ نہیں تو وہ عصبہ ہے۔ اس صنف میں شامل نہیں۔ اگر کہیں مؤنث کا واسطہ ہو تو اس صنف میں شامل ہے۔

(د) اخ حقیقی کی بالواسطہ مؤنث اولاد اس صنف میں شامل ہے۔

۲۔ **اخ علاتی:** اس میں بھی اخ حقیقی والی تفصیل ہے۔ یعنی اخ علاتی کی مؤنث اولاد اس صنف میں شامل ہے خواہ بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ۔ اور مذکر اولاد اگر کسی مؤنث کے واسطے سے ہو تو اس صنف میں شامل ہے، اگر مؤنث کا واسطہ نہ ہو تو عصبہ ہے۔

۳۔ **اخ خیفی:** اس کی ہر قسم کی اولاد اس صنف میں شامل ہے۔ خواہ مذکر ہو یا مؤنث۔ بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ۔

اخوات: ہر قسم کی بہنوں کی مذکر و مؤنث اولاد اس صنف میں شامل ہے۔ یعنی میت کے بھانجے اور بھانجیاں اور ان کی اولاد۔

قواعد توریث: صنف ثالث کی توریث کے قواعد یہ ہیں۔

① صنف اول اور صنف ثانی کے ہوتے ہوئے صنف ثالث کو وارث نہیں بنایا جاتا۔

② پہلی دونوں صنفوں میں سے کوئی موجود نہ ہو اور صنف ثالث کا ایک ہی وارث موجود ہو تو اس کو وارث بنایا جاتا ہے۔

③ صنف ثالث میں سے ایک سے زیادہ وارث موجود ہوں تو سب سے پہلے قرب درجہ کی

بنا پر ترجیح ہوگی۔ یعنی اقرب وارث ہوگا اور ابعد محروم ہوگا۔ جیسے ابن الاخت (بھانجا) اور ابن بنت الاخت (بھانجی کا بیٹا) دونوں ہوں تو ابن الاخت وارث اور ابن بنت الاخت محروم ہوگا۔

④ اگر درجہ قرابت میں برابر ہوں، مگران میں یہ فرق ہوکر کسی کی اصل ذوی الفروض یا عصبات میں سے ہے (اس کو مدلی بالوارث کہتے ہیں) اور کسی کی اصل ذوی الارحام میں سے ہو (اس کو مدلی بغیر الوارث کہتے ہیں) تو مدلی بالوارث وارث ہوگا اور مدلی بغیر الوارث محروم ہوگا۔ جیسے بنت ابن الاخ اور ابن بنت الاخ میں سے پہلی مدلی بالوارث ہے اس لیے کہ اس کی اصل "ابن الاخ" عصبہ ہے اور دوسرا مدلی بغیر الوارث ہے، اس لیے کہ اس کی اصل "بنت الاخ" ذوی الارحام میں سے ہے۔ لہٰذا بنت ابن الاخ وارث ہے اور دوسرا محروم ہے۔

⑤ صنف ثالث کے ایک سے زیادہ درثہ درجۂ قرابت میں بھی برابر ہوں اور ادلاء میں بھی مساوی ہوں، یعنی سب کی اصل ذوی الفروض و عصبات سے ہو یا سب کی اصل ذوی الارحام سے ہو تو اب دو صورتیں ہیں۔

الف، جہت اصول متحد ہو: پہلی صورت یہ ہے کہ عینی، علّی یا خیفی ہونے میں اصول برابر ہوں۔ یعنی سب عینی بھائی، بہنوں کی اولاد ہوں یا سب علاتی بھائی، بہنوں کی اولاد ہوں یا سب خیفی بھائی، بہنوں کی اولاد ہوں۔

اس صورت میں جبکہ درجۂ قرابت، ادلاء اور اصول کی جہت میں مساوی ہوں اتنی بات طے شدہ ہے کہ سب وارث ہوں گے۔ پھر اگر اصول عینی یا علاتی ہوں تو موجودہ ذوی الارحام میں ترکہ "للذکر مثل حظ الانثیین" کے مطابق تقسیم ہوگا۔

جیسے اصول کے عینی ہونے کی مثال:

مسئلہ ۳

الاخ العینی	الاخ العینی
بنت	بنت
ابن	بنت
۲	۱

یا مسئلہ

الاخت العینیہ	الاخت العینیہ
ابن	بنت
۲	۱

سب کے اصول علاتی ہوں اس کی مثال:

مسئلہ

اخ علاتی	اخ علاتی
بنت	بنت
بنت	ابن
۱	۲

یا مسئلہ

اخت علاتیہ	اخت علاتیہ
بنت	ابن
۱	۲

اگر اصول خیفی ہوں تو اس میں اختلاف ہے۔ امام ابو یوسفؒ کے ہاں یہاں بھی "للذکر مثل حظ الأنثیین" کے مطابق ترکہ موجودہ ورثہ میں تقسیم ہوگا۔ امام محمدؒ کے ہاں مرد و عورت کو برابر رکھا جائے گا۔ اور یہی ظاہر الروایتہ ہے جیسے

مسئلہ

اخ خیفی	اخ خیفی
ابن	بنت

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے ہاں: ۲ ۱ — مخرج ۳

امام محمدؒ کے ہاں: ۱ ۱ — مخرج ۲

ب: جہت اصول مختلف ہو: دوسری صورت یہ ہے کہ اصول کی جہت مختلف ہو اس صورت میں اختلاف ہے۔ امام ابو یوسفؒ کے ہاں قوت قرابت کی بنیاد پر ترجیح دی جائے گی۔ یعنی عینی کی اولاد کی وجہ سے علاتی اور خیفی کی اولاد محروم ہوگی اور علاتی کی اولاد کی وجہ سے خیفی کی اولاد محروم ہوگی۔ جیسے:

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسئلہ ۴

اخ عینی	اخت عینیہ		اخ علاتی	اخت علاتیہ		اخ خیفی	اخت خیفیہ	
بنت	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت
۱	۲	۱	م	م	م	م	م	م

امام ابو یوسفؒ کے ہاں علاتی اور خیفی بھائی، بہنوں کی اولاد محروم ہوگی صرف اخ عینی اور اخت عینیہ کی اولاد وارث ہوگی۔ وہ دو بنات اور ایک ابن ہے۔ ہر بنت کو ایک سہم اور ابن کو دو سہم دیئے گئے تو مخرج ۴ ہوا۔ اور جیسے:

مسئلہ ۴

اخ علاتی	اخت علاتیہ		اخ خیفی	اخت خیفیہ	
بنت	ابن	بنت	ابن	بنت	ابن
۱	۲	۱	م	م	م

یہاں علاتی کی اولاد کی وجہ سے خیفی کی اولاد محروم ہے۔

امام محمدؒ کے ہاں تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اُصول یعنی بھائی، بہنوں میں ذوی الفروض وعصبات کے ذکر شدہ احکام وحالات کی رعایت کرتے ہوئے ترکہ تقسیم کیا جائے۔ اگر رد کی ضرورت ہو تو رد کیا جائے۔ اُصول میں تقسیم کرتے ہوئے ذکورت وانوثت کا وصف اُصول سے اور عدد کا اعتبار فروع سے کیا جائے، پھر عینی، علاتی اور خیفی کے الگ، الگ طائفے بنا لئے جائیں۔ ہر طائفے کے سہام ان کے فروع کی طرف مُنتقل کیئے جائیں۔ عینی اور علاتی کے سہام ان کی فروع پر تقسیم کرتے ہوئے "للذکر مثل حظ الأنثيين" کی رعائیت کی جائے۔ اور خیفی کے سہام ان کی فروع میں تقسیم کرتے ہوئے مرد و عورت کو برابر رکھا جائے۔ جیسے

مسئلہ ۳×۳ تصح ۹ — مضروب ۳

اخ عینی		اخت عینیہ		اخ علاتی	اخت علاتیہ		اخ خیفی		اخت خیفیہ
ع				م			ثلث		
۳	(۶=۳×۲)	۳					۱	(۳=۲×۱)	۲

بنت	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت
۲	۲	۱	م	م	م	۱	۱	۱

یہاں پہلے بھائی، بہنوں میں ترکہ تقسیم کیا گیا۔ اخ عینی اور اخت عینیہ عصبہ ہیں اخ علاتی اور اخت علاتیہ محروم ہیں۔ اخ خیفی اور اخت خیفیہ کا حصہ ثلث ہے۔ مخرج ۳ ہوا۔ جس میں سے ایک سہم اخ خیفی اور اخت خیفیہ کو ملا۔ اور دُو حصے اخ عینی اور اخت عینیہ کو ملے۔ اخ خیفی اور اخت خیفیہ کو جو ثلث ملا ہے وہ ان میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ اس میں سے دُو حصے اخت خیفیہ کو ملیں گے۔ اس لئے کہ اس کی فرع دُو ہیں اور اخ خیفی کو ایک ملے گا اس لئے کہ اس کی فرع ایک ہے۔ کل تین سہام کی ضرورت ہے، جبکہ مخرج سے ایک حصہ ملا ہے۔ لہٰذا ۳ کو مضروب بنا کر تصحیح کی گئی تو مخرج ۹ ہوا۔ اور عینی بھائی، بہن کے کل حصے ۶ ہوئے اور خیفی بھائی، بہن کے سہام ۳ ہو گئے ان میں سے خیفی بھائی کو ایک سہم اور بہن کو دُو دیئے گئے اور عینی بھائی، بہن کے سہام میں سے اخت عینیہ کو ۳ دیئے گئے اس لئے کہ اس کی فرع دو ہیں۔ اور اخ عینی کی فرع چونکہ ایک ہے اس لئے "للذکر مثل حظ الأنثیین" کے مطابق اس کو بھی ۳ حصے دیئے گئے۔

پھر اخ عینی کے ۳ سہام اس کی فرع کی طرف منتقل ہوئے۔ اخت عینیہ کے ۳ سہام اس کی فرع میں " للذکر مثل حظ الأنثیین" کے مطابق تقسیم ہوئے تو ۲ ابن کو اور ایک بنت کو۔ اخ خیفی کا ایک حصہ اس کی فرع کو دے دیا گیا۔ اخت خیفیہ کے ۲ حصے اس کی فرع میں برابر تقسیم ہوئے تو ہر ایک کو ایک، ایک ملا۔

مشق نمبر ۱۹

① مسـ
بنت ابن الأخ — بنت الأخ

② مسـ
بنت ابن الأخ — ابن بنت الأخ

③ مسـ
ابن الأخت — بنت الأخ

④ مسئلہ

اخ عینی	اخ عینی	اخ علاتی	اخ علاتی	اخت خیفیہ
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
ابن	بنت ۲	ابن	ابن	بنت ۳

⑤ مسئلہ

اخت علاتیہ	اخت علاتیہ	اخ علاتی	اخت خیفیہ	اخ خیفی
ابن	ابن	بنت	بنت	بنت
بنت ۲	بنت	ابن	ابن ۲	ابن

صنف رابع: صنف رابع سے مراد میت کی اصل بعید یعنی اجداد اور جدات کی وہ فروع جو ذوی الفروض وعصبات میں سے نہ ہو۔ جیسے جد کی بیٹی یعنی پھوپھی اور اس کی اولاد جدہ (نانی) کی بیٹی یعنی خالہ اور اس کی اولاد۔

اس صنف میں یہ رشتے داخل ہیں۔

① عمات (پھوپھیاں)، خواہ عینی ہوں یا علاتی یا اخیافی۔

② پھوپھیوں کی ہر قسم کی اولاد۔ خواہ مذکر ہو یا مؤنث۔ بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ۔

③ خیفی عم (چچا)، لیکن عینی یا علاتی چچا عصبات میں سے ہے۔

④ خیفی عم کی ہر قسم کی اولاد۔

⑤ عینی یا علاتی اعمام کی مؤنث اولاد۔ جیسے بنت العم العینی۔ اور وہ مذکر اولاد جو بواسطہ مؤنث منسوب ہو۔ جیسے ابن بنت العم۔ عینی اور علاتی اعمام کی وہ مذکر اولاد جو بواسطہ مؤنث منسوب نہ ہو عصبہ ہے۔ وہ ذوی الأرحام کی صنف رابع میں داخل نہیں۔ جیسے ابن العم یا ابن ابن العم وغیرہ۔

⑥ ہر قسم کی خالہ، خواہ عینی ہوں یا علاتی یا خیفی۔

⑦ ہر قسم کے اخوال (ماموں)، خواہ عینی ہوں یا علاتی یا خیفی۔

⑧ خالہ اور ماموں کی بلاواسطہ یا بالواسطہ مذکر یا مؤنث اولاد۔

پھر جیسے میت کی عمات اور ان کی اولاد، اس کی خالات اور ان کی اولاد، اس کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اخوال (ماموں) اوران کی اولاد، اس کے اخیافی اعمام اوران کی اولاد، میت کے عینی اور علاتی اعمام کی مؤنث اولاد اور عینی اور علاتی اعمام کی وہ مذکر اولاد جو بواسطۂ مؤنث منسوب ہو صنف رابع میں شامل ہے۔ ایسے ہی میت کے باپ اور اس کی ماں کے بھی تمام رشتے بھی اس صنف میں داخل ہیں۔ ایسے ہی میت کے جداور جدہ کے بھی تمام رشتے بھی اس صنف میں داخل ہوں گے وھلم جرا۔

توریث کا طریقہ اس صنف کی توریث کے قواعد یہ ہیں۔

① پہلی تینوں اصناف میں سے کوئی موجود ہو تو اس صنف کو وارث نہیں بنایا جاتا ہے۔

② پہلی تینوں اصناف میں سے کوئی نہ ہو اور اس صنف کا صرف ایک وارث ہو تو وہ وارث ہوگا۔

③ اگر ایک سے زیادہ ہوں تو سب سے پہلے ترجیح قرب درجہ سے ہوگی جیسے عمہ کی وجہ سے بنت العم محروم ہوگی۔

اگر درجے میں برابر ہوں تو دو صورتیں ہیں، جہت قرابت متحد ہوگی یا مختلف ہوگی، جہت قرابت متحد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تمام ماں کی جانب سے ہوں، (خالات، اخوال اوران کی اولاد ماں کی جانب سے قرابت رکھتے ہیں) یا تمام باپ کی جانب سے ہوں (عمات، اعمام اوران کی اولاد باپ کی جانب سے قرابت رکھتے ہیں) جہت قرابت مختلف ہونے سے مراد یہ ہے کہ بعض جانب ام سے ہوں اور بعض جانب اب سے۔

جہت قرابت کے متحد یا مختلف ہونے کی صورتوں میں حکم الگ ہے۔

جہت قرابت متحد ہو: جب درجۂ قرابت میں برابر ہوں اور جہت قرابت بھی متحد ہو تو۔

① سب سے پہلے قوت قرابت کی بناپر ترجیح ہوتی ہے یعنی عینی کی وجہ سے علاتی اور خیفی اور علاتی کی وجہ سے خیفی محروم ہوتا ہے جیسے بنت عم عینی کی وجہ سے بنت عم علاتی محروم ہوگی اور جیسے عمۂ علاتیہ کی وجہ سے عمۂ خیفیہ محروم ہوگی۔

② قوت قرابت میں برابر ہوں تو ولد الوارث کی وجہ سے ولد غیر الوارث محروم ہوگا جیسے بنت عم عینی اور بنت عمۂ عینیہ دونوں درجے جہت اور قوت قرابت میں برابر ہیں، پہلی کی اصل عصبہ ہے جبکہ دوسری کی اصل ذوی الارحام سے ہے۔ لہٰذا پہلی وارث ہوگی اور دوسری محروم ہوگی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

③ قوتِ قرابت اور ادلاء میں برابر ہوں اور بطونِ اصول میں ذکورت وانوثت کا فرق نہ ہو تو فروع یعنی موجودہ ورثہ پر "للذکر مثل حظ الأنثیین" کے مطابق ترکہ تقسیم ہوگا۔ جیسے:

مسئلہ ۵

العم العینی	العم العینی	العم العینی
بنت	بنت	بنت
ابن	بنت	ابن
۲	۱	۲

تینوں جہت قرابت میں متحد ہیں یعنی سب باپ کی جانب سے ہیں۔ قوتِ قرابت میں بھی برابر ہیں کہ سب عینی ہیں اور ادلاء میں بھی برابر ہیں۔ لہٰذا مؤنث کو ایک حصہ اور مذکر کو دو، دو حصے دیئے تو مخرج ۵ ہوا۔

مسئلہ ۴

خال علاتی	خال علاتی	خال علاتی
ابن	ابن	ابن
بنت	ابن	بنت
۱	۲	۱

تینوں جانب ام سے ہیں۔ قوتِ قرابت اور ادلاء میں برابر ہیں۔ اس لئے ترکہ "للذکر مثل حظ الأنثیین" کے مطابق فروع پر تقسیم کیا گیا۔

④ قوتِ قرابت اور ادلاء میں برابر ہوں اور بطونِ اصول میں ذکورت وانوثت کا فرق ہو تو امام محمدؒ کے ہاں صنف اول کی طرح عمل کیا جائے گا۔ جیسے

مسئلہ ۱۰×۲۱ تصح ۲۱۰ [illegible] — مضروب ۲۱

عم	عم	عم	عم	عم
بنت	بنت	بنت	ابن	ابن
		۶		۴
ابن	ابن	ابن	بنت	بنت
		۶×۲۱=۱۲۶		۴×۲۱=۸۴

بنت	بنت	ابن	ابن	بنت
	۶۳۰ = ۷×۹۰	۲۵۲ = ۷×۳۶	۷×۵۶ / ۳۹۲	۷×۲۸ / ۱۹۶
ابن ۲	بنت ۳	بنت ۱	بنت	ابن ۱
۳۶۰	۲۷۰	۲۵۲	۳۹۲	۱۹۶
(فی ابن ۱۸۰)	(فی بنت ۹۰)			

صنفِ اوّل میں لکھی گئی تفصیل کے مطابق اس نقشے کو سمجھا جائے۔

جہت قرابت مختلف ہو: جب درجہ قرابت میں برابر ہوں اور جہت قرابت میں مختلف ہوں یعنی بعض جانب اب سے ہوں اور بعض جانب ام سے تو تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ جو ورثہ باپ کی جانب سے ہیں ان کا الگ طائفہ بنا لیا جائے اور جو ماں کی جانب سے ہیں ان کا الگ طائفہ بنا لیا جائے۔ طائفہ اب کو ثلثان اور طائفہ ام کو ثلث دے کر ہر طائفے کا حصہ اس کے کنارے پر لکھ دیا جائے۔ اب ہر طائفے کے سہام اس کی فروع کی طرف منتقل کیے جائیں۔ اور فروع کی طرف منتقل کرتے ہوئے درج ذیل امور کی رعایت کی جائے۔

(الف): طائفہ اب اور طائفہ ام دونوں کو الگ، الگ تصور کیا جائے گا۔ ایک طائفے کا دوسرے سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ ایک طائفہ کے اقوی کی وجہ سے دوسرے طائفے کا اضعف محروم نہیں ہوگا۔ ایسے ہی ایک طائفے کے ولدالوارث کی وجہ سے دوسرے طائفے کا ولدغیرالوارث محروم نہیں ہوگا۔

(ب): ہر طائفے کے سہام فروع کی طرف منتقل کرتے ہوئے قوتِ قرابت کی وجہ سے ترجیح ہوگی۔ یعنی ایک طائفے کے عینی کی وجہ سے اسی طائفے کا علاتی اور خیفی محروم ہوگا اور علاتی کی وجہ سے خیفی محروم ہوگا۔ اگر قوتِ قرابت میں برابر ہوں تو اولاد کی وجہ سے ترجیح ہوگی یعنی ایک طائفے کے ولدالوارث کی وجہ سے ولدغیرالوارث محروم ہوگا۔

(ج): ہر طائفے کے سہام بطونِ اصول میں تقسیم کرتے ہوئے ذکورت اور انوثت کا اعتبار اس بطن سے ہوگا اور تعداد فروع سے معتبر ہوگی۔ جیسے:

مسئلہ ۳×۵ تصـ ۱۵×۷ تصـ ۱۰۵ — مضروب ⑤ ⑦

①	②	③	④	⑤	⑥	⑦	⑧
عمہ علّیہ	عم عینی	عم عینی	عم عینی	خالہ علّیہ	خالہ علّیہ	خال علّی	خال عینی
			۵×۲ / ۱۰				۵×۱ / ۷×۵ / ۳۵
ابن م	ابن ۴	ابن ۴	ابن ۲	بنت ۵	ابن ۲۰	بنت ۱۰	بنت م
ابن ۲ م	بنت ۲ ۷×۴ / ۲۸	بنت ۲ ۷×۴ / ۲۸	بنت ۷×۲ / ۱۴	ابن ۵	ابن ۲ ۲۰ + ۱۰ / ۳۰ (فی ابن ۱۵)		ابن م

درج ذیل ملاحظات سامنے رکھ کر اس نقشے پر غور کیا جائے۔

① کل آٹھ ورثہ ہیں جو درجۂ قرابت میں برابر ہیں۔ پہلے چار طائفۂ اب ہے اور آخری چار طائفۂ ام ہے۔

② ۳ مخرج بناکر طائفۂ اب کو ثلثان یعنی ۲ اور طائفۂ ام کو ثلث یعنی ایک دیا گیا۔

③ طائفۂ اب کے سہام فروع میں اس طرح تقسیم ہوئے کہ قوتِ قرابت کی وجہ سے عمۂ علّیہ کا ابن محروم ہوا۔ باقی تین ابن میں سے دو کی فرع دو ہیں اور آخری کی فرع ایک ہے۔ کل پانچ ہوئے۔ پانچ کو مضروب بناکر تصحیح کی گئی۔ اب مخرج ۱۵ ہوا۔ طائفۂ اب کے سہام ۱۰ اور طائفۂ ام کے ۵ ہو گئے۔ طائفۂ اب کے ۱۰ سہام اس کی فروع میں تقسیم ہوئے۔ ان میں سے نمبر۲ اور نمبر۳ کو چار، چار سہام ملے اس لئے کہ ان کی فرع دو، دو ہیں اور نمبر۴ والے ابن کو ۲ ملے اس لئے کہ اس کی فرع ایک ہے۔ پھر ہر ایک کا حصہ اس کی فرع کی طرف منتقل ہوگیا۔

④ طائفۂ ام کے سہام اس طرح تقسیم ہوئے کہ قوتِ قرابت کا اعتبار کرتے ہوئے خال عینی کی بنت محروم ہے۔ باقی کل سات رؤس بنتے ہیں۔ وہ اس طرح: نمبر۵ میں ایک بنت، نمبر۶ میں ابن کی دو فروع ہیں، اس کی وجہ سے دو ابن شمار ہوگا، پھر "للذکر مثل حظ الأنثیین" کی وجہ سے چار رؤس شمار ہوئے اور نمبر۷ میں بنت کے دو فروع ہونے کی وجہ سے دو شمار ہوئے۔ کل سات رؤس ہو گئے، جبکہ سہام پانچ ہیں۔ اب سات کو مضروب بناکر دوبارہ تصحیح کی گئی۔ اب طائفۂ ام کے سہام ۳۵ ہو گئے۔ ان میں ۵ نمبر۵ کو ملے

tooba-e-library.blogspot.com

اور ۲۰ نمبر ۹ کو اور ۱۰ نمبر ۷ کو ملے. پھر نمبر ۵ کے پانچ سہام اس کی فرع کی طرف منتقل ہو گئے. اور نمبر ۶ اور ۷ کے (۲۰+۱۰)، تیس سہام ان دونوں کی فرع میں دو ابن ہیں ان کو منتقل ہو گئے. ہر ایک کو ۱۵ سہام حاصل ہوئے.

مشق نمبر ۲۰

تخریج کریں.

(۱) میت

زوج	بنت البنت	عمہ

میت

زوجہ	خالہ خیفیہ

(۲) میت

زوج	خال عینی

(۴) میت

زوج	خال	بنت الخال

(۵) میت

زوج	بنت العم	ابن بنت العم

(۶) میت

عم علاتیہ	عم خیفیہ

(۷) میت

بنت الخال العینی	بنت الخال العلاتی

(۸) میت

بنت ابن العم العینی	بنت بنت العم العینی

(۹) میت

ابن بنت العم العینی	بنت ابن العم العینی

(۱۰) میت

العم العلاتی	العم العلاتی	العم العلاتی
بنت	بنت	بنت
ابن	ابن	ابن
بنت	بنت	بنت

(۱۱) میت

خال خیفی	خال خیفی	خال خیفی
بنت	بنت	بنت
ابن	ابن	بنت

(۱۲) میت

خالہ عینیہ	خالہ عینیہ	خالہ عینیہ	خالہ عینیہ
بنت	بنت	بنت	ابن
بنت	بنت	ابن	بنت
ابن (۳)	بنت ۲	بنت	ابن ۴

(۱۳) میت

عم عینیہ	عم عینیہ	عم علاتیہ	خال علاتی	خال خیفی
بنت	بنت	ابن	ابن	بنت
بنت	بنت	بنت	ابن	بنت

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب "مناسخہ" نمبر(۷)

"مناسخہ" کا معنی یہ ہے کہ میت کا ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے ورثہ میں سے کوئی شخص مر جائے اور اس کا حصّہ اس کے ورثہ کی طرف منتقل ہو جائے۔ یہ صورتِ حال عموماً اس وقت پیش آتی ہے جب کسی کی میراث تقسیم کرنے میں تاخیر ہو جائے تو ورثہ میں سے ایک یا زیادہ وارثوں کا انتقال ہو جاتا ہے اور ان کا حصّہ ان کے ورثہ میں تقسیم کرنا پڑتا ہے۔

مناسخے کا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کا سب سے پہلے انتقال ہوا ہے اس کو "مورثِ اعلیٰ" کہتے ہیں پہلے اس کے ورثہ لکھ کر مسئلہ مکمل حل کیا جائے۔ عول، رد، تصحیح وغیرہ جس عمل کی ضرورت ہو وہ کیا جائے۔ مناسخہ میں ہر وارث کا نام لکھنا چاہیئے۔ جس کا انتقال مورثِ اعلیٰ کے بعد سب سے پہلے ہوا ہے اس کے نیچے اس طرح ل نشان کھینچ دیا جائے۔

اب مورثِ اعلیٰ کے مسئلے کے نیچے تھوڑی سی جگہ چھوڑ کر میت ثانی کے ورثہ لکھ کر اس کو بھی پورا حل کیا جائے۔ عول، رد، تصحیح جس عمل کی ضرورت ہو وہ کیا جائے۔ اس کے بعد میتِ ثانی کو مورثِ اعلیٰ کے ترکہ سے جو حصّہ ملا تھا وہ بائیں جانب "مف" کا نشان بنا کر اس کے اُوپر لکھ دیا جائے۔ یہ "مافی الید" کا نشان ہے۔ اب دوسرے مسئلے کے مخرج اور مافی الید کی نسبت دیکھی جائے۔ یہاں چاروں نسبتوں کا قاعدہ لکھا جاتا ہے۔ جو نسبت ہو قاعدے کے مطابق اسی کا عمل کیا جائے۔

توافق اور تداخل: دوسرے مسئلے کے مخرج اور مافی الید میں توافق یا تداخل ہو تو مخرج اور مافی الید دونوں کا وفق لے لیا جائے۔ مخرج کے وفق سے پہلے مسئلے کے مخرج کو ضرب دے کر مبلغ کو مخرج کے اوپر لکھ دیا جائے۔ یہ مبلغ دونوں مسئلوں

کا مخرج ہوگا۔ پھر اسی (دوسرے مسئلے) کے مخرج کے وفق سے پہلے مسئلے کے تمام سہام کو ضرب دی جائے، مگر میت ثانی جس کا انتقال ہو چکا ہے۔ جس پر ل کا نشان لگا دیا گیا تھا اس کے حصے کو ضرب نہیں دی جائے گی۔ اور مافی الید کے وفق سے دُوسرے مسئلے کے تمام سہام کو ضرب دی جائے۔

تباین: اگر دوسرے مسئلے کے مخرج اور مافی الید میں تباین ہو تو مخرج اور مافی الید دونوں کا کل لے کر اسی طرح ضرب کا عمل کیا جائے جو اوپر لکھا گیا۔

تماثل: اگر دُوسرے مسئلے کے مخرج اور مافی الید میں تماثل ہو تو کسی عمل کی ضرورت نہیں ہوگی۔ پہلے مسئلے کا مخرج ہی دونوں مسئلوں کے لئے کافی ہوگا

پھر میت ثانی کے بعد جس وارث کا انتقال ہوا ہے۔ جہاں، جہاں اس کا حصہ ہو وہاں حسبِ سابق نشان لگا دیا جائے اور میت ثالث کے ورثہ لکھ کر اس کی تخریج کی جائے۔ اور جہاں، جہاں اس کو حصہ ملا ہوا ہے وہ تمام جمع کر کے مافی الید قرار دیا جائے اس کے بعد مخرج اور مافی الید میں نسبت دیکھ کر ضرب کا عمل کیا جائے۔ اب تیسرے مخرج کے وفق یا کل سے اوپر دونوں مسئلوں کے سہام کو ضرب دی جائے گی۔ اس کے بعد اگر اور کسی وارث کا انتقال ہوا ہو تو اسی طرح عمل کرتے جائیں۔

آخر میں "الاحیاء" کا لمبا خط کھینچ کر اس کے نیچے تمام زندہ ورثہ کے نام لکھے جائیں۔ اور ہر ایک کے سہام اس کے نام کے نیچے لکھ دیئے جائیں۔ اگر کسی کو کئی جگہ سے حصہ ملا ہو تو جمع کر کے مجموعہ لکھا جائے اور آخری مخرج جو بنا ہے اسکو "مبلغ" کا لفظ لکھ کر اسکے سامنے لکھ دیا جائے۔

مثال: ①

مسئلہ ۶ — مورث اعلیٰ

زوج (حمید)	ام (فاطمہ)	عم (خالد)
نصف	ثلث	ع
۳	۲	۱

مسئلہ ۳ — مف ۳ — زوج (حمید)

ابن (لطیف)	ابن (احمد)	ابن (عمران)
۱	۱	۱

toobaa-elibrary.blogspot.com

الأحیاء مبلغ ۶

فاطمہ	خالد	لطیف	احمد	عمران	
۲	۱	۱	۱	۱	کل ⑥

یہاں میت ثانی کا مخرج اور مافی الید دونوں ۳ ہیں، تماثل ہونے کی وجہ سے ضرب کی ضرورت نہیں، پہلے مسئلے کا مخرج یعنی ۶ دونوں مسئلوں کے لئے کافی ہے۔

مثال: ②

مسئلہ ۶×۵ تصح ۳۰ — مورث اعلیٰ

زوج (حمید)	ام (فاطمہ)	عم (خالد)
۳	۲×۵ / ۱۰	۱×۵ / ۵

مسئلہ ۵ مف ③ — حمید

ابن لطیف	ابن احمد	ابن عمران	ابن عثمان	ابن حسان
۱×۳ / ۳	۱×۳ / ۳	۱×۳ / ۳	۱×۳ / ۳	۱×۳ / ۳

الأحیاء مبلغ ۳۰

فاطمہ	خالد	لطیف	احمد	عمران	عثمان	حسان	
۱۰	۵	۳	۳	۳	۳	۳	کل ۳۰

یہاں مافی الید اور مخرج ثانی میں تباین ہے۔ مخرج ثانی کے کل یعنی ۵ سے مخرج اول اور اس کے سہام کو ضرب دی گئی اور مافی الید کے کل یعنی ۳ سے میت ثانی کے سہام کو ضرب دی گئی۔

مثال: ③

مسئلہ ۶×۲ تصح ۱۲ — مورث اعلیٰ

زوج (احمد)	ام (مریم)	عم (کلیم)
۳	۲×۲ / ۴	۱×۲ / ۲

مسئلہ ۶ مف ③ — احمد

۶ بیٹے
۶×۱ / ۶

الأحیاء

مریم	کلیم	۶ بیٹے	
۴	۲	۶	= کل میزان

یہاں ۶ اور ۳ میں تداخل ہے۔ ۶ کے وفق ۲ سے مخرج اول اور اس سہام کو ضرب دی گئی اور ۳ کے وفق ا سے میت ثانی کے سہام کو ضرب دی گئی۔

مثال: ④

مسئلہ ۲×۱۲ تص ۲۴×۴ تص ۹۶ — مورث اعلیٰ

زوج (احمد)	بنت (فاطمہ)	ام عائشہ	عم کریم
ربع	نصف	سدس	ع
۳	۲×۶ / ۱۲	۲×۲ / ۴	۲×۱ / ۴×۲ / ۸

مسئلہ ۶ — مف ③ — ثانی (احمد)

بنت فاطمہ	ام حمیدہ	اب کلیم
نصف	سدس	سدس ع
۱×۳ / ۳	۱×۱ / ۴×۱ / ۴	۱ + ۱ / ۱×۲ / ۴×۲ / ۸

مسئلہ ۴ — مف ④ — ثالث عائشہ

زوج (خالد)	ابن سلیم
ربع	ع
۴×۱ / ۴	۴×۳ / ۱۲

مسئلہ ۴ — مف ⑮ — رابع فاطمہ

زوج (لطیف)	بنت (ہندہ)	ع	ابن (فہیم)
ربع		۳	
۱۵×۱ / ۱۵	۱۵×۱ / ۱۵		۱۵×۲ / ۳۰

الاحیاء — مبلغ ۹۶

کریم	حمیدہ	کلیم	خالد	سلیم	لطیف	ہندہ	فہیم
۸	۴	۸	۴	۱۲	۱۵	۱۵	۳۰

کل میزان = ۹۶

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب نمبر (۸)
حمل کا بیان

حمل کے بارے میں کئی باتیں جاننا ضروری ہیں۔

① شرائطِ توریث حمل: حمل کے وارث ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں۔ ایک یہ کہ اگر حمل مورث یعنی میت کی زوجہ حاملہ کا ہے تو اس حمل کی ولادت اتنی مدت کے اندر ہو کہ اس کا نسب مورث سے ثابت ہو سکے۔ ثبوتِ نسب کے قواعد کی تفصیل کا یہاں موقعہ نہیں۔ کتب فقہ کے "باب ثبوت النسب" میں اس کی تفصیل مذکور ہوتی ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ حمل ماں کے پیٹ سے اکثر زندہ باہر آجائے۔ اکثر کا مطلب یہ ہے کہ سیدھا پیدا ہو تو سینہ نکلنے تک زندہ ہو اور اگر پاؤں کی جانب سے پیدا ہو تو ناف نکلنے تک زندہ ہو۔ اگر اس سے پہلے مر جائے تو وارث نہیں ہوگا۔

② ولادت کی انتظار کا حکم: حمل کے کئی حالات ہوتے ہیں۔ کبھی وارث ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا، پھر اگر مذکر ہوگا تو اس کا حصہ اور ہوگا۔ مؤنث ہوگا تو اس کا حصہ اور ہوگا، پھر اس کی وجہ سے دوسرے ورثہ پر اثر بھی مختلف طریقوں سے پڑتا ہے۔ کبھی حمل دوسرے وارث کے لئے حاجب ہوگا کبھی نہیں ہوگا۔ ایسے ہی حمل کے مذکر ہونے کی حالت میں دوسرے ورثہ کے سہام اور ہوں گے اور مؤنث ہونے کی حالت میں سہام اور ہوں گے۔ اگر حمل زندہ پیدا ہوا تو دوسرے ورثہ کے احکام اور ہوں گے اور اگر مردہ پیدا ہوا تو دوسرے ورثہ کا حکم اور ہوگا۔

چونکہ حمل اور اس کے ہوتے ہوئے دیگر ورثہ کے حالات مختلف ہوتے ہیں، اس لئے اولیٰ یہ ہے کہ تقسیم ترکہ کے لئے حمل کی ولادت کا انتظار کر لیا جائے۔ حمل کی ولادت کے بعد صحیح صورتِ حال سامنے آنے کے بعد ترکہ تقسیم کیا جائے۔ لیکن حنفیہ کے ہاں انتظار کرنا ورثہ

پر واجب نہیں۔ تمام ورثہ بخوشی انتظار پر راضی ہوں تو بہتر ہے ورنہ کسی کو انتظار پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ اگر ورثہ انتظار پر آمادہ نہ ہوں اور وہ فوراً تقسیم چاہیں تو ترکہ تقسیم کر دیا جائے گا۔ جس کا طریقہ آگے آرہا ہے۔

توریثِ حمل کا طریقہ: اگر حمل کی ولادت کا انتظار کئے بغیر ترکہ تقسیم کرنا ہو تو مسئلے کی تخریج کا طریقہ کیا ہوگا؟ اس سے پہلے تین اصولی باتیں ذہن نشین ہونا ضروری ہیں، پہلے وہ تین باتیں، اس کے بعد تخریج کا طریقہ لکھا جاتا ہے۔

① ـــــ حمل کی کتنی تعداد فرض کر کے ترکہ تقسیم کیا جائے؟ اِس سلسلے میں ائمہ کا اختلاف ہے، خود ائمہ حنفیہ سے بھی مختلف روایات مروی ہیں، لیکن مفتیٰ بہ قول یہی ہے کہ حمل کو ایک فرض کر کے ترکہ تقسیم کیا جائے، لیکن زندہ ورثہ سے اس بات پر کفیل لیا جائے گا کہ اگر حمل کی تعداد ایک سے زیادہ ہوئی تو ورثہ کو جو سہام ملے ہیں ان میں کمی کر کے زائد تعداد کا حصہ پورا کیا جائے گا۔

② ـــــ حمل کو مذکر یا مؤنث فرض کر کے دونوں صورتوں میں ترکہ تقسیم کر کے دیکھا جائے گا۔ دو صورتوں میں سے جو حالت حمل کے لئے بہتر ہو فی الحال اس کا اعتبار کر کے تقسیم کر دیا جائے گا۔ اور حمل کا حصہ محفوظ کر لیا جائے گا۔ مثلاً ذکورت یا انوثت ایک صورت میں حمل وارث بنتا ہے اور ایک میں محجوب ہوتا ہے تو اس کو وارث سمجھ کر ترکہ تقسیم کیا جائے گا۔ اور اگر دونوں صورتوں میں وارث تو ہو، مگر ذکورت یا انوثت میں سے ایک صورت میں حصہ زیادہ ہو اور دُوسری صورت میں حصہ کم ہو تو جس صورت میں حصہ زیادہ بنتا ہے اس کا اعتبار کر کے ترکہ تقسیم کیا جائے گا۔

③ ـــــ حمل کے علاوہ دُوسرے ورثہ میں سے ہر ایک کے لئے ذکورت یا انوثت میں جس صورت میں حالت ادنیٰ ہو اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ لہٰذا اگر ایک صورت میں وارث ہوتا ہے اور دُوسری صورت میں محجوب ہوتا ہے تو محجوب قرار دے کر ترکہ تقسیم کیا جائے گا۔ اور اگر ایک صورت میں حصہ زیادہ ہو اور دُوسری صورت میں کم ہو تو فی الحال کم حصہ دے کر باقی ولادت تک محفوظ رکھا جائے گا۔

خلاصہ: تینوں باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ حمل کو ایک فرض کر کے حمل کے لئے احسن الحالین کا اور دیگر ورثہ کے لئے اسوء الحالین کا اعتبار کیا جائے گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تخریج کا طریقہ: سب سے پہلے حمل کی ذکورت یا انوثت دونوں اعتبار سے مسئلہ حل کر کے عول، رد، تصحیح وغیرہ جس کی ضرورت ہو اس کا عمل کر کے ہر ایک کا حصہ معلوم کیا جائے۔

اس کے بعد باعتبار ذکورت و انوثت جو دو مسئلے بنائے گئے ہیں ان دونوں کے مخرج کو متحد کیا جائے۔ متحد کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں مخرجوں میں نسبت دیکھی جائے، تداخل یا توافق ہو تو دونوں کا وفق لے لیا جائے اور اگر تباین ہو تو دونوں کا کل لے لیا جائے اور ایک مسئلہ کے کل کو (بصورت تباین) یا وفق کو (بصورت تداخل یا توافق) دوسرے مسئلے کے کل میں ضرب دی جائے۔ ضرب سے جو مبلغ حاصل ہوگا یہ دونوں کا مشترکہ مخرج ہوگا۔ اگر دونوں مسئلوں کے مخرج میں تماثل ہو تو ضرب کی ضرورت ہی نہیں ہوگی۔

اس کے بعد ہر مسئلے کے سہام کو دوسرے مسئلے کے مخرج کے وفق (بصورت تداخل و توافق) یا کل (بصورت تباین) سے ضرب دی جائے۔

اس کے بعد حمل کے علاوہ ورثہ میں سے ہر ایک کا حصہ دونوں صورتوں میں سے جس صورت میں کم ہو وہ دیدیا جائے۔ باقی تمام سہام حمل کی ولادت تک محفوظ کر لئے جائیں۔

جب حمل کی ولادت ہوگی تو تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ حیًا پیدا ہو اور مذکر ہو۔

۲۔ حیًا پیدا ہو اور مؤنث ہو۔

۳۔ میتًا پیدا ہو۔

اگر حمل مذکر پیدا ہوا تو حمل کے ذکورت کے اعتبار سے جو سہام بنتے ہیں وہ اس کو دیدیئے جائیں۔ دیگر ورثہ کے بارے میں دیکھا جائے ان میں سے اگر کسی کو اتنے ہی سہام پہلے ملے تھے جو حمل کی ذکورت کے اعتبار سے ان کو ملنے تھے تو اس کے سہام پورے ہو گئے۔ اگر اس سے کم ملے تھے تو اس کے سہام پورے کر دیئے جائیں۔

اگر حمل مؤنث پیدا ہو تو انوثت کے اعتبار سے جتنے سہام حمل کے بنتے ہیں اس

کو دے دیئے جائیں اور دیگر ورثہ کے انوثت کے اعتبار سے جو سہام بنتے ہیں وہ پورے کر دیئے جائیں۔

اگر حمل میتاً پیدا ہوا تو حمل کو کالعدم شمار کر کے دیکھا جائے کہ اب ہر ایک کا کتنا حصّہ بنتا ہے؟ پھر سابقہ مخرج جو دونوں مخرجوں کو متحد کر کے بنایا گیا تھا اس مخرج میں سے وہ حصّہ پورا کر دیا جائے۔ اس کی مثال یہ ہے:۔

مسئلہ $\frac{24 \times 3}{72 \times 3}$ تصح 216 — مضروب ③

	زوجہ	بنت	حمل (ابن)	ام	اب
باعتبار ذکورتِ حمل	ثمن	ع (بنت و حمل)		سدس	سدس
	3	13		4	4
	×3	×3		×3	×3
	9	39		12	12
		13	26		
	×3	×3	×3	×3	×3
	27	39	78	36	36

مسئلہ $\frac{27}{24}$

	زوجہ	بنت	حمل (بنت)	ام	اب
باعتبار انوثتِ حمل	ثمن	ثلثان (بنت و حمل)		سدس	سدس ع
		16			
	3	8	8	4	4
	×8	×8	×8	×8	×8
	24	64	64	32	32

فی الحال ہر وارث کو اقل حصّہ دیکر باقی ولادت تک موقوف کر دیا جائے گا۔ لہٰذا زوجہ کو ۲۴، بنت کو ۳۹، ام کو ۳۲ اور اب کو بھی ۳۲ سہام دیئے جائیں گے۔ باقی ۸۹ سہام موقوف رکھے جائیں۔ پھر اگر حمل مذکر پیدا ہو تو ۸، سہام اس کو دیئے جائیں گے۔ حمل کی ذکورت میں زوجہ ۲۷ سہام کی مستحق ہوگی۔ پہلے اس کو ۲۴ ملے تھے مزید ۳ سہام دے

کر اس کے ۲۷ سہام پورے کر دیئے جائیں گے۔ بنت ۳۹ سہام کی مستحق ہے جو اس کو مل چکے ہیں۔ ام اور اب دونوں بصورتِ ذکورت حمل ۳۶ سہام کے مستحق ہیں، جبکہ ۳۲ ملے تھے۔ لہٰذا چار، چار سہام ان کو مزید دیئے جائیں گے۔ اب موقوفہ سہام اس طرح پورے ہو گئے۔

حمل	زوجہ	ام	اب	مجموعہ میزان
۷۸ +	۳ +	۴ +	۴ =	۸۹

اگر حمل مؤنث پیدا ہوا تو ۶۴ سہام اس کو دیئے جائیں گے۔ حمل کے مؤنث ہونے کی صورت میں زوجہ ۲۴ سہام کی اور ام اور اب ۳۲ سہام کے مستحق ہیں اور ان تینوں کو اتنے سہام مل چکے ہیں۔ بنت ۶۴ کی مستحق ہے، جبکہ اس کو ۳۹ ملے ہیں، لہٰذا ۶۴ سہام پورے کرنے کے لئے اس کو ۲۵ سہام اور دیئے جائیں گے۔ اب ۸۹ موقوفہ سہام کی تقسیم اس طرح ہوتی ہے۔

حمل	بنت	میزان
۶۴ +	۲۵ =	۸۹

اگر حمل مردہ پیدا ہوا تو سہام اس طرح تقسیم ہوں گے۔

زوجہ : ۲۱۶ ÷ ۸ = ۲۷

بنت : ۲۱۶ ÷ ۲ = ۱۰۸

ام : ۲۱۶ ÷ ۶ = ۳۶

اب: ۲۱۶ ÷ ۶ = ۳۶

مجموعہ : ۲۰۷

بقایا : ۹ یہ باپ کو عصوبت کی وجہ سے ملیں گے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ حمل کے مُردہ ہونے کی حالت میں زوجہ ثمن کی ہی مستحق ہے مخرج یعنی ۲۱۶ کو ۸ پر تقسیم کرنے سے ثمن نکل آیا جو کہ ۲۷ سہام ہیں۔ بنت چونکہ ایک رہ

گئی ہے وہ نصف کی مستحق ہے ۲۱۶ کو ۲ پر تقسیم کرنے سے ۱۰۸ نصف ہوا۔ ام اور اب سدس کے مستحق ہیں۔ ۲۱۶ کو ۶ پر تقسیم کرنے سے سدس ۳۶ ظاہر ہوا۔ اسی طرح ۹ سہام باقی بچے جو عصبہ ہونے کی وجہ سے اب کو مل گئے۔

مثال (۲) : بطور نمونہ کے ایک مثال اور حل کی جاتی ہے۔ تمرین میں دیئے گئے سوالات اسی نمونے کے مطابق حل کیے جائیں۔

سوال : میت نے زوجہ حاملہ، ام اور اب کو چھوڑا۔

جواب : ۲۴

زوجہ	حمل (ابن)	ام	اب	
ثمن	ع	سدس	سدس	بصورتِ ذکورتِ حمل
۳	۱۳	۴	۴	

۲۴

زوجہ	حمل (بنت)	ام	اب	
ثمن	نصف	سدس	سدس ع	بصورتِ انوثتِ حمل
۳	۱۲	۴	۴ + ۱ = ۵	

فی الحال،	زوجہ	ام	اب	کل	موقوفہ سہام
	۳	+ ۴	+ ۴	= ۱۱	۱۳

موقوفہ سہام کی تقسیم بصورتِ ذکورتِ حمل :

حمل
۱۳

موقوفہ سہام کی تقسیم بصورتِ انوثتِ حمل :

حمل	اب	میزان
۱۲	+ ۱	= ۱۳

toobaa-elibrary.blogspot.com

موقوفہ سہام کی تقسیم بصورت موت:

زوجہ کے لئے ربع = ۲۴ ÷ ۴ = ۶

ام کے لئے سدس = ۲۴ ÷ ۶ = ۴

اب کے لئے سدس = ۲۴ ÷ ۶ = ۴

مجموعہ: ۱۴

بقایا: ۱۰ اب کو عصوبۃ کی وجہ سے ملیں گے۔

مشق نمبر ۲۱

(۱) میت نے ایک بھائی، ایک بہن، حاملہ ماں اور باپ کو چھوڑا۔

(۲) میت نے زوجہ، بنت الابن، بیٹے کی حاملہ بیوی (بہو) اور ام کو چھوڑا۔

(۳) میت نے حقیقی بھائی، اب، حاملہ ماں کو چھوڑا، لیکن ماں میت کے باپ کے علاوہ دوسرے شخص سے حاملہ ہے۔

(۴) میت نے زوجہ، بیٹے کی حاملہ بیوی اور اخت عینیہ کو چھوڑا۔

(۵) میت نے حاملہ بیوی، بنت اور ام کو چھوڑا۔

(۶) میت نے حاملہ بیوی، بنت الابن اور حاملہ ماں کو چھوڑا لیکن ماں میت کے باپ کے علاوہ سے حاملہ ہے۔

(۷) میت نے چچا، بھائی کی حاملہ بیوی، بنت اور ام کو چھوڑا۔

ایک ضروری وضاحت: حمل کی موت کی صورت میں تقسیم سہام کا جو طریقہ لکھا گیا ہے اس پر عمل اس صورت میں آسان ہے جبکہ مسئلے میں عول یا رد نہ ہو۔ اگر مسئلے میں عول یا رد ہو تو اس پر عمل مشکل ہے۔ اس لئے کہ عول کی صورت میں ذوی الفروض کو پورا حصہ نہیں

fcobaa-elibrary.blogspot.com

مل رہا ہوتا، بلکہ ہر ایک کے حصے میں کچھ کمی واقع ہوتی ہے۔ اور رد کی صورت میں ہر ایک کے حصے میں کچھ اضافہ ہوجاتا ہے۔

مثال ①:

مسئلہ ۸×۴ تص ۳۲ باقی ۴

زوجہ	بنت	~~حمل~~	ام
ثمن	نصف		سدس
۱×۴	۳×۷		۱×۷
۴	۲۱		۷

اس مثال میں حمل کو میت شمار کرتے ہوئے کالعدم قرار دے کر مسئلہ حل کریں تو رد کی ضرورت پیش آتی ہے۔ رد کی وجہ سے بنت کو نصف سے زائد مل رہا ہے اس لئے کہ ۳۲ کا نصف ۱۶ ہے، جبکہ اس کو ۳۲ میں سے ۲۱ سہام مل رہے ہیں۔ ایسے ہی ام کو سدس سے زائد مل رہا ہے۔ اس لئے ۳۲ کا سدس ۳۳،۵ تقریباً ہے۔ جبکہ اس کو ۳۲ میں سے ۷ سہام ملے ہیں۔ اب مشکل یہ ہے کہ حمل کی موت کی صورت میں بنت کو مخرج کا نصف اور ام کو مخرج کا سدس نہیں دیا جاسکتا۔

مثال (۲)

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳

زوج	بنت	بنت	~~حمل الام~~	ام
ربع	ثلثان			سدس
۳	۸			۲

یہاں حمل کی عدم موجودگی میں بھی مسئلے میں عول ہے۔ اب زوج کو ۱۳ میں سے ۳ سہام مل رہے ہیں جو کہ ربع سے کم ہے۔ اور دونوں بنات کو ۱۳ میں سے ۸ سہام مل رہے ہیں جو کہ ثلثان سے کم ہے اور اسی طرح ام کو ۱۳ میں سے ۲ سہام رہے ہیں جو کہ سدس سے کم ہے۔ اب عول کی صورت میں بھی یہی مشکل ہے کہ زوج کو مخرج کا ربع اور بنات کو مخرج کا ثلثان اور ام کو مخرج کا سدس نہیں دے سکیں گے۔ اس لئے کہ ان سب کا حصہ کم ہوچکا ہے۔

اس سے اتنی بات واضح ہوگئی کہ رد یا عول کی صورت میں بصورتِ موتِ حمل حمل کے علاوہ باقی ورثہ کے سہام نکالنا عامی کے لئے مشکل ہے۔ اس لئے ایسی صورت میں درج ذیل

toobaa-elibrary.blogspot.com

طریقے سے مسئلہ حل کیا جائے تو بہتر ہے۔

تین طرح مسئلہ حل کیا جائے۔ ایک بصورت ذکورتِ حمل، دُوسرا بصورت انوثتِ حمل اور تیسرا بصورتِ موتِ حمل۔ پھر مناسخے کے طریقے کے مطابق تینوں کا مخرج متحد کرلیا جائے ہر ایک کو تینوں میں سے اقل دے دیا جائے اور باقی سہام موقوف رکھے جائیں۔ پھر جو صورت ظاہر ہو اسی کے مطابق عمل کرلیا جائے۔

اب مذکورہ مثال کو بطور نمونہ کے حل کیا جاتا ہے۔

مثال

بصورت انوثتِ حمل — مسئلہ ۵×۸، تصح ۱۸×۴۰، تصح ۴×۷۲۰، تصح ۲۸۸۰ — مضروب ۵

زوجہ	بنت	حمل (بنت)	ام
ثمن	عصبات (۷×۴ / ۲۸)		سدس
۵×۱			۷×۱
۱۸×۵	۱۸×۱۴	۱۸×۱۴	۱۸×۷
۴×۹۰	۴×۲۵۲	۴×۲۵۲	۴×۱۲۶
۳۶۰	۱۰۰۸	۱۰۰۸	۵۰۴

بصورت ذکورتِ حمل — مسئلہ ۳×۲۴، تصح ۷۲ — مضروب ۳

زوجہ	بنت	حمل (ابن)	ام
ثمن	ع (۳×۱۷ / ۵۱)		سدس
۳×۳			۳×۴
۱۰×۹	۱۰×۱۷	۱۰×۳۴	۱۰×۱۲
۴×۹۰	۴×۱۷۰	۴×۳۴۰	۴×۱۲۰
۳۶۰	۶۸۰	۱۳۶۰	۴۸۰

بصورت موتِ حمل — مسئلہ ۴×۸، تصح ۳۲، باقی — مضروب ۴

زوجہ	بنت	ام
۴×۱	۷×۳	۷×۱
۹۰×۴	۹۰×۲۱	۹۰×۷
۳۶۰	۱۸۹۰	۶۳۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

فی الحال تقسیم:

زوجہ	بنت	ام	کل تقسیم شدہ سہام	موقوفہ سہام
۳۶۰	۶۸۰	۴۸۰ =	۱۵۲۰	۱۳۶۰

موقوفہ سہام کی تقسیم بصورتِ ذکورت:

حمل : ۱۳۶۰ ، تمام موقوفہ سہام حمل کو مل گئے اور دیگر ورثہ کے سہام پہلے ہی مکمل وصول ہو چکے ہیں۔

موقوفہ سہام کی تقسیم بصورت انوثت:

حمل	بنت	ام	
۱۰۰۸	۳۲۸	۲۴ =	۱۳۶۰

موقوفہ سہام کی تقسیم بصورت موت حمل:

بنت	ام	
۱۲۱۰	۱۵۰ =	۱۳۶۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب "مفقود کا بیان" نمبر (۹)

مفقود سے مُراد ایسا غائب شخص ہے جس کی موت و حیات کا علم نہ ہو۔ مفقود کے تین احکام قابلِ غور ہیں۔

① مفقود کی زوجہ کے احکام۔ یہاں اس کی تفصیل کا محل نہیں۔ اس کے لئے کُتبِ فقہ، خصُوصًا حکیم الامت، مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی ؒ کی کتاب "حیلۂ ناجزہ" کی طرف مراجعت کی جائے۔

② مفقود کے اپنے مال کے احکام۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ مفقود کو اپنے مال کے حق میں زندہ سمجھا جائے گا جب تک دو باتوں میں سے ایک بات نہ پائی جائے یا اس کی موت بینہ سے ثابت ہو جائے، یا مفقود کی عُمر نوّے برس ہو جائے۔ ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک بات کے پائے جانے تک مفقود کو اپنے مال کے حق میں زندہ قرار دینے کا ایک ثمرہ یہ بھی ہوگا کہ اس کا ترکہ اس کے ورثہ میں فی الحال تقسیم نہیں ہوگا جب اس کی موت ثابت ہو جائے گی۔ یا اس کی عمر نوّے برس ہو جائے گی اس وقت اس کی موت کا فیصلہ کیا جائے گا اور اس وقت اس کے جو ورثہ زندہ ہوں گے ان میں ترکہ تقسیم کر دیا جائے گا۔ موت کا فیصلہ ہونے سے پہلے جو ورثہ اِنتقال کر گئے ہوں وہ وارث نہیں ہوں گے۔

③ دُوسروں کے اموال کے بارے میں مفقود کا حکم۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ دُوسروں کے اموال کے بارے میں مفقود کو میت شمار کیا جائے گا، لہٰذا اس کے اقارب میں سے کسی کا اِنتقال ہو تو وہ وارث نہیں ہوگا۔ لیکن مفقود کی موت کا چونکہ علم نہیں، اس لئے یہ احتمال بھی موجود ہے کہ مفقود واپس آجائے اس صورت میں وہ اپنے حصے کا مستحق ہوگا۔ لہٰذا جن لوگوں کا مفقود وارث ہو سکتا ہے ان کا ترکہ تقسیم کرتے ہوئے

مفقود کا حصہ اس کی عمر نوے برس ہونے تک موقوف رکھا جائے گا۔ اس کی تخریج کا طریقہ درج ذیل ہے۔

مفقود کے ہوتے ہوئے تخریج کا طریقہ: میت کے ورثہ میں سے کوئی وارث مفقود ہو تو تخریج کا طریقہ یہ ہے کہ مفقود کے زندہ یا میت ہونے کے اعتبار سے دو مسئلے بنائے جائیں۔ اور ہر مسئلہ مکمل حل کر لیا جائے۔ تصحیح، رد، عول وغیرہ جس عمل کی ضرورت ہو وہ کیا جائے۔ اس کے بعد حمل کے بیان میں بتائے گئے طریقے کے مطابق دونوں مسئلوں کا مخرج متحد کر لیا جائے۔ مفقود کے علاوہ ہر وارث کو دونوں حصوں میں سے اقل دے کر باقی محفوظ کر لیا جائے۔

اب مفقود کی چار حالتیں ہو سکتی ہیں۔

① اگر مفقود کی حیات ظاہر ہو گئی تو وہ اپنا حصہ لے لے گا اور مفقود کی حیات کی صورت میں دوسرے ورثہ میں سے جن کو اقل حصہ ملا تھا وہ پورا کر دیا جائے۔

② اگر یہ ثابت ہو گیا کہ مفقود کی موت واقع ہو چکی ہے اور اس کی موت مورث کی موت کے بعد ہوئی ہے تو بھی مفقود اپنے حصے کا مستحق ہے اور اس کا حصہ اس کے ورثہ کی طرف منتقل کر دیا جائے گا۔ اور دیگر ورثہ کے سہام جو بصورتِ حیاتِ مفقود بنتے ہیں وہ مکمل کر دیئے جائیں گے۔

③ یہ ثابت ہو گیا کہ مفقود مورث سے پہلے مر چکا ہے۔

④ یا اس کی موت و حیات کا علم نہیں ہوا، لیکن مفقود کی عمر نوے برس ہونے کی وجہ سے اس کی موت کا حکم لگا دیا گیا ہے۔

ان دونوں صورتوں میں موقوفہ سہام دوسرے ورثہ پر تقسیم کر دیئے جائیں گے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ مفقود کی موت کی صورت میں ہر وارث کا جو حصہ بنتا ہے، اگر وہ مل گیا تو ٹھیک ورنہ اس کا حصہ پورا کر دیا جائے گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مثال (۱):

۵۶
۴×۲

مسئلہ — مضروب ۴

	زوجہ	اخت عینیہ	ع	اخ عینی (مفقود)
	نصف			
بصورتِ حیاتِ مفقود	۱×۴ / ۴ / ۷ / ۲۸	۲ / ۷× / ۱۴	۱×۴ / ۴	۲ / ۷× / ۱۴

مسئلہ ۸

	زوجہ	اخت عینیہ
	نصف	ثلثان
بصورتِ موتِ مفقود	۳ / ۸× / ۲۴	۴ / ۸× / ۳۲

فی الحال زوجہ کو ۲۴ اور دونوں بہنوں کو ۱۴ سہام دیئے جائیں گے اور باقی ۱۸ سہام موقوف رکھے جائیں گے۔ اگر مفقود اخ عینی واپس آگیا یا مورث کی موت کے بعد اس کی موت ظاہر ہوگئی تو ۱۴ سہام وہ لے گا اور حیاتِ مفقود کی صورت میں زوجہ ۲۸ سہام کی مستحق ہے، جبکہ اس کو ۲۴ ملے تھے، اس لئے اس کے ۲۸ سہام پورے کرنے کے لئے اس کو مزید ۴ سہام دیئے جائیں گے۔ اس طرح ۱۸ موقوفہ سہام تقسیم ہو جائیں گے۔

اگر مفقود کی موت کا حکم لگا دیا گیا تو بصورتِ موتِ مفقود زوجہ کے ۲۴ سہام بنتے ہیں جو اس کو مل چکے ہیں۔ دو بہنوں کے ۳۲ سہام بنتے ہیں جبکہ ان کو ۱۴ ملے تھے۔ موقوفہ ۱۸ سہام ان کو دینے سے ان کے ۳۲ سہام پورے ہو جائیں گے۔

مثال (۲)

۳۶
۱×۳۶
۳×۱۲

مسئلہ — مضروب ۳

	زوج	بنت	ع	ابن (مفقود)	اب
	ربع	۷	ع	۱۴	سدس
بصورتِ حیاتِ مفقود	۳ / ۳× / ۹		۷ / ۳× / ۲۱		۲ / ۳× / ۶

مسئلہ ۱۲

اب	بنت	زوج
سدس	نصف	ربع
ع	۶	۳
۲		
۱		
۳		
×۳	×۳	×۳
۹	۱۸	۹

بصورتِ موت مفقود

فی الحال:

زوج = ۹ ، بنت = ۷ ، اب = ۶ ، موقوفہ سہام = ۱۴

موقوفہ سہام کی تقسیم بصورتِ حیات مفقود: مفقود = ۱۴

موقوفہ سہام کی تقسیم بصورتِ موت مفقود: مجموعہ

بنت ، اب مجموعہ

۱۱ ۳ = ۱۴

مشق نمبر ۲۲

تخریج کریں۔

① مسئلہ
زوج — اخ عینی — اخ عینی (مفقود) — ام

② مسئلہ
زوج — اخ خیفی — اخت خیفیہ — اب (مفقود) — جد

③ مسئلہ
زوجہ — ابن (مفقود) — اخ خیفی — اب

④ مسئلہ
زوجہ — بنت — ابن (مفقود) — اخت عینیہ — اب

⑤ مسئلہ
زوج — بنت — ابن (مفقود) — بنت الابن — ام

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب نمبر (۱۰)

”خنثیٰ کا بیان“

(۱) **خنثیٰ کی توریث:** خنثیٰ کے بارے میں علامات میں غور کر کے اس کو مذکر یا مؤنث قرار دیا جاتا ہے۔ علامات کی تفصیل کُتب فقہ میں مذکور ہے۔ اگر علامات سے اس کے مذکر ہونے کا فیصلہ ہو تو مذکر والا حصہ لے گا، مؤنث ہونے کا فیصلہ ہو تو مؤنث والا حصہ لے گا۔ اگر علامات سے مذکر یا مؤنث ہونے کا فیصلہ نہ ہو سکے تو اس کو ”خنثیٰ مشکل“ کہتے ہیں۔ اس کا میراث میں حکم یہ ہے کہ اس کو ”اسوء الحالین“ دیا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو مذکر اور مؤنث فرض کر کے دونوں طرح مسئلہ بنایا جائے۔ پھر حل میں مذکورہ طریقے کے مطابق دونوں مسئلوں کا مخرج متحد کر لیا جائے اس کے بعد جس صورت میں خنثیٰ کا حصہ کم بنتا ہو اس کے مطابق حصے جاری کر دیئے جائیں۔

یاد رہے کہ خنثیٰ اب، جد، ام، جدہ، زوج یا زوجہ نہیں ہو سکتا۔

مثال (۱):

مسـ ۲

زوج	اخت عینیہ	علاتی خنثیٰ (اخ علاتی)
نصف	نصف	ع
۱	۱	م

مسـ ۶

زوج	اخت عینیہ	علاتی خنثیٰ (اخت علاتیہ)
نصف	نصف	سدس
۳	۳	۱

اس صورت میں مذکر ہونے کی صورت میں محروم اور مؤنث ہونے کی صورت میں وارث ہے، لہٰذا مذکر فرض کیا جائے گا۔

tooba-elibrary.blogspot.com

مثال (۲):

مسئلہ ۲

ابن العم	ولد العم خنثیٰ (ولد العم)
۱	۱

مسئلہ ۱

ابن العم	ولد العم خنثیٰ (بنت العم)
۱	م

اس صورت میں عورت ہونے کی صورت میں محروم اور مذکر ہونے کی صورت میں وارث ہے، لہٰذا مؤنث فرض کیا جائے گا۔

مثال (۳):

مسئلہ ۶×۴ تصح ۲۴

زوج	اخت خیفیہ	خنثیٰ (اخ علاتی)	ام
نصف	سدس	ع	سدس
۳	۱	۱	۱
۴×	۴×	۴×	۴×
۱۲	۴	۴	۴

مسئلہ ۶ عول ۸

زوج	اخت خیفیہ	خنثیٰ (اخت علاتیہ)	ام
نصف	سدس	نصف	سدس
۳	۱	۳	۱
۳×	۳×	۳	۳×
۹	۳	۹	۳

یہاں بصورتِ ذکورت خنثیٰ کو ۴ سہام ملتے ہیں اور بصورتِ انوثت خنثیٰ کو ۹ سہام ملتے ہیں، اس لئے مذکر فرض کر کے پہلے مسئلے کے مطابق سہام تقسیم کیے جائیں گے۔

ضمیمہ

۱۔ مقاسمۃ الجد
۲۔ تخارج
۳۔ تقسیم ترکہ کا طریقہ
۴۔ جن کا وقت وفات معلوم نہ ہو ان کی توریث۔

مقاسمۃ الجد:

کسی مسئلے میں جد اور بہن، بھائی جمع ہوجائیں تو میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ اتنی بات پر اجماع ہے کہ بہن یا بھائی خیفی ہوں تو وہ جد کی وجہ سے محجوب ہوتے ہیں، حقیقی بھائی، بہن یا علاتی بھائی، بہن اور جد موجود ہوں تو اس صورت میں بنیادی طور پر دو قول ہیں۔

(۱) امام ابو حنیفہ کا مفتی بہ قول یہ ہے کہ حقیقی اور علاتی بھائی، بہن بھی جد کی وجہ سے محجوب ہوتے ہیں جد وارث ہوگا اور حقیقی اور علاتی بھائی بہن وارث نہیں ہوں گے۔ صحابہؓ میں سے حضرت ابوبکر اور دوسرے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا یہی مسلک ہے۔

(۲) ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کا مذہب یہ ہے کہ حقیقی اور علاتی بھائی، بہن جد کی وجہ سے محجوب نہیں ہوتے، جد کے ہوتے ہوئے حقیقی اور علاتی بھائی، بہن وارث ہوتے ہیں۔ حضرت زید بن ثابت، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کا یہی مسلک ہے

حاصل یہ ہوا کہ امام ابو حنیفہؒ مقاسمۃ الجد کے قائل نہیں ہیں، ائمہ ثلاثہ اور صاحبین مقاسمۃ الجد کے قائل ہیں۔

جو حضرات جد کے ہوتے ہوئے حقیقی اور علاتی بھائی، بہن کی توریث کے قائل ہیں ان کا آپس میں توریث کے طریقے میں اختلاف ہے۔ توریث کے طریقے میں تین مذاہب

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہیں ایک حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کا ہے، دُوسرا حضرت ابن مسعُود رضی اللہ عنہٗ کا، تیسرا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہٗ کا۔ ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کا عمل حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہٗ کے مذہب پر ہے اس لئے یہاں تینوں طریقوں کی تفصیل نہیں لکھی جائے گی۔ بلکہ حضرت زید بن ثابتؓ کے مذہب کی تفصیل پر اکتفاء کیا جائے گا۔

جد اور حقیقی یا علاتی بھائی، بہنوں کے جمع ہونے کی بُنیادی طور پر دُو صورتیں ہیں۔

(۱) جد کے ساتھ صرف حقیقی یا علاتی بھائی یا بہن ہو ذوی الفروض میں سے اور کوئی نہ ہو۔

(۲) جد کے ساتھ حقیقی یا علاتی بھائی یا بہن کے علاوہ ذوی الفروض میں سے اور وارث بھی موجود ہوں۔

اگر ذوی الفروض میں سے کوئی اور وارث نہ ہو تو جد اور بھائی، بہن دونوں کو وارث بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ دو طرح مسئلہ حل کیا جائے گا۔ ایک مسئلے میں جد کو ایک بھائی فرض کر کے میراث تقسیم کی جائے گی۔ جد کو ایک بھائی فرض کر کے میراث تقسیم کرنا اس کو "مقاسمۃ الجد" کہا جاتا ہے۔ دوسرے مسئلے میں جد کو ثلث دے کر باقی بھائی، بہن کو دیا جائے گا۔ پھر حمل کے بیان میں دو مسئلوں کا مخرج متحد ہونے کا جو طریقہ لکھا گیا ہے اس طریقے کے مطابق مخرج متحد کر لیا جائے۔ دونوں مسئلوں میں سے جس مسئلے میں جد کا حصّہ زیادہ بنتا ہو اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ حاصل یہ کہ دیگر ذوی الفروض کے نہ ہونے کی صورت میں جد کو مقاسمہ اور ثلث میں سے جو اس کے لئے بہتر ہو وہ دیا جائے گا۔ جیسے:

① مسئلہ ۴ × ۹ تصح ۳۶

	جد (کاخ)	اخ حقیقی	اخ حقیقی	اخ حقیقی
باعتبار مقاسمہ	۹×۱ / ۹	۹×۱ / ۹	۹×۱ / ۹	۹×۱ / ۹

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسئلہ ۳×۳ تصحیح ۹ — مضروب ③

باعتبار ثلث	اخ حقیقی	اخ حقیقی	اخ حقیقی	جد (ثلث)
				۱×۳ / ۳
		۲×۳ / ۶		۳×۴ / ۱۲
	۲×۴ / ۸	۲×۴ / ۸	۲×۴ / ۸	

اس صورت میں مقاسمہ کے اعتبار سے جد کو ۳۶ میں سے ۹ ملتے ہیں اور ثلث کے اعتبار سے ۳۶ میں سے ۱۲ ملتے ہیں، لہٰذا ثلث کا اعتبار کرتے ہوئے ۳۶ میں سے ۱۲ جد کو اور آٹھ آٹھ حصے ہر بھائی کو دیئے جائیں گے.

---

① مسئلہ ۲×۳ تصحیح ۶

باعتبار مقاسمہ	اُخ	جد (کاخ)
	۱×۳ / ۳	۱×۳ / ۳

مسئلہ ۳

باعتبار ثلث	اُخ	جد (ثلث)
	۲×۲ / ۴	۱×۲ / ۲

یہاں مقاسمہ کے اعتبار سے ۶ میں ۳ حصے جد کو ملتے ہیں اور ثلث کے اعتبار سے ۶ میں سے ۲ حصے ملتے ہیں۔ یہاں جد کو ایک بھائی فرض کر کے ۶ میں سے ۳ جد کو باقی ۳ بھائی کو دیئے جائیں گے.

اگر جد اور بھائی، بہن کے ساتھ ذوی الفروض میں سے کوئی موجود ہو تو بنیادی طور پر دو صورتیں ہیں ① ذوی الفروض کا حصہ نکالنے کے بعد کل ترکے کے سدس سے زیادہ بچ رہا ہو ② ذوی الفروض کا حصہ نکالنے کے بعد سدس سے زیادہ نہ بچ رہا ہو، اس کی تین صورتیں

tooba-elibrary.blogspot.com

ہیں۔ (۱) سدس بچے گا۔ (۲) سدس سے کم بچے گا (۳) کچھ بھی نہ بچ رہا ہو۔

اگر ذوی الفروض کا حصّہ نکالنے کے بعد سدس سے زیادہ بچ رہا ہو تو اس صورت میں جد کو تین امور میں سے جو افضل ہو وہ دیا جائے گا۔ وہ تین امور یہ ہیں ① مقاسمہ۔ یعنی جد کو ایک بھائی تصوّر کر کے میراث تقسیم کرنا۔ ② ذوی الفروض کے حصّے نکالنے کے بعد جو باقی بچے اس کا ثلث جد کو دیا جائے۔ ③ جد کو کل ترکے کا سدس دیا جائے۔ حاصل یہ کہ مقاسمہ، ثلث الباقی اور سدس جمیع المال میں سے جو جد کے لئے زیادہ ہو وہ دیا جائے گا۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ تین طرح مسئلہ حل کیا جائے۔ ایک میں جد کو سدس دیا جائے۔ دوسرے میں جد کو ایک بھائی فرض کیا جائے تیسرے میں جد کو ثلث الباقی دیا جائے پھر تینوں مسئلوں کا مخرج مناسخہ کے طریقے کے مطابق متحد کر لیا جائے اور جس مسئلے میں جد کو زیادہ ملتا ہو اس پر عمل کر لیا جائے۔

اب یہاں تین مثالیں لکھی جاتی ہیں۔ ایک مقاسمہ کے افضل ہونے کی، دوسری ثلث الباقی کے افضل ہونے کی اور تیسری سدس جمیع المال کے افضل ہونے کی لیکن مثالوں کے ذکر کرنے سے پہلے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ ذوی الفروض کے حصّے نکالنے کے بعد جد کو باقی کا ثلث دینے کا طریقہ کیا ہے؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ذوی الفروض کے سہام کے مطابق مخرج بنا لیا جائے۔ اور اس میں سے ذوی الفروض کے سہام بھی نکال لئے جائیں۔ جد اور بھائیوں کو تین افراد کا ایک طائفہ شمار کر کے باقی تمام سہام ان کے نیچے مشترکہ لکھ دیئے جائیں۔ اگر باقی سہام ۳ پر تقسیم ہو جائیں تو ۳ پر تقسیم کر کے ایک تہائی جد اور دو تہائی بھائیوں کو دے دیا جائے اگر باقی سہام ۳ پر تقسیم نہ ہوتے ہوں تو ۳ کو مضروب بنا کر تصحیح کر لی جائے۔

مثلاً:

مسئلہ ۶×۳ تصحیح ۱۸ — مضروب ③

جدّہ	جد	③	اخ
سدس			
۱×۳ / ۳	۵	۵×۳ / ۱۵	۱۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

اب اصل مسئلے کی تین مثالیں لکھی جاتی ہیں۔

مثال (۱):

مسئلہ ۳×۶ / ۲×۱۸ / ۳۶

جدّہ	جد	اخ	
سدس	سدس	سدس	باعتبار سدس جمیع المال للجد →
۱×۳	۱×۳	۴×۳	
۳×۲	۳×۲	۱۲×۲	
۶	۶	۲۴	

مثال (۴):

مسئلہ ۲×۳ تصح ۶

ابن	خنثیٰ (ابن)
۱	۱
×۳	×۳
۳	۳

مسئلہ ۳

ابن	خنثیٰ (بنت)
۲	۱
×۲	×۲
۴	۲

یہاں بصورتِ انوثت ۲ سہام اور بصورتِ ذکورت ۳ سہام ملتے ہیں، اس لئے مؤنث فرض کرکے دُوسرے مسئلے کے مطابق سہام تقسیم کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۳×۶ تصح ۱۸

جدّہ	جد		اخ	
سدس	ثلث الباقی		ثلثا الباقی	باعتبار ثلث الباقی للجد →
۱×۳	۵×۱	۵×۳	۱۰×۱	
۳×۱	۵×۲	۱۵	۱۰×۲	
۳×۲	۱۰		۲۰	
۶				

مسئلہ ۶×۲ تص ۱۲ — ۲

جدہ	جد (کاخ)	②	اخ	
سدس				باعتبار مقاسمۃ الجد →
۱×۲				
۲×۳	۵×۳	۵×۲	۵×۳	
۶	۱۵	۱۰	۱۵	

پہلے مسئلے کے مخرج (۶) اور دوسرے مسئلے کے مخرج (۱۸) میں تداخل ہے۔ عاد اعظم ۶ ہے۔ ۱۸ کے وفق ۳ کو ۶ میں ضرب دیا تو دونوں کا مخرج متحد ۱۸ ہوگیا۔ پہلے مسئلے کے سہام کو ۱۸ کے وفق ۳ سے ضرب دی گئی اور دُوسرے مسئلے کے سہام کو ۶ کے وفق "ایک" سے ضرب دی گئی۔ پھر پہلے اور دُوسرے مسئلوں کے متحد مخرج "۱۸" اور تیسرے مسئلے کے مخرج "۱۲" میں توافق ہے۔ ۶ عاد اعظم ہے۔ ۱۲ کے وفق ۲ کو ۱۸ میں ضرب دی گئی تو تینوں مسئلوں کا متحد مخرج ۳۶ ہوگیا۔ پہلے، دُوسرے مسئلے کے سہام کو ۱۲ کے وفق "۲" سے ضرب دی گئی۔ اور تیسرے مسئلے کے سہام کو ۱۸ کے وفق "۳" سے ضرب دی گئی۔

اس مثال میں جد کو باعتبار سدس کے ۳۶ میں سے ⑥ باعتبار ثلث الباقی کے ۳۶ میں سے ⑩ اور باعتبار مقاسمہ کے ۳۶ میں سے ⑮ ملتے ہیں۔ ۱۵ افضل الامور الثلاثہ ہے۔ لہٰذا اسی کے مطابق عمل کرتے ہوئے ۳۶ میں سے ۶ جدہ کو ۱۵ جد کو اور ۱۵ اخ کو ملیں گے۔ یہ مقاسمہ کے افضل ہونے کی مثال ہے۔

مثال (۲):

مسئلہ ۶×۳ تصـ ۱۸×۱۱ تصـ ۱۹۸

ام	جد	۱۰ بھائی	
سدس	سدس	باقی	باعتبار سدس جمیع المال للجد ←
۳×۱	۳×۱	۳×۴	
۱۱×۳	۱۱×۳	۱۱×۱۲	
۳۳	۳۳	۱۳۲	

مسئلہ ۶×۳ تصـ ۱۸ — ۳

ام	جد		۱۰ بھائی	
سدس	ثلث الباقی		ثلث الباقی	باعتبار ثلث الباقی للجد ←
۳×۱		۳×۵		
۱×۳	۱×۵	۱۵	۱×۱۰	
۱۱×۳	۱۱×۵		۱۱×۱۰	
۳۳	۵۵		۱۱۰	

مسئلہ ۶×۱۱ تصـ ۶۶

ام	جد (کأخ)	(۱۱)	۱۰ بھائی	
سدس				باعتبار مقاسمۃ الجد
۱۱×۱	۳×۵	۱۱×۵	۳×۵۰	
۳×۱۱	۱۵	۵۵	۱۵۰	
۳۳				

اس مثال میں جد کو سدس جمیع المال دیا جائے تو ۱۹۸ میں سے ۳۳ سہام ملیں گے، ثلث الباقی دیا جائے تو ۱۹۸ میں سے ۵۵ سہام ملیں گے۔ اور مقاسمہ کیا جائے تو ۱۹۸ میں سے ۱۵ سہام ملیں گے۔ ان میں سے ثلث الباقی افضل ہے، لہٰذا اسی پر عمل کرتے ہوئے جد کو ۵۵، ام کو ۳۳ اور دس بھائیوں کو ۱۱۰ سہام دیئے جائیں گے۔

مثال: (۳)

مسئلہ ۳×۲۴ / تصحیح ۲×۷۲ / تصحیح ۱۴۴

زوجہ	بنات ۲	جد	اخ	
ثمن	ثلثان	سدس	باقی	باعتبار سدس للجد
۳×۳ ۲×۹ ۱۸	۳×۱۶ ۲×۴۸ ۹۶	۳×۴ ۲×۱۲ ۲۴	۳×۱ ۲×۳ ۶	

مسئلہ ۳×۲۴ / تصحیح ۷۲

زوجہ	بنات ۲	جد	(۳)	اخ	
ثمن	ثلثان	ثلث الباقی		ثلث الباقی	باعتبار ثلث الباقی للجد
۳×۳ ۱×۹ ۲×۹ ۱۸	۳×۱۶ ۱×۴۸ ۲×۴۸ ۷۲	۱×۵ ۲×۵ ۱۰	(۳×۵ ۱۵)	۱×۱۰ ۲×۱۰ ۲۰	

مسئلہ ۲×۲۴ / تصحیح ۴۸

زوجہ	بنات ۲	جد اکاخ	(۲) باقی	اخ	
ثمن	ثلثان				باعتبار مقاسمۃ الجد
۲×۳ ۳×۶ ۱۸	۲×۱۶ ۳×۳۲ ۹۶	۳×۵ ۱۵	۲×۵ ۱۰	۳×۵ ۱۵	

اس مثال میں جد کو سدس دیا جائے تو ۱۴۴ میں سے ۲۴ سہام ملیں گے۔ ثلث الباقی دیا جائے تو ۱۰ سہام ملیں گے اور مقاسمہ کیا جائے تو ۱۵ سہام ملیں گے۔ ان میں سے سدس افضل ہے۔ لہٰذا اس کے مطابق عمل کرتے ہوئے ۲۴ جد کو، ۱۸ زوجہ کو، ۹۶ بنات کو ۶ بھائی کو ملیں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہ تمام تفصیل اس صورت میں ہے جب ذوی الفروض کے سہام نکالنے کے بعد سدس سے زیادہ بچ رہا ہو. اگر ذوی الفروض کے سہام نکالنے کے بعد سدس سے زیادہ نہ بچ رہا ہو تو تین صورتیں ہیں. ہر صورت کا حکم الگ ہے.

① جد اور بہن، بھائیوں کے علاوہ ذوی الفرض کے سہام نکالنے کے بعد سدس بچ رہا ہو. اس صورت میں جد کو سدس دیا جائے گا اور بہن بھائی محروم ہوں گے. مثلاً:

مسئلہ ۶

زوج	ام	جد	اخ
نصف	ثلث	۱	م
۳	۲		

② ذوی الفروض کے سہام نکالنے کے بعد سدس سے کم بچ رہا ہو. اس صورت میں جد کو سدس دیا جائے گا اور چونکہ مخرج میں سدس کی گنجائش نہیں، اس لئے جد کو سدس دے کر عول کر کے مخرج کو بڑھا دیا جائے گا اور بہن یا بھائی محروم ہوں گے.

مثلاً:

مسئلہ ۱۲/۱۳

زوج	بنت	ام	جد	اخ
ربع	نصف	سدس	سدس	م
۳	۶	۲	۲	

③ ذوی الفروض کے سہام نکالنے کے بعد کچھ بھی باقی نہ رہے. اس صورت میں بھی جد کو سدس دے کر عولاً مخرج کو بڑھا دیا جائے گا اور بھائی یا بہن محروم ہوں گے.

مثلاً:

مسئلہ ۱۲/۱۵

زوج	بنات ۲	ام	جد	اخ
ربع	ثلثان	سدس	سدس	م
۳	۸	۲	۲	

toobaa-elibrary.blogspot.com

۲۔ تخارج کا بیان: تخارج کا مطلب یہ ہے کہ ورثہ میں سے کوئی شخص کوئی چیز لے کر صلح کرلے اور اپنا حصہ چھوڑ دے۔ تخارج کے مسائل کتب فقہ میں "کتاب الصلح" میں تفصیل سے مذکور ہیں۔ یہاں ان کو ذکر کرنا پیشِ نظر نہیں۔ یہاں تخارج کی صورت میں مسئلے کی تخریج کا طریقہ بتانا مقصود ہے۔ اگر ورثہ میں سے کوئی وارث تخارج کرکے نکل جائے تو تخریج کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس نکلنے والے وارث کو شامل کرکے پورا مسئلہ حل کیا جائے۔ عول، رد یا تصحیح وغیرہ میں سے جس کی ضرورت ہو وہ کیا جائے۔ اس کے بعد تخارج کرنے والے کے جتنے سہام بنتے ہیں ان کو مخرج میں سے تفریق کرکے "ص" کا نشان بنا کر اس کے اوپر لکھ دیا جائے۔ اب یہی عدد مخرج ہوگا اور تخارج کرنے والے سہام پر کانٹی (×) کا نشان لگا دیا جائے۔

مثلاً:

① مسـ ۱۲×۳ تصـ ۳۶ صـ ۲۷

زوج (×)	بنات ۲	بنت الابن	ابن الابن
۳×۳	۳×۸	۱	۲
۹	۲۴	۳×۱ = ۳	

۳۶ مخرج تھا۔ زوج نے تخارج کرلیا تھا۔ اس کے ۹ سہام کو ۳۶ سے تفریق کیا گیا تو باقی ۲۷ مخرج ہوا۔

② مسـ ۸×۴ تصـ ۳۲ صـ ۲۵

زوجہ	ابن	ابن	ابن	ابن (×)
۴×۱	۷	۷	۷	۷
۴				

۳۔ تقسیم ترکہ کا طریقہ: ورثہ کے درمیان ترکے کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے حسبِ قواعدِ مذکورہ مسئلے کو حل کرلیا جائے۔ عول، رد، تصحیح وغیرہ تمام عمل کرلئے جائیں۔ عول یا رد یا تصحیح وغیرہ کے بعد جو مخرج ٹھہرا ہے اس میں اور مقدار ترکہ میں نسبت دیکھی جائے اگر مخرج اور ترکے میں تماثل ہو تو ظاہر ہے کہ ترکہ تقسیم کرنے کے لئے اب مزید کسی عمل کی ضرورت نہیں۔

tobaa-elibrary.blogspot.com

اگر مخرج اور ترکے میں تباین ہو تو درج ذیل ترتیب سے عمل کیا جائے۔

(۱) ہر وارث کو مخرج میں سے جو سہام ملے ہیں۔ ان سہام کو کل ترکے میں ضرب دی جائے۔

(۲) جو حاصل ضرب ہوگا اس کو مخرج پر تقسیم کر دیا جائے، جو جواب تقسیم ہوگا وہ اس وارث کا ترکہ میں سے حصہ ہوگا۔

اگر مخرج اور ترکہ میں توافق یا تداخل ہو تو ترکے کے وفق سے ہر وارث کے سہام کو ضرب دی جائے، پھر حاصل ضرب کو مخرج کے وفق پر تقسیم کیا جائے۔ جواب تقسیم ہر وارث کا حصہ ہوگا۔

مثال (۱):

میت ۸/۶

زوج	اخت عینیہ	اخت عینیہ	ام
نصف	ثلثان		سدس
۳	۴		۱

میت کا کل ترکہ ۲۵ روپے ہیں۔ ۲۵ اور ۸ میں تباین ہے، لہٰذا درج ذیل عمل کیا جائیگا۔

زوج = ۲۵×۳ = ۷۵ ÷ ۸ = ۹٫۳۰

اخت۲ = ۲۵×۴ = ۱۰۰ ÷ ۸ = ۱۲٫۵۰

اُم = ۲۵×۱ = ۲۵ ÷ ۸ = ۳٫۱۲

کل میزان = ۲۴٫۹۲

مثال (۲):

میت ۸/۶

زوج	اخت عینیہ ۲	ام
۳	۴	۱

میت کا ترکہ ۵۰ روپے ہیں۔ ۵۰ اور ۸ میں توافق ہے۔ عادِ اعظم ۲ ہے ۵۰ کا وفق ۲۵ اور ۸ کا وفق ۴ ہے۔ درج ذیل عمل کیا جائے گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

زوج - ۲۵×۳ = ۷۵ ÷ ۴ - ۱۸،۷۵

اخت۲ - ۲۵×۴ = ۱۰۰ ÷ ۴ = ۲۵،۰۰

اُم - ۲۵×۱ = ۲۵ ÷ ۴ = ۶،۲۵

کل میزان = ۵۰،۰۰

قضاء الدیون کا طریقہ: اگر میت پر دیون اس کے ترکے سے کم ہوں یا ترکے کے برابر ہوں پھر دیون ادا کرنے میں کوئی مشکل نہیں۔ اگر دیون ترکے سے کم ہیں تو ہر ایک کا پُورا دین ادا کر کے جو ترکہ بچے وہ ورثہ میں تقسیم کر دیا جائے۔ اگر دیون ترکے کے برابر ہوں تو تمام ترکے سے دیون ادا ہو جائیں گے اور ورثہ کو کچھ نہیں ملے گا۔ البتہ اگر دیون تمام ترکے سے زیادہ ہوں تو چونکہ ہر ایک کا پُورا دین ادا نہیں ہو سکتا، اب ترکہ تمام غرماء میں ان کے دیون کے تناسب سے تقسیم ہوگا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ میت کا نشان بنا کر ورثہ کی جگہ غرماء کے نام لکھ دیئے جائیں۔ ہر غریم کا دین اس کے نام کے نیچے لکھ دیا جائے۔ تمام غرماء کے دیون کے مجموعہ کو مخرج قرار دے کر مخرج کی جگہ لکھ دیا جائے۔ اس کے بعد مخرج (یعنی دیون کے مجموعہ) اور کل ترکے میں نسبت دیکھی جائے۔ اگر توافق یا تداخل ہو تو دونوں کا وفق لے لیا جائے۔ اگر تباین ہو تو دونوں کا کل لے لیا جائے۔ اس کے بعد ہر غریم کے دین کو ترکے کے کل یا وفق میں ضرب دے کر حاصل ضرب کو مخرج کے وفق یا کل پر تقسیم کیا جائے۔ حاصل تقسیم اس غریم کا ترکے میں سے حصہ ہوگا۔

مثلاً:

① مسئلہ ۱۵ ⑤ — ترکہ ۹ ③

زید	خالد	
۱۰ روپے	۵ روپے	کل = ⑮

زید = ۱۰×۳ = ۳۰ ÷ ۵ = ۰۰ — ۶

خالد = ۵×۳ = ۱۵ ÷ ۵ = ۰۰ — ۳

کل میزان ۹ ۰۰

(۲)

مسـ ۱۵ ——— ترکہ ۱۳

خالد	زید
۵ روپے	۱۰ روپے

کل = ۱۵

زید = ۱۳×۱۰ = ۱۳۰ ÷ ۱۵ = ۸،۶۶

خالد = ۱۳×۵ = ۶۵ ÷ ۱۵ = ۴،۳۳

کُل میزان = ۱۲،۹۹

جن کا وقتِ وفات معلوم نہ ہو:

اگر دو یا دو سے زیادہ افراد کا اس طرح انتقال ہو کہ ان کی موت کے تقدم و تاخر کا علم نہ ہو مثلاً کسی حادثے میں چند افراد کا انتقال ہو یا چند لوگ کسی کمرے میں مرے ہوئے پائے گئے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس کا انتقال پہلے ہوا ہے اور کس کا بعد میں ؟ تو ایسی صورت میں ان وفات پانے والوں میں سے کوئی بھی دوسرے کا وارث نہیں ہو گا۔ ہر ایک کا ترکہ اس کے زندہ ورثہ میں تقسیم کیا جائے گا۔

حق تعالیٰ کے فضل اور ان کی توفیق سے آج ۲۳ شوال ۱۴۱۵ھ بروز ہفتہ رسالہ "تسہیل الفرائض" کی تالیف مکمل ہوئی۔

احقر محمد مجاہد عفی عنہ

۲۳/۱۰/۱۴۱۵ھ

تسہیل الفرائض

toobaa-elibrary.blogspot.com

مکتبۃ العارفی
گلشن امداد ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون : 041-715856

طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفرنامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

(1)

Page
Date / /

① زینب کا انتقال ہو گیا اور اسکے ورثاء میں ایک بیوی، ایک بیٹی اور والدین شامل ہیں، پھر
زینب کے والد کا انتقال ہو گیا اور اسنے اپنے ورثاء میں بیوی، پوتی اور ایک سگے بھائی کو
چھوڑا، پھر اسکے بعد زینب کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور اسکے ورثاء میں والدہ، پوتی اور
چچا شامل ہیں، پھر زینب کی بیٹی کا انتقال ہو گیا اور اسکے ورثاء میں شوہر، والدہ، ایک
بیٹی اور دو بیٹے شریک ہیں، اسکے بعد زینب کی بیٹی کے بیٹے کا انتقال ہو گیا اور اس
نے بیوی، باپ، ایک سگی بہن، ایک سگا بھائی اور نانی کو چھوڑا، پھر اسکے بعد زینب کی
بیٹی کے بیٹے کا سگا بھائی انتقال ہو گیا اور اسکے ورثاء میں بیوی، نانی، سگی بہن،
باپ اور بیٹے شریک ہیں۔

Page
Date / /

أ/ع

المبلغ = ١١٥٢٠

الأحياء

رحيمة عائشة عمران كريمة خالد علي عظيمة سلمى خالده رشيده
(٣٣٧٩) (٣٠٠) (٩٠٠) (٣٣٠) (٤٢٠) (٣٤٤٣) (٣٤٢) (٩٣٣) (٢٣١) (٩٣٤)

(2)

① تصح ٢٧٦٤٨٠
تصح ٢ × ١٣٨٢٤٠
تصح ٤ × ٢٣٠٤٠
تصح ٢٠ × ١١٥٢
تصح ٦ × ١٩٢
مثلث ٢٤ × ٨

(زين)

زوجة (رحيمة)	بنت (حليمة)	أب (محمود)	أم (فاطمة)
ثمن	نصف	سدس وع	سدس
٣	١٢	١ و ٤	٤
×٨	×٨		×٨
٢٤	٩٦		٣٢
×٦	×٦		
١٤٤	٥٧٦		
×٢٠			
٢٨٨٠			
×٦			
١٧٢٨٠			
×٢			
٣٤٥٦٠			

تباين

⑤ = ما في اليد، (زين كان أب - محمود)

مثلث ٨

زوجة (فاطمة)	بنت الابن (حليمة)	أخ عيني (عمران)
ثمن	نصف	عصبة
١	٤	٣
×٥	×٥	×٥
٥	٢٠	١٥
	×٦	×٦
	١٢٠	٩٠
		×٢٠
		١٨٠٠
		×٦
		١٠٨٠٠ × ٢ = ٢١٦٠٠

*enlivo

CS CamScanner

(3) (٢) Page ______ Date / /

تباین ہے

مسئلہ ٦

(زید کی ماں - فاطمہ) کا مافی الید = ٣٧

ام (کریمہ) — سدس — ١ ×٣٧ = ٣٧ ×٢٠ = ٧٤٠ ×٦ = ٤٤٤٠ ×٢ = ٨٨٨٠

بنت الابن (حامدہ) — نصف — ٣ ×٣٧ = ١١١

عم (خالد) — عصبہ — ٢ ×٣٧ = ٧٤ ×٢٠ = ١٤٨٠ ×٦ = ٨٨٨٠ ×٢ = ١٧٧٦٠

توافق بالثلث

مسئلہ ١٢×٥ تصح ٦٠/٢٠

(زید کی بیٹی - حلیمہ) کا مافی الید = ٨٧ / ٢٦٩ کا مضروب ٥

زوج (علی) — ربع — ٣ ×٥ = ١٥ ×٢٦٩ = ٤٠٣٥ ×٦ = ٢٤٢١٠ ×٢ = ٤٨٤٢٠

ام (رحیمہ) — سدس — ٢ ×٥ = ١٠ ×٢٦٩ = ٢٦٩٠ ×٦ = ١٦١٤٠ ×٢ = ٣٢٢٨٠

عصبہ (٧) ×٥ = ٣٥

بنت (سلمیٰ) — (فی کس) — ٧ ×٢٦٩ = ١٨٨٣ ×٦ = ١١٢٩٨ ×٢ = ٢٢٥٩٦

ابن (بکر) — (فی کس) — ١٤ ×٢٦٩ = ٣٧٦٦

ابن (عمر) — (فی کس) — ١٤ ×٢٦٩ = ٣٧٦٦ ×٦ = ٢٢٥٩٦

توافق بالنصف

مسئلہ ٦/١٢

(زید کی بیٹی کے پہلے بیٹے - بکر) کا مافی الید = ٣٧٦٦ / ١٨٨٣

زوجہ (عظیمہ) — ربع — ٣ ×١٨٨٣ = ٥٦٤٩ ×٢ = ١١٢٩٨

اب (علی) — عصبہ — ٧ ×١٨٨٣ = ١٣١٨١ ×٢ = ٢٦٣٦٢

اخ عینی (عمر) — م

اخت عینی (سلمیٰ) — م

جدہ لام (رحیمہ) — سدس — ٢ ×١٨٨٣ = ٣٧٦٦ ×٢ = ٧٥٣٢

CamScanner

(۶)

Page ____ Date / /

تداخل، اقسام من الثنی عشر

۱۸۸۳

۲۲۵۹۶ =	(اریبہ کی بیٹی کے دوسرے بیٹے) مات المیت	۲/۲۴ مسئلہ

بنت (رشیدہ)	اب (علی)	اخوت عینی (سلمیٰ)	جدہ ام (رحیمہ)	زوجہ (خالدہ)
نصف	سدس + ع	م	سدس	ثمن
۱۲	(۱ + ۴) = ۵		۴	۳
×۱۸۸۳	×۱۸۸۳		×۱۸۸۳	×۱۸۸۳
۲۲۵۹۶	۹۴۱۵		۷۵۳۲	۵۶۴۹

۶ | المبلغ = ۲۷۶۴۸۰

الأحیاء

رحیمہ عمران کریمہ خالد علی سلمیٰ عظیمہ خالدہ رشیدہ

(۲۲۵۹۶) (۵۶۴۹) (۱۱۲۹۸) (۲۲۵۹۶) (۸۴۱۹۷) (۱۷۶۹۰) (۸۸۸۰) (۴۶۹۰۰) (۸۱۹۰۴)

(۲) مَاتَ أَحْمَدُ فَتَرَكَ زَوْجَةً وَأَبَوَيْنِ ثُمَّ مَاتَتْ أُمُّ أَحْمَدَ فَتَرَكَتْ زَوْجًا وَأَخًا لِأُمٍّ
وَأُخْتًا لِأُمٍّ وَأَخًا لِأَبٍ وَأُمًّا، ثُمَّ مَاتَ أَخٌ لِأَبٍ وَأُمٍّ لِلْمَيِّتِ حُوْمَةِ الْأُولَى فَتَرَكَ زَوْجَةً
وَابْنًا وَبِنْتًا وَأُخْتًا لِأُمٍّ وَأَخًا لِأُمٍّ، ثُمَّ مَاتَ وَالِدُ أَحْمَدَ فَتَرَكَ أَخًا لِأُمٍّ وَ
أُخْتًا لِأُمٍّ وَأُخْتًا لِأَبٍ وَأُمًّا وَأُخْتًا لِأَبٍ، ثُمَّ مَاتَتْ أُخْتٌ لِأَبٍ لِلْمَيِّتِ مِنْ حُوْمَةِ الثَّالِثِ
فَتَرَكَتْ زَوْجًا وَابْنَتَيْنِ وَبِنْتًا وَأَخًا لِأُمٍّ وَأُخْتًا لِأُمٍّ وَأُخْتًا لِأَبٍ، ثُمَّ مَاتَتْ زَوْجَةُ
أَحْمَدَ فَتَرَكَتْ أُمًّا وَأُخْتًا لِأَبٍ وَأُمًّا وَأَخًا لِأُمٍّ.

تصحیح ۲۸۸۰
تصحیح ۵۷۶ × ۵
تصحیح ۵۷۶ × ۱

تصحیح ۵۷۶ × ۱
تصحیح ۲۴ × ۲۴
۱۲۲۴
مسئلہ

(احمد)

ام (رحیمہ)	اب (علی)	زوجہ (کریمہ)
ثلث ما بقی	عصبہ	ربع
۳	۲ ×۶ = ۱۲ ×۲۴ = ۲۸۸	۳ ×۲ = ۶ ×۲۴ = ۱۴۴ ×۱ = ۱۴۴

*enlivo

(5) (۳)

Page ____
Date / /

تداخل

۲۰ ماتن الیہ (احمد کی ماں - رحیمہ) — ۱/۶ مسئلہ

زوج (علی)	اخ لاب (عمر)	اخت لام (سلمیٰ)	اخ لاب و ام (بکر)
نصف			عصبہ
۳، ×۱، ۳، ×۲۴، ۷۲	۲، ×۱، ۲، ×۲۴، ۴۸، ×۱، ۴۸، ×۱، ۴۸، ×۵، ۲۴۰		۱، ×۱، ۱

تباین

۱ ماتن الیہ (احمد کی ماں کے سگا بھائی - بکر) مضروب (۳) — ۲/۳ × ۱ مسئلہ

زوجہ (حلیمہ)	ابن (محمد)	بنت (فاطمہ)	اخت لام (خالدہ)	اخ لام (خالد)
ثمن	عصبہ (من)	(فریق)	م	م
۱، ×۳، ۳، ×۱، ۲۴، ×۱، ۲۴، ×۱، ۳، ×۵، ۱۵	۱۴، ×۱، ۱۴، ×۱، ۱۴، ×۱، ۱۴، ×۵، ۷۰	۷، ×۱، ۷، ×۱، ۷، ×۱، ۷، ×۵، ۳۵		

(۷) ×۳، ۲۱

تداخل

۴۰ ماتن الیہ (۴۰) (احمد کا باپ - علی) — ۱/۶ مسئلہ

اخ لام (کریم)	اخت لام (عظیمہ)	اخت لاب و ام (شیریں)	اخت لاب (عبیدہ)
ثلث		نصف	سدس
۲، ×۶۰، ۱۲۰، ×۱، ۱۲۰، ×۵، ۶۰۰		۳، ×۶۰، ۱۸۰، ×۱، ۱۸۰، ×۵، ۹۰۰	۱، ×۶۰، ۶۰

(۲۲۵۹۶) — بنت (رشیدہ) — نصف — ۱۲، ×۱۸۸۳، ۲۲۵۹۶

(احمد)

*enlivo

CS CamScanner

(6)

Page ______
Date / /

تباین اصل

(احمد کے باپ کی علاتی بہن عروسہ) ما فی الید = (٦٠) مضروب (٥)

تصحیح ١/٣

مسئلہ ٢٤ × ٥

اخت لاب (عروسہ)	اخت لام (سلیمہ)	اخ لام (سلیم)	بنت (زاہدہ)	ابن (رشید)	ابن (زید)	زوج (عمران)
م	م	م		عصبہ	عصبہ	ربع
			تباین (فوکس)	(فوکس)	(فوکس)	
					٣/١٥ ×٥	١ ×٥ = ٥
			٣ ×٣ = ٩ ×٥ = ٤٥	٦ ×٣ = ١٨ ×٥ = ٩٠	٦ ×٣ = ١٨ ×٥ = ٩٠	×٣ = ١٥ ×٥ = ٧٥

تباین

(احمد کی بیوی۔ کریمہ) ما فی الید = (١٤٤)

مسئلہ ٦ (٥)

اخ لام (عبداللہ)	اخت لام و اب (سعدیہ)	ام (حمیدہ)
سدس	نصف	سدس
١ ×١٤٤ = ١٤٤	٣ ×١٤٤ = ٤٣٢	١ ×١٤٤ = ١٤٤

٦ | المبلغ = ٢٨٨٠

الأحیاء

زاہدہ	رشید	زید	عمران	روشن	عظیمہ	کریم	فاطمہ	نعمان	حلیمہ	سلمیٰ	عمر
(٤٥)	(٩٠)	(٩٠)	(٧٥)	(٩٠٠)	(٣٠٠)	(٣٠٠)	(٣٥)	(٧٠)	(١٥)	(١٢٠)	(١٢٠)

عبداللہ	سعدیہ	حمیدہ
(١٤٤)	(٤٣٢)	(١٤٤)

(٣) ماتت خالدة فتركت زوجا وابنا وأبوين ثم ماتت أمها وتركت زوجا وأختين لأب وأم
وعما ثم ماتت إحدى الأختين المذكورتين من الأولى وتركت زوجا وأختا لأب وأم و
ثلاث بنات ثم مات ابن خالدة وترك زوجة وأبا ثم مات زوج خالدة فترك
زوجة وأختا لأب وعما ثم ماتت زوجة المذكور من التالية وتركت أبا وأما وجدة لأب.
ثم مات أبو خالدة وترك خالة وأم وأختين لأب وأم وأخوين لأم.

(۷) (۴)

Page ______

Date / /

تص ۷۵۶ × ۴

تص ۱۲۰۹۶

تص ۸۴ × ۹

تص ۳۰۲۴ × ۴

مسئلہ ۱۲ × ۷

(خالدہ)

ام (حامدہ)	اب (حسین)	ابن (نعمان)	زوج (حامد)
سدس	سدس	عصبہ	ربع
۲	۲	۵	۳
	×۷	×۷	×۷
	۱۴	۳۵	۲۱
	×۹	×۹	×۹
	۱۲۶	۳۱۵	۱۸۹
	×۴		×۴
	۵۰۴		۷۵۶
	×۴		
	۲۰۱۶		

تباین

مسئلہ ۲ / ۶

(خالدہ کی ماں - حامدہ) ؛ مافی الید = (۲)

عم (خالد)	اخت عینیہ (شمیلہ)	اخت عینیہ (سلمیٰ)	زوج (تمیر)
عصبہ	ثلثان	ثلثان	نصف
(۰)	۲	۲	۳
	×۲	×۲	×۲
	۴	۴	۶
	×۹		×۹
	۳۶		۵۴
	×۴		×۴
	۱۴۴		۲۱۶
	×۴		×۴
	۵۷۶		۸۶۴

تداخل

۱/ — ۹/ تصحیح ۳۶

مسئلہ ۱۲ × ۳

مضروب (۳) ؛ (خالدہ کی ماں کی ایک بہن سلمیٰ) ؛ مافی الید = (۴)

۲/۳ بنت (صبا احمد)	بنت (صادقہ)		بنت (صابرہ)	اخت عینیہ (شمیلہ)	زوج (عمران)
	ثلثان			عصبہ	ربع
(فی کس)	(فی کس)	(۸)	(فی کس)	۱	۳
		×۳		×۳	×۳
		۲۴		۳	۹
۸	۸		۸	×۴	×۴
×۴	×۴		×۴	۱۲	۳۶
۳۲	۳۲		۳۲	×۴	×۴
×۴	×۴		×۴	۴۸	۱۴۴
۱۲۸	۱۲۸		۱۲۸		

*enlivo

CamScanner

Page
Date / /

تباین

مسئلہ ۴ — (خالدہ کا بیٹا - عمر) ما فی الید = ۳۱۵

زوجہ (حلیمہ)	اب (حامد)
ربع	عصبہ
۱	۳
×۳۱۵	×۳۱۵
۳۱۵	۹۴۵
×۴	
۱۲۶۰	

تباین

مسئلہ ۴ — (خالدہ کا شوہر - حامد) ما فی الید = ۱۲۰۱

زوجہ (رحیمہ)	اخت لاب (شاکرہ)	عم (عمر)
ربع	نصف	عصبہ
۱	۲	۱
×۱۲۰۱	×۱۲۰۱	×۱۲۰۱
۱۲۰۱	۲۴۰۲	۱۲۰۱

توافق

۴/۱۲ — مسئلہ ۳/۱ — (خالدہ کے بیٹے کی بیوی - حلیمہ) ما فی الید = ۱۲۶۰

اب (عبد اللہ)	ام (کریمہ)	جدہ لام (عظیمہ)
عصبہ	ثلث الباقی	م
۲	۱	
×۴۲۰	×۴۲۰	
۸۴۰	۴۲۰	

توافق

۴/۱۲ — مسئلہ ۳/۱ — (خالدہ کا باپ - مجیب) ما فی الید = ۲۸۸۰ مضروب (۲) — ۲/

اخ عینی (بکر)	اخت عینیہ (سلیمہ)	اخت عینیہ (رشیدہ)	اخ خیفی (کریم)	اخ خیفی (عمرو)
ع				
(فی الحال)	(فی الحال)	(فی الحال)	(فی الحال)	(فی الحال)
	(۲) ×۲ = ۴		(۱) ×۲ = ۲	
۲	۱	۱	۱	۱
×۴۸۰	×۴۸۰	×۴۸۰	×۴۸۰	×۴۸۰
۹۶۰	۴۸۰	۴۸۰	۴۸۰	۴۸۰

المبلغ = ۱۲۰۹۶

الاحیاء: شیماء (۴۲) ، عمران (۴۲) ، صابرہ (۱۲۸) ، صادقہ (۱۲۸) ، صالحہ (۱۲۸) ، رحیمہ (۱۲۰۱) ، شاکرہ (۲۴۰۲) ، عمر (۱۲۰۱) ، عبد اللہ (۸۴۰) ، کریمہ (۴۲۰) ، بکر (۹۶۰) ، سلیمہ (۴۸۰)

رشیدہ (۴۸۰) ، کریم (۴۸۰) ، عمرو (۴۸۰)

۶۲۲

enlivo

CamScanner

⑥ ⑤

Page ______

Date ___/___/___

(٢) مات خالد وترك زوجة وبنتين وأبوين ثم ماتت إحدى البنتين المذكورة الأولى وتركت زوجها وأمها وابنتين وجدًا وجدة وأختا لأب وأمّ ثم ماتت جدته المذكورة الأولى وتركت زوجها وبنت الابن وعمًا ثم مات زوجها المذكورة الأعلى وتركت بنتًا وأمًا وأختا لأب وأمّ ثم ماتت إحدى البنتين المذكورة الأولى وتركت زوجة وأبًا وابنتين وأختا لأب وأمّ.

تصحیح ٣٨٨٨

تصحیح ٤٨٦ × ٨

تصحیح ٨١ × ٦

٢٧ × ٣

مسئلہ ٢٤

(خالد)

زوجہ (خالدہ)	بنت (صابرہ)	ثلثان	بنت (صائمہ)	اب (حامد)	ام (حامدہ)
ثمن	↓	١٦	↓	سدس و ع	سدس
٣	٨		٨	٤	٤
×٣	×٣			×٣	×٣
٩	٢٤			١٢	١٢
	×٦			×٦	
	١٤٤			٧٢	
	×٨			×٨	
	١١٥٢			٥٧٦	

تداخل

(مورث اولیٰ خالد کے دونوں بیٹیوں کا ایک - صائمہ) ما فی الید = ⑧ مضروب ②

تصحیح ٢٤/٣

مسئلہ ١٢×٢

زوج (عمران)	ام (خالدہ)	ابن (عمر)	(٥)	ابن (بکر)	جد (حامد)	جدہ (حامدہ)	اخت عینی (صابرہ)
ربع	سدس	ع		ع	سدس	م	م
٣	٢	٥	×٢	٥	٢		
×٢	×٢	×٦	١٠	×٦	×٢		
٦	٤	٣٠		٣٠	٤		
×٦				×٨	×٦		
٣٦				٢٤٠	٢٤		
×٨					×٨		
٢٨٨					١٩٢		

*enlivo

(۱۵)

Page ______

Date ___ / ___ / ___

تداخل

(مرحومہ ماں اولی کی دادی - حامد) ، مافی الیہ = (۱۴۴)

مسئلہ ۴/۴

زوج (حامد)	بنت الابن (صابرہ)	عم (عبداللہ)
ربع	نصف	عصبہ
۱	۲	۱
×۳	×۳	×۳
۳	۶	۳
×۶	×۶	×۶
۱۸	۳۶	۱۸
×۸	×۸	×۸
۱۴۴	۲۸۸	۱۴۴

تباین

(مورثہ اعلیٰ خالہ کی بیوی - خالہ) ، مافی الیہ = (۱۳)

مسئلہ ۶

بنت (صابرہ)	ام (عظیمہ)	اخ عینی (سلیم)
نصف	سدس	عصبہ
۳	۱	۲
×۱۳	×۱۳	×۱۳
۳۹	۱۳	۲۶
×۸	×۸	×۸
۳۱۲	۱۰۴	۲۰۸

توافق بالسدس

(مرحومہ اولی صائمہ کے دو بیٹوں میں کا ایک - عمرو) ، مافی الیہ = (۳۰) ، مضروب (۲)

مسئلہ ۲۴

زوجہ (حلیمہ)	اب (عمران)	ابن (زید)	ابن (عمرو)	اخ عینی (بکر)
ثمن	سدس	عصبہ (۱۷)	عصبہ (۱۷)	
۳	۴	×۲ = ۳۴		۳
×۲	×۲			
۶	۸	۱۷	۱۷	
×۵	×۵	×۵	×۵	
۳۰	۴۰	۸۵	۸۵	

المبلغ = ۳۸۸۸

الاحیاء

حامد (۹۱۲) عمران (۳۲۸) بکر (۲۴۰) صابرہ (۱۲۵۲) عبداللہ (۱۴۴) عظیمہ (۱۰۴) سلیم (۲۰۸) حلیمہ (۳۰) زید (۸۵) عمرو (۸۵)

*enlivo

CamScanner

⑤ ماتت زاهدة وتركت زوجا وبنتا واما وعما ثم مات عمها وترك
زوجة وبنتين وجدة ثم ماتت احد البنتين للمرحوم الاول وتركت
اما وام جدها وزوجا واختا لاب وام وابنين ثم مات زوج للمورث الاعلى
وترك بنتا واما واخا لاب وام ثم مات بنت للمرحومة الثالث وترك
زوجا وجدة لام وابنين ثم ماتت زوجة للمرحومة الاول وتركت بنتا
وابوين ثم ماتت بنت للمرحومة الخامسة وتركت زوجا وابنتين
وثلثة ابناء ثم ماتت جدة للمرحومة الرابعة وتركت اختين لاب وام
واختين لام وعما.

تصح ١٣٨٢٤٠
تصح ١٧٢٨٠ × ٨
تصح ٥٧٦٠ × ٣
تصح ٤٨٠ × ١٢
مسئلہ ١٢×٤٠

(زاهده)

زوج (تیں)	بنت (آئیرہ)	ام (زینب)	عم (زاهد)
ربع	نصف	سدس	عصبہ
٣	٦	٢	١
×٤٠	×٤٠	×٤٠	
١٢٠	٢٤٠	٨٠	
×١٢	×١٢	×١٢	
١٤٤٠	٢٨٨٠	٩٦٠	
		×٣	
		٢٨٨٠	
		×٨	
		٢٣٠٤٠	

تباین

① = (زاہدہ کی چچا- زاہد) ممانی الیہ

تصحیح ٨×٥ مسئلہ باقی ⑦ ⑤ تباین

زوجہ (سلمہ)	بنت (سعیدہ)	بنت (سالمہ)	جدہ (سارہ)
ثمن	ثلثان	ثلثان	سدس
١	٢	٢	١
×٥	×٧	×٧	×٧
٥	١٤	١٤	٧
×١٢	×١٢		×١٢
٦٠	١٦٨		٨٤
	×٣		×٣
	٥٠٤		٢٥٢ = ٨× ٢٠١٦

Date ____________

(توافق بالنصف)

تصحیح ۲۴/۱۲ — ۱۲×۲ مسئلہ

(زاهد کی پہلی بیوی چچا زاد بہن - سالمہ) ما فی الید = (۱۴) ۷/ مضروب ۲

ام (سلیمہ)	ام الجد (سارہ)	زوج (سلیم)	اخت عینی (سعدیہ)	ابن عم		ابن عم
سدس	م	ربع	م	عصبہ		
۲		۳		۷	(۲×/۱۴)	۷
×۲		×۲		×۷		×۷
۴		۶		۴۹		۴۹
×۷		×۷		×۳		×۳
۲۸		۴۲		۱۴۷		۱۴۷
		×۳		×۸		×۸
		۱۲۶		۱۱۷۶		۱۱۷۶
		×۸				
		۱۰۰۸				

(تداخل)

۱/۶ مسئلہ — ۲۴۰/

(زاهدہ کا شوہر - زبیر) ما فی الید = (۱۴۴۰)

بنت (زبیدہ)	ام (صفوانہ)	اخ عینی (سعید اللہ)
نصف	سدس	عصبہ
۳	۱	۲
×۲۴۰	×۲۴۰	×۲۴۰
۷۲۰	۲۴۰	۴۸۰
	×۳	×۳
	۷۲۰	۱۴۴۰
	×۸	×۸
	۵۷۶۰	۱۱۵۲۰

(تداخل)

تصحیح ۲۴/۷ — ۱۲×۲ مسئلہ — ۱۵۰/

(زاهدہ کی بیٹی - زبیرہ) ما فی الید = (۳۶۰۰) مضروب ۲

زوج (ادیب)	جدہ لام (زینب)	ابن (نور اللہ)		ابن (سیف اللہ) ۲/
ربع	سدس	عصبہ		
۳	۲	۷	(۲×/۱۴)	۷
×۲	×۲	×۱۵۰		×۱۵۰
۶	۴	۱۰۵۰		۱۰۵۰
×۱۵۰	×۱۵۰	×۳		×۳
۹۰۰	۶۰۰	۳۱۵۰		۳۱۵۰
×۳	×۳	×۸		×۸
۲۷۰۰	۱۸۰۰	۲۵۲۰۰		۲۵۲۰۰
×۸	×۸			
۲۱۶۰۰	۱۴۴۰۰			

MASTERART

CS CamScanner

(13)

Date ______

(توافق بالنصف)

٤٤/ ٨٨ (ذاہدہ کے چچا کی بیوی سلمیٰ) ما فی الید ٣/٦

ام (عارفہ)	اب (راشد)	بنت (سعدیہ)
سدس	سدس و ع	نصف
١	١+١=٢	٣
×٤٤	×٤٤	×٤٤
٤٤	٨٨	١٣٢
×٨	×٨	
٣٥٢	٧٠٤	

(توافق بالربع)

١٥٩/ (ذاہدہ کی چچازاد بہن - سعدیہ) ما فی الید ٦٣٦ ، مسئلہ ١٢ تصحیح ٤٨ (٤×٨)

زوج (یوسف)	بنت (فردوس)	بنت (شوزیہ)		ابن (فیصل)	ابن (مولانا)	ابن (فرحان)
ربع	ع		٣ ×٨ = ٢٤			
١ ×٨ = ٨	٣	٣		٦	٦	٦
×١٥٩	×١٥٩	×١٥٩		×١٥٩	×١٥٩	×١٥٩
١٢٧٢	٤٧٧	٤٧٧		٩٥٤	٩٥٤	٩٥٤

(تماثل)

٦٢٤٠/ (ذاہدہ کی ماں - زینب) ما فی الید ٣٧٤٤٠ ، تصحیح ٦/١ (٣×٢)

اخت عینی (جویریہ)	اخت عینی (الیشمہ)		اخت خیفی (ماجدہ)	اخت خیفی (حسنی)
	ثلثان	٢ ×٢ = ٤	ثلث ١ ×٢ = ٢	
٢	٢		١	١
×٦٢٤٠	×٦٢٤٠		×٦٢٤٠	×٦٢٤٠
١٢٤٨٠	١٢٤٨٠		٦٢٤٠	٦٢٤٠

المبلغ = ١٣٨٤٤٠

الأحیاء: سارہ سلیم عمیر عمرو صفوانہ مصعب اللہ نورالٰہی سیف اللہ راشد عارفہ سعدیہ

(٢٠١٦) (١٠٠٨) (١٢٧٢) (١٢٧٢) (٥٧٦٠) (١١٥٢٠) (٢٥٢٠٠) (٢٥٢٠٠) (٧٠٤) (٣٥٢) (٢)

فردوس شوزیہ فیصل مولانا فرحان جویریہ الیشمہ ماجدہ حسنی زینب

(٤٧٧) (٤٧٧) (٩٥٤) (٩٥٤) (٩٥٤) (١٢٤٨٠) (١٢٤٨٠) (٦٢٤٠) (٦٢٤٠) (٢٤٩٠٠)

(٦) مات رجلٌ وترك زوجتين وثلاث بنات، ثم (١) ماتت إحدى البنات وتركت زوجاً
وأُمّاً وابناً وبنتين وأختاً لأبٍ وأختاً لأبٍ وأمٍّ، ثم (٢) ماتت زوجةٌ وتركت ابناً وبنتين و
أبويها، ثم (٣) مات ابنٌ للميت الثاني وترك أمّاً وعمّتين وبنتين وابن الابن وبنتي
الابن، ثم (٤) ماتت أمٌّ للميت الثاني وتركت ابن الابن وبنتي الابن وأبويها.

تصحیح ٥٥٢٩٦
تصحیح ٤٨×١١٥٢
تصحیح ٤٨×٢٤
٦×٨
مبلغ

(تصحیح) مضروب (٦)

زوجه (فاطمه)	زوجه (زینب)	بنت (صائمه)	بنت (صابره)	بنت (هادی)
ثمن		ثلثان		
٣	٣	١٤	١٤	١٤
×٢٤	×٢٤		×٢٤	×٢٤
٧٢	٧٢		٣٣٦	٣٣٦
×٤٨	×٤٨		×٤٨	×٤٨
٣٤٥٦	٣٤٥٦		١٦١٢٨	١٦١٢٨

(١ ×٦ = ٦)   (٧ ×٦ = ٤٢)

توافق بالنصف

تصحیح ٤٨ / ٢٤
١٢×٤
مبلغ

(تصحیح کردہ مسئلہ سے صائمہ) ما فی الید (١٢) مضروب (٤)

زوج (عامر)	ام (فاطمه)	ابن (حسین)	بنت (حسینه)	بنت (حسنه)	اخت علاتی (ھادیه)	اخت عینی (صابره)
ربع	سدس	ع			م	م
٣	٢	١٤	٧	٧		
×٤	×٤	×٧	×٧	×٧		
١٢	٨	٩٨	٤٩	٤٩		
×٧	×٧	×٤٨	×٤٨	×٤٨		
٨٤	٥٦	٤٧٠٤	٢٣٥٢	٢٣٥٢		
	×٤٨					
	٢٦٨٨					

(٧ ×٤ = ٢٨)

تماثل

(تصحیح کا دادا — عامر) ما فی الید (٨٤) ١٤ — ٧/١ مضروب

ابن (حسین)	بنت (حسینه)	بنت (حسنه)	اب (عبدالکریم)	ام (کریمه)
ع			سدس	سدس
٢	١	١	١	١
×١٤	×١٤	×١٤	×١٤	×١٤
٢٨	١٤	١٤	١٤	١٤
×٤٨	×٤٨	×٤٨		×٤٨
١٣٤٤	٦٧٢	٦٧٢		٦٧٢

MASTERART

CS CamScanner

15 ⑨ Date

توافق بالنصف

تصحیح ۹۶ / ۴۸ — ۲×۲۴

(تعلیم کے داماد = عامر کا باپ = عبد الکریم) ما فی الید (۱۲) مضروب (۲۴)

زوجہ (کریمہ)	زوجہ (عاتکہ)	بنت (زینب)	بنت (فاطمہ)	ابن الابن (حسین)	بنت الابن (حسینہ)	بنت الابن (حسینہ)
۶ ×۷ ۴۲	۳ (×۴ ۱۲) ۶ ×۷ ۴۲	۸ ×۴ ۳۲ ×۷ ۲۲۴	۸ ×۴ ۳۲ ×۷ ۲۲۴	۱۰ ×۷ ۷۰	۵ (×۴ ۲۰) ۵ ×۷ ۳۵	۵ ×۷ ۳۵

تداخل

(تعلیم کے داماد = عامر کی ماں = کریمہ) ما فی الید (۱۲) ۱۱۹ / ۷

صح ۱/۶

ابن الابن (حسین)	بنت الابن (حسینہ)	بنت الابن (حسنہ)	اب (خالد)	ام (خالدہ)
۲ ×۱۱۹ ۲۳۸	۱ ×۱۱۹ ۱۱۹	۱ ×۱۱۹ ۱۱۹	۱ ×۱۱۹ ۱۱۹	۱ ×۱۱۹ ۱۱۹

المبلغ = ۵۵۲۹۶

الأحیاء: فاطمہ (۴۱۴۴) زینب (۳۴۴۸) صابرہ (۱۴۱۲۸) صادقہ (۱۴۱۲۸) حسین (۶۳۵۹) حسینہ (۳۱۶۸) حسنہ (۳۱۶۸) خالد (۱۱۹) خالدہ (۱۱۹) عابدہ (۲۲۴) عامر (۲۲۴) عتیقہ (۴۲)

(٧) ماتت نائلة وتركت زوجًا وأبوين وثلاث بنات ثم ماتت إحدى البنات وتركت زوجًا وأبًا وجدة وابنين وبنتًا وأختين لأب وأم ثم ماتت أم الميت الأول عن زوج وأبوين ... وتركت زوجًا وأمًّا وأختًا لأب وعمين ثم مات أب الميت الأول وترك زوجة وأبوين وبنتين وابنين ثم ماتت إحدى البنات للميت الثاني وتركت زوجًا وبنتين وأختًا لأب وأم وأخوين لأب.

تصحیح ٢٣٣٢٨
تصحیح ١٢ × ١٩٤٤
تصحیح ٣٦ × ٥٤٠
تصحیح ٤ × ١٣٥
تصحیح ٣ × ٤٥
٣ × ١٥
مسئلہ ١٢

مضروب (٣) (نائلہ)

زوج (خالد)	اب (عزیز)	ام (عزیزہ)	بنت (صابرہ)	بنت (صادقہ)	بنت (صائمہ)
ربع	سدس + ع	سدس	ث		
٣ ×٣ = ٩ ×٣ = ٢٧ ×٤ = ١٠٨	٢ ×٣ = ٦ ×٣ = ١٨ ×٤ = ٧٢ ×٣٦ = ٢٥٩٢ ×١٢ = ٣١١٠٤	٢ ×٣ = ٦ ×٣ = ١٨	٨ ×٣ = ٢٤ ×٤ = ٩٦ ×٣٦ = ٣٤٥٦	(٨ ×٣ = ٢٤)	٨ ×٣ = ٢٤ ×٤ = ٩٦ ×٣٦ = ٣٤٥٦ ×١٢ = ٤١٤٧٢

٣/١

(٨) مافی الید (نائلہ کی بیٹی صائمہ) ٢/١ توافق بالربع

(٢)

مسئلہ ١٢

زوج (عمرو)	اب (خالد)	جدہ ام (عزیزہ)	ابن (عبید اللہ)	ابن (عمار)	بنت (عالیہ)	اخت عینی (صابرہ، صادقہ)
ربع	سدس	سدس	عصبہ			م
٣ ×٢ = ٦ ×٢ ... ×٣٦ ... ٨٦٤ ×١٢ = ١٠٣٦٨	٢ ×٢ = ٤ ×٣ = ١٢ ×... = ١٤	٢ ×٢ = ٤	٢ ×٢ = ٤ ×٣ = ١٤ ×٣٦ = ٥٢٦ ×١٢ = ٤٩١٢	٢ ×٢ = ٤ ×٤ = ١٤ ×٣٦ = ٥٢٦ ×١٢ = ٤٩١٢	١ ×٢ = ٢ ×٤ ... ×٣٦ = ٢٨٨ ×١٢ = ٣٤٥٦	

MASTERART

(17) (11)

Date ______

توافق بالنصف

(۲۲) مافی الید (نائلہ کی بہن - عزیزہ) ۲/۱ — ۸/۶ مسئلہ

عم (بکر)	عم (عمر)	اخت علاتی (عائشہ)	اخت عینی (فاطمہ)	ام (خدیجہ)	زوج (عزیز)
ع	(۰)	سدس	نصف	سدس	نصف
		۱	۳	۱	۳
		×۱۱	×۱۱	×۱۱	×۱۱
		۱۱	۳۳	۱۱	۳۳
		×۳۶	×۳۶	×۳۶	×۳۶
		۳۹۶	۱۱۸۸	۳۹۶	۱۱۸۸
		×۱۲	×۱۲	×۱۲	×۱۲
		۴۷۵۲	۱۴۲۵۶	۴۷۵۲	۱۴۲۵۶

توافق بالربع

(۶) مصروب ۴/۱ (۲۴) مافی الید (نائلہ کا شوہر - خالد) — ۳۱/۲۴ تصحیح ۶×۲۴ مسئلہ

ابن (احمد)	ابن (محمد)	بنت (صادقہ)	بنت (صابرہ)	ام (جمیلہ)	اب (جمیل)	زوجہ (اسماء)
ع	ع	ع	ع	سدس	سدس	ثمن
۲۶	۲۶	۱۳ (۱۳ ×۶ = ۷۸)	۱۳	۴	۴	۳
				×۶	×۶	×۶
				۲۴	۲۴	۱۸
×۳۱	×۳۱	×۳۱	×۳۱	×۳۱	×۳۱	×۳۱
۸۰۶	۸۰۶	۴۰۳	۴۰۳	۷۴۴	۷۴۴	۵۵۸
×۱۲	×۱۲	×۱۲		×۱۲	×۱۲	×۱۲
۹۶۷۲	۹۶۷۲	۴۸۳۶		۸۹۲۸	۸۹۲۸	۶۶۹۶

تباین

(۳۸۵۹) مافی الید (نائلہ کی دوسری بیٹی - صابرہ) — ۱۲ مسئلہ

اخ علاتی	اخ علاتی (محمد)	اخت عینی (صادقہ)	بنت (سادہ)	بنت (سلمٰی)	زوج (محسن)
م	م	عصبہ	ثلثان		ربع
		۱	۴		۳
		×۳۸۵۹	×۳۸۵۹	×۳۸۵۹	×۳۸۵۹
		۳۸۵۹	۱۵۴۳۶	۱۵۴۳۶	۱۱۵۷۷

(18) (١٢) Date ________

	المبلغ = ٢٣٣٢٨٠

الأحياء: عزيز، صادق، عمرو، عبد الله، حماد، عالية، خديجة، فاطمة، عائشة، أمينة، جميل، جميلة، محمد
(٢٥٣٦٠) (٥٠١٢٧) (١٠٣٦٨) (٦٩١٢) (٦٩١٢) (٣٢٥٦) (٢٧٥٢) (١٣٢٥٦) (٢٧٥٦) (٦٦٩٦) (٨٩١٢) (١٩٢٨) (٩٦٧٢)

أحمد، سلمى، سارة
(٩٦٧٢) (١٥٢٣٦) (١٥٤٣٦)

(٨) مَاتَ زَيْدٌ وَتَرَكَ زَوْجَةً وَأُمًّا وَبِنْتَيْنِ وَعَمَّيْنِ، ثُمَّ مَاتَتْ أُمُّهُ وَتَرَكَتْ بِنْتَيِ الابْنِ وَأَخَوَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ، ثُمَّ مَاتَ إِحْدَى الإِخْوَةِ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَتَرَكَ زَوْجَتَيْنِ وَثَلَاثَ بَنَاتٍ وَأُخْتًا لِأَبٍ وَأُمٍّ، ثُمَّ مَاتَتْ إِحْدَى البِنْتَيْنِ لِلْمَوْرُوثِ الأَعْلَى وَتَرَكَتْ زَوْجًا وَأُمًّا وَثَلَاثَةَ أَبْنَاءٍ وَبِنْتًا وَأُخْتًا لِأَبٍ وَأُمٍّ، ثُمَّ مَاتَ عَمُّ المَوْرُوثِ الأَعْلَى وَتَرَكَ ثَلَاثَ زَوْجَاتٍ وَثَلَاثَ بَنَاتٍ وَأُخْتًا لِأَبٍ وَأُمٍّ.

تص ١٠٣٦٨
تص ٥١٨٤ × ٢
تص ١٤٤ × ٣٦
تص ٤٨ × ٣
٢٤ × ٢
عس

(١) المضروب (زيد)

زوجة (أحمد)	أم (سارة)	بنت (عائشة)	بنت (فاطمة)	عم (خالد)	عم (عمرو)
ثمن	سدس	ثلثان		عصبة (× ١/٢)	
٣	٤	٨	٨	١	١
× ٢	× ٢	× ٢	× ٢	× ٣	× ٣
٦	٨	١٦	١٦	٣	٣
× ٣		× ٣	× ٣	× ٣٦	× ٣٦
١٨		٤٨	٤٨	١٠٨	١٠٨
× ٣٦		× ٣٦	× ٣٦	× ٢	
٦٤٨		١٧٢٨	١٧٢٨	٢١٦	
× ٢		× ٢			
١٢٩٦		٣٤٥٦			

MASTERART

(١٩) (١٣)

Date ____________

توافق بالعدد

مضروب ① ٤/١ عائلہ ⑧ = مافی الید (زینب کی ماں - سادہ) ٣/١ تصحیح ٣×٢ مسئلہ

بنت الابن (عائشہ) بنت الابن (فاطمہ) اخ عینی (داؤد) اخ عینی (مسعود) ٣/

ثلثان — عصبہ

١ ×٢ ٢ ×٤ ٨ ×٣٦ ٢٨٨ ×٢ ٥٧٦	١ ×٢ ٢ ×٤ ٨ ×٣٦ ٢٨٨	١ ×٤ ٤ ×٣٦ ١٤٤ ×٢ ٢٨٨ (×٢/١ ٢)	١ ×٤ ٤

مناسخہ

مضروب ⑥ ٢٤/١ عائلہ ㉔ = مافی الید (زینب کی دو ماموں میں سے ایک - مسعود) ٢٤/١٤٤ تصحیح ٦×٢٤ مسئلہ

زوجہ (زینب) زوجہ (حفصہ) ٢/ بنت (صابرہ) بنت (صائمہ) بنت (صادقہ) ٣/ اخ عینی (خالد)

ثمن — ثلثان — عصبہ

ثمن		ثلثان			عصبہ
٩ ×٢ ١٨	٩ ×٢ ١٨	٣٢ ×٢ ٦٤	٣٢ ×٢ ٦٤	٣٢ ×٢ ٦٤	٥ ×٦ ٣٠ ×٢ ٦٠
٣ (×٦) ١٨		١٦ (×٦) ٩٦			

مناسخہ

٤/١ (زینب کی دو بیٹے میں سے ایک - فاطمہ) مافی الید = (٢٠١٤) ١٢/١ مسئلہ

زوج (علی) ام (زاہدہ) ابن (عمر) ابن (بکر) ابن (محمد) بنت (عالیہ) اخت ٦

ربع — سدس — عصبہ

ربع	سدس	عصبہ			
٣ ×١٦٨ ٥٠٤ ×٢ ١٠٠٨	٢ ×١٦٨ ٣٣٦ ×٢ ٦٧٢	٢ ×١٦٨ ٣٣٦ ×٢ ٦٧٢	٢ ×١٦٨ ٣٣٦ ×٢ ٦٧٢	٢ ×١٦٨ ٣٣٦ ×٢ ٦٧٢	١ ×١٦٨ ١٦٨ ×٢ ٣٣٦

MASTERART

(۲۵) (۱۴)

Date ______________

تواُوق بجزءٍ من ست وثلاثين

مسئلہ ۳ ۲۴×۳ | تصحیح ۲/۳

مضروب ۱۰۸ = (تمانس الیں) (زیں کے دو حصوں سے ایک حصہ)

زوجہ (سلمیٰ) زوجہ (کریمہ) زوجہ (سعدیہ) بنت (جمیلہ) بنت (ثمینہ) بنت (أمیمہ) ۳ اخ عینی

عصبہ	ثلثان				ثمن		
۵				۱۶	۱	۱	۱
×۳				(×۳)	×۳	×۳	×۳
۱۵	۱۶	۱۶	۱۶	۴۸	۳	۳	۳
×۳	×۳	×۳	×۳		×۳	×۳	×۳
۴۵	۴۸	۴۸	۴۸		۹	۹	۹

المبلغ = ۱۰۳۶۸

الاحیاء

زاهدہ عائشہ خالد داؤد زینب حفصہ صابرہ صائمہ صادقہ علی ع

(۱۹۶۸) (۴۰۳۲) (۲۶۱) (۳۴۸) (۱۸) (۱۸) (۶۴) (۶۴) (۶۴) (۱۰۰۸) (۶۴)

بکر محسن عالیہ سلمیٰ کریمہ سعدیہ جمیلہ ثمینہ أمیمہ

(۶/۲) (۶/۲) (۳۳۶) (۹) (۹) (۹) (۴۸) (۴۸) (۴۸)

مشق نمبر ۱۸

(۱) مسئلہ ۳

اب	ام	ام	ام
ام	اب	اب	ام
اب	ام	اب	اب
(ثلثان)	(م)	(م)	(ثلث)

ابوی ۲ — ذوی الارحام کے اصل — ابوی ۱

ذوی الفروض کے اصل

(21) ✓ (١٥) Date ____________

٩ ماتت زاهدة وتركت زوجًا وأمًّا وثلاث بنات وأخوين لأب وأمٍّ، ثم ماتت
إحدى البنات وتركت زوجًا وأبًا وجدةً لأمٍّ وبنتين وابنين وأختين
لأب وأمٍّ، ثم مات أحد الابنين وترك زوجةً وأبًا وثلاثة أبناء وأمًّا وأمَّ الأمِّ
وأختين لأب وأمٍّ وأخًا لأب وأمٍّ، ثم مات أب المرحومة الثانية وترك بنتين و
ابنًا وثلاثة أبناء الابن وأبوين، ثم ماتت جدة الأم للمرحومة الأولى وتركت زوجًا
وأمًّا وأختًا لأب وأمٍّ وأختًا لأمٍّ.

تص ٢٥٩٢
تص ٢×١٢٩٦
تص ٣٦×٣٦
تص ٣٦ × ٩
٣×١٢
١٢
مبـ

(زاهدة) مضروب ③

زوج (زاهد)	أم (زينب)	بنت (صابرة)	بنت (صالحة)	بنت (صادقة)	أخ عيني (زيد)	أخ عيني (خالد)
ربع	سدس	ث	ا	ن	عصبة	
٣	٢		(×٣ / ٢٤) ٨		(٠)	
×٣	×٣	٨	٨	٨		
٩	٦	×٩	×٩			
×٩	×٩	٧٢	٧٢			
٨١	٥٤	×٣٦	×٣٦			
×٣٦	×٣٦	٢٥٩٢	٢٥٩٢			
٢٩١٦	١٩٤٤	×٢	×٢			
×٢		٥١٨٤	٥١٨٤			
٥٨٣٢						

MASTERART
CamScanner

Date ____________

تن اخل

مضروب ④ ۱/۶ مافی الید ⑧ (زاہدہ کی ایک بیٹی - صادقہ) تصحیح ۲۴/۹ ، مسئلہ ۱۲×۹

زوج (صادق) اب (زاہد) جدہ ام (زینب) بنت بنت (عالیہ) بنت (عافیہ) ابن ابن (محمد) ابن الابن (احمد) اخت عینیہ ②

ربع	سدس	سدس	ع	عصبہ (×۶/۵ ۱۲)			(صابرہ صائمہ)
۳	۲	۲					م
×۶	×۶	×۶					
۱۸	۱۲	۱۲	۵	۵	۱۰	۱۰	
×۳۶	×۳۶	×۳۶	×۳۶	×۳۶	×۳۶		
۶۴۸	۴۳۲	۴۳۲	۱۸۰	۱۸۰	۳۶۰		
	×۲		×۲	×۲	×۲		
	۸۶۴		۳۶۰	۳۶۰	۷۲۰		

توافق بالنصف

مضروب ③ ۶ (زاہدہ کی دو بیٹی میں سے ایک بیٹی کے ایک بیٹا - احمد) مافی الید ⑩ ۵/۱ تصحیح ۲۴/۱۶ ، مسئلہ ۲۴×۳

زوجہ (عائشہ) اب (صادق) ابن (عمر) ابن (بکر) ابن (عمرو) ۳ بنت (زینب) اخت عینی ② (عالیہ عافیہ) اخ لاب (حمزہ)

ثمن	سدس	ع	عصبہ (۱۳×۳ ۳۹)		سدس	م	م
۳	۲				۲		
×۳	×۳				×۳		
۹	۱۲	۱۳	۱۳	۱۳	۱۲		
×۵	×۵	×۵	×۵	×۵	×۵		
۴۵	۶۰	۶۵	۶۵	۶۵	۶۰		
×۲		×۲	×۲	×۲			
۹۰		۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰			

MASTERART

CamScanner

23 (14) Date ______

تداخل

مسئلہ ٦/٦ — ١١٨/ (٢٠١) ما فی الید (زاہدہ کے داماد - صادق)

بنت (عالیہ)	بنت (عافیہ)	ابن (محمد)	ابن الابن (عمر)	ابن الابن (بکر)	ابن الابن (عمرو)	ام (سادہ)	اب (سعید)
ع	صب	ہ	م	م	م	سدس	سدس
١	١	٢				١	١
١١٨×	١١٨×	١١٨×				١١٨×	١١٨×
١١٨	١١٨	٢٣٦				١١٨	١١٨
٢×	٢×	٢×				٢×	٢×
٢٣٦	٢٣٦	٤٧٢				٢٣٦	٢٣٦

توافق بالربع

مسئلہ ٦/٨/٢ — ٤٠٩/ (٢٣٦) ما فی الید (زاہدہ کی ماں - زینب)

زوج (اکرم)	ام (زنیرہ)	اخت عینی (ثنا)	اخت خیفی (شفاء)
نصف	سدس	نصف	سدس
٣	١	٣	١
٤٠٩×	٤٠٩×	٤٠٩×	٤٠٩×
١٨٢٧	٤٠٩	١٨٢٧	٤٠٩

المبلغ = (٢٥٢٢٣)

الاحیاء

زاہدہ	صابرہ	صائمہ	عالیہ	عافیہ	محمد	عائشہ	عمر	بکر
(٤٤٩٦)	(٥١٨٤)	(٥١٨٤)	(٥٩٦)	(٥٩٦)	(١١٩٢)	(٩٠)	(١٣٠)	(١٣٠)

عمرو	سادہ	سعید	اکرم	زنیرہ	ثنا	شفاء
(١٣٠)	(٢٣٦)	(٢٣٦)	(١٨٢٧)	(٤٠٩)	(١٨٢٧)	(٤٠٩)

(١٠) ما رأيك في ميت ترك زوجة وابناً وأبوين ثم مات الابن ثم ماتت الأم، وترك زوجة وابن الابن وأماً، ثم مات ابن الابن وترك زوجتين وبنتين وأماً، ثم ماتت الأم وتركت ابناً وبنتين وأختين لأب وأماً، ثم ماتت إحدى الأختين لأب وأم وتركت زوجاً وبنتاً وثلاثة أبناء وأماً وأخاً لأب وأم.

Date

(10) ← تص ٢٣٢٢٤٣٢
تص ١٦٨×١٣٨٢٤
تص ٦×٢٣٠٤
تص ١٦×١٤٤
مسـ ٦×٢٤

(زينب)

أم (سليمة)	أب (سليم)	ابن (محمد)	زوجة (زينب)
سدس	سدس	عصبة	ثمن
٤	٤	١٣	٣
×٦		×٦	×٦
٢٤		٧٨	١٨
×١٦			×١٦
٣٨٤			٢٨٨
×٦			
٢٣٠٤			
×١٦٨			
٣٨٧٠٧٢			

تداخل

(2) مات الين (زينب كاباب - سليم) مسـ ٢٤ / ٦

أم (سليمة)	ابن الابن (محمد)	زوجة (سليم)
سدس	عصبة	ثمن
٤	١٧	٣
×١٦		×١٦
٦٤		٤٨
×٦		×٦
٣٨٤		٢٨٨
×١٦٨		×١٦٨
٦٤٥١٢		٤٨٣٨٤

MASTERART

توافق بالثمن

تص ۸ ، ۱۶/۲
تص ۴×۲
۸×۵ باقی ۷

② مضروب ۱۹/ ۹۵ مماتی الیہ (زید کا بیٹا - یحییٰ)

ام (زینب) سدس	بنت (شفاء)	بنت (سارہ)	زوجہ (عائشہ)	زوجہ (فاطمہ)
	ثلثان		ثمن	
۱	۲	۲	۱ ×۵ = ۵ ×۲ = ۱۰	
×۷ = ۷	×۷ = ۱۴	×۷ = ۱۴		
×۲ = ۱۴	×۲ = ۲۸	×۲ = ۲۸	۵	۵
×۱۹ = ۲۶۶	×۱۹ = ۵۳۲	×۱۹ = ۵۳۲	×۱۹ = ۹۵	×۱۹ = ۹۵
	×۶ = ۳۱۹۲	×۶ = ۳۱۹۲	×۶ = ۵۷۰	×۶ = ۵۷۰
✓	×۱۶۸ = ۵۳۶۲۵۶	×۱۶۸ = ۵۳۶۲۵۶	×۱۶۸ = ۹۵۷۶۰	×۱۶۸ = ۹۵۷۶۰

توافق بالنصف

تص ۱۲/۶
۲×۶

② مضروب ۲۷۷/ ۵۵۴ مماتی الیہ (زید کی بیوی - زینب)

اخ عینی (داؤد) ۲	اخ عینی (مسعود)	بنت الابن (شفاء)	بنتی (سارہ)	ام (حلیمہ)
	عصبہ	ثلثان		سدس
	۱ ×۲ = ۲	۲	۲	۱
		×۲	×۲	×۲
۱	۱	۴	۴	۲
×۲۷۷ = ۲۷۷	×۲۷۷ = ۲۷۷	×۲۷۷ = ۱۱۰۸	×۲۷۷ = ۱۱۰۸	×۲۷۷ = ۵۵۴
✓	×۱۶۸ = ۴۶۵۳۶	×۱۶۸ = ۱۸۶۱۴۴	×۱۶۸ = ۱۸۶۱۴۴	×۱۶۸ = ۹۳۰۷۲

MASTERART ©

CS CamScanner

Date ________

تباین

تصحیح ۱۶۸ / ۲۴×۷ ، مسئلہ

(زینب کا ماموں - داؤد) ہمافی الیں (۲۷۷) مضروب (۷)

زوجہ بنت ابن ابن ابن امّ اخ علّاتی

(ہاجرہ) (عالیہ) (خالد) (سعید) (راشد) (حلیمہ) (مسعود)

ثمن ع ۵ ب ۱ سدس م

۳ ۱۷ ۴

×۷ ×۷ ×۷

۱۱۹

۲۱ ۱۷ ۳۴ ۳۴ ۳۴ ۲۸

×۲۷۷ ×۲۷۷ ×۲۷۷ ×۲۷۷ ×۲۷۷ ×۲۷۷

۵۸۱۷ ۴۷۰۹ ۹۴۱۸ ۹۴۱۸ ۹۴۱۸ ۷۷۵۶

الأحیاء المبلغ = ۲۳۲۲۳۳۲

ساجدہ سلمیٰ فاطمہ عائشہ سارہ شفاء حلیمہ مسعود ہاجرہ

(۲۳۵۳۵۶) (۴۳۵۱۲) (۹۵۷۶۰) (۹۵۷۶۰) (۲۲۴۰۰) (۲۳۴۰۰) (۱۰۸۲۸) (۴۶۵۳۶) (۵۸۱۷)

عالیہ خالد سعید راشد

(۴۷۰۹) (۹۴۱۸) (۹۴۱۸) (۹۴۱۸)

مشق نمبر ۱۷ مسئلہ ۷ ۱۵×۳ تصحیح ۲۲۵=۱۵×۱۵ مضروب ۵ ، مضروب ۲

بنت بنت بنت بنت بنت

۱ بنت ۲ بنت ۳ ابن ۱ ابن ۲ ابن

۴۵ = ۵×۹ = ۳×۳ ۳۶ = ۳×۱۲

۱ بنت ۲ ابن ۳ ابن ۱ بنت ۲ بنت

۹ ۳۶ ۱۲۰ = ۵×۲۴ ۹۰ = ۵×۱۲

ابن ابن ابن بنت بنت بنت بنت ابن ابن

(۹) (۱۸) (۱۸) (۴۰) (۴۰) (۴۰) (۱۲) (۲۴) (۲۴)

MASTERART

CamScanner

①

M T W Th F S Su — Date

تسہیل الفرائض مشق نمبر ۱۷ سوال نمبر ۷ کا حل

تص ۲۲۵
تص ۵×۴۵
مسئلہ ۱۵×۳

مضروب ③ — مضروب ⑤

اول	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
ثانی	ابن	ابن	ابن	بنت	بنت
			۱۲×۳ = ۳۶		۳۱×۳ ، ۹×۵ = ۴۵
ثالث	بنت	بنت	ابن	ابن	بنت
	۱۲×۵ = ۶۰ ، ۳		۳۶×۵ = ۱۲۰ ، ۶	۳۶ ، ۲	۹ ، ۱

ابن ۲۴، ابن ۲۴، بنت ۱۲، بنت ۴۰، بنت ۴۰، بنت ۴۰، ابن ۱۸، ابن ۱۸، ابن ۹

عمل صحیح

تسہیل الفرائض مشق نمبر ۲۰ سوال ۱۲ کا حل

تص ۲۳۴
تص ۷۸×۳
مسئلہ ۱۳×۶

مضروب ⑥ — مضروب ③

اول	خالہ عینیہ	خالہ عینیہ	خالہ عینیہ	خالہ عینیہ
ثانی	بنت	بنت	بنت	ابن
			۵×۶ = ۳۰	۸×۶ = ۴۸
ثالث	بنت	بنت	ابن	بنت
		۳۰×۳ = ۶۰ ، ۹	۱۰×۳ = ۳۰ ، ۲	۴۸×۳ = ۱۴۴

ابن ۲۰، ابن ۲۰، بنت ۱۰، بنت ۱۰، بنت ۳۰، ابن ۳۶، ابن ۳۶، ابن ۳۶، ابن ۳۶

M T W Th F S Su Date

تسہیل الفرائض مشق نمبر ۱۹ سوال نمبر ۵ کا حل

تص ۶۳
مسـ ۳×۲۱

عند محمد مضروب ㉑

اول	اخ خیفی	اخت خیفیہ	اخ علاتی	اخت علاتیہ	اخت علاتیہ
		ثلث ۲۱×۱ = ۲۱	عصبہ ۲۱×۲ = ۴۲		
ثانی (×۳)	بنت ۲۱	بنت	بنت ۶۱	ابن ۳ ۹ ۱	ابن
	ابن ۷	ابن ۷ ابن ۷	ابن ۶	بنت ۱۲	بنت ۱۲ بنت ۱۲

تسہیل الفرائض صفحہ ۸۹ کا حل

تص ۱۴۷
تص ۱۰۵×۷
مسـ ۲۱×۱۰

مضروب ⑦ مضروب ㉑

اول	عم	عم	عم	عم	عم
ثانی	ابن ۴	ابن	بنت ۶۱	بنت	بنت
ثالث	بنت ۲۱×۴ = ۸۴	بنت	ابن ۲۱×۶ = ۱۲۶	ابن	ابن
رابع (×۳=۲۱)	بنت ۷×۲۸ = ۱۹۶	ابن ۷×۵۶ = ۳۹۲	ابن ۷×۳۶ = ۲۵۲	بنت ۷×۹۰ = ۶۳۰ ۵	بنت
	ابن ۱۹۶	بنت ۳۹۲	بنت ۲۵۲	بنت ۹۰ بنت ۹۰ بنت ۹۰	ابن ۱۸۰ ابن ۱۸۰

مات زيد وترك اربع زوجات وابوين وثلاثة ابناء وبنتين

ثم مات ابن لزيد وترك زوجتين وابنا واما وجدا و جدة واختا واخا لاب

واختا لاب واخا لاب وام ثم مات والد زيد وترك زوجتين

وبنتي الابن وابني الابن واما ثم ماتت زوجة زيد وتركت

بنتا وابنا واما وابا ثم مات ابن زيد الثاني وترك

زوجتين وبنتين جدة لاب واختا واختا لاب واخا لاب

وجدة لام

CS CamScanner

264568   264568

1990656 ✓

24 × 82944

18 × 4608

24 × 192

٨ × ٢٤

مسـ

زيد   مفـ ٨

ابن ⑧	بنت	بنت	ابن	ابن	أم	أب	زوجة ④	زوجة	زوجة	زوجة
عاصم	هناء	بشرى	علي	عمرو	خالدة	عمر	حميراء	خديجة	ماجدة	مريم
		ع 13 / 104			سدس 4	سدس 4		ثمن 3 / 24		
26	13	13	26	26	32	32	6	6	6	6
624	312	312		624	768	768	144	144	144	144
11232	5616	5616		11232	13824		2592	2592	2592	2592
	134784	134784		269568 ✓	331776 ✓			62208 ✓	62208 ✓	62208 ✓

Date : ..../......./.......

توافق بالنصف

تصح ٤٨ / ٢٤
مسـ ٢×٢٤

علی 13/26 مافی الید مفـ ٢

اخ علی	اخت علیہ	اخ عینی	اخت عینی	جدۃ	جد	ام	ابن	زوجہ ②	زوجہ
م	م	م	م	م	سدس	سدس	ع		ثمن
عمرو	حناء	عاصم	بشری	خالدہ	عمر	حمیراء	بشیر	فرزانہ	ریحانہ
					4	4	13		3
					8	8	26		6
					104	104	338		78
						1872	6084		1404
							146016		33696
								16848	16848

توافق بالثمن

تصـ 144 / 18
مسـ ٩×٢٤

عمر مفـ 109/872 مافی الید

ام	ابن الابن ⑥	ابن الابن	بنت الابن	بنت الابن	زوجہ ②	زوجہ
شاکرہ	عاصم	عمرو	حناء	بشری	صالحہ	خالدہ
سدس			ع			ثمن
4			17			3
24			102			18
2616	34	34	17	17	9	9
62784	3706	3706	1853	1853	981	981
		88944	44472	44472	23544	23544

CamScanner

حمیراء Date: ....../....../......

مسئلہ ۶×۳ = 18 تصحیح 248 ✓

مف ۳ — مافی الید = 4464

بنت	ابن	اب	ام
بشریٰ	عاصم	بکر	ثمن
ع ✓		سدس ✓	سدس ✓
4 ✓ / 12 ✓ 4 ✓	8 ✓	1 ✓ / 3 ✓	1 ✓ / 3 ✓
992	1984	744	744
23808		17856	17856

توافق بالنصف

مسئلہ ۲×۲۴ = ۴۸ تصحیح 24 ✓

عاصم — مف ۲ — مافی الید = 16922 → 8461 ✓

زوجہ	زوجہ	بنت	بنت	جدة الاب	جدة الام	اخت علی	اخ علی	اخت
سلطانہ	ثناء	شیماء	شیفاء	خالدہ	ثمن	حناء	عمرو	بشریٰ
ثمن ✓		ثلثان ✓		سدس ✓		م ✓	م ✓	ع ✓
3 ✓ / 6 ✓		16 ✓ / 32 ✓		4 ✓ / 8 ✓				1 ✓ / 2 ✓
50766 ✓		270752 ✓		67688 ✓				16922 ✓
25383	25383	135376	135376	33844	33844			

الاحیاء

مریم	ماجدہ	خدیجہ	خالدہ	عمرو	بشریٰ	حناء	ریحانہ
62208	62208	62208	389164	358512	219986	179256	168418

عزانات	بشیر	صالحہ	شاکرہ	بکر	ثمن	سلطانہ	ثناء
168418	146016	23544	62784	17856	51700	25383	25383

شیماء	شیفاء
135376	135376

(١)

زوجه ٤ جدة ع ٣ عم ع ١٢

(٢)

اب ام بنت ع ٥ اخت عليه ع ٣ اخ عمي ع ٢

(٣)

بنت ع ٦ جدة ع ٣ عم ع ٣

(٤)

زوج اب ام بنت ع ٦

(٥)

اب ام بنت الابن ع ٥

(٦)

زوجه ع ٤ بنت ع ١٢ جده ع ١٥ عم ع ٦

(٧)

زوجه ع ٢ جدة ع ٦ بنت ع ١٠ عم ع ٧

(٨)

اب ام بنت الابن ع ٢

(١)

اب ام جدة لاب جدة لام اخت عينية ٢/ اخ عيني ٢/

(٢)

ام اب زوجة اخ خيفي

(٣)

ام بنت الابن ٣/ اخت لام ٣/٦ جدة لاب

(٤)

اخت عينية ٣/ اخ خيفي ٣/٦ اخت لاب ٢/ اخ لاب ٣/

(٥)

ام اخت عينية ٢/ اخت علاتية ٣/٦ اخت خيفية ٣/

(٦)

اخت علاتية ٣/٦ زوجة اخ عيني ٢/ ام

(٧)

بنت الابن ٣/ اخت علاتية ٣/٦ ام زوج

(٨)

ام اخ عيني ٣/٦ بنت ٢/ جدة لاب

(١) ام

زوجة — ام — اخ علّى — اب

(٢) بنت

بنت ٣/٤ — اخت عينى ٣/٤ — اخت علّى ١/٤ — اخ علّى ٣/٧ — ام

(٣) زوج

زوج — اب — ام — جد — اخت خيفية ١/٤

(٤) بنت

بنت ٣/٤ — بنت الابن ٢/٤ — اخت لاب ٣/٤ — جد

(٥) ام

ام — اخت عينية ٢/٤ — اخت علّية ٢/٤ — اخ علّى ٣/٤

(٦) بنت الابن ٣/٤

بنت الابن ٣/٤ — اخت عينية ٣/٤ — ام — جدة

(٧) بنت الابن ٣/٤

بنت الابن ٣/٤ — اخ خيفى ٤/٤ — ام — اخت علّية ٣/٤

(٨) بن

بن — بنت الابن ٢/٤ — اخت عينية ٣/٤ — جد

(١) مسـ

زوجة بنتان ام جدة اخت عينية اخ خيفي

(٢)

زوج ام جدة بنات الابن ٣ع ابن الابن اخ عيني

(٣) مسألة

زوجة ٢ع بنات ٤ع اخوات خيفية ٤ع عم ٢ع

(٤) مسـ

زوجة اخت عينية ٣ع جدة لام اب

(٥) ابن

زوج اب اخت عينية اخ خيفي ٣ع

(٦) مـ

بنت ٢ع بنت الابن ابن الابن زوج جد

(٧)

زوجة بنت الابن اخت عينية اخت علاتية ابن العم

(٨)

زوج اخ خيفي ٣ع جد جدة بنت الابن ٢ع

(١)

مسـ

زوج بنت الابن ع٥ اخت خيفية ع٢ ام جدة لام اب اخ عيني

(٢)

مسـ

زوج اخت علاتية ع٣ اخ خيفي ع٥ اب جد ابن العم

(٣)

مسـ

زوج ام اب اخ عيني ع٥

(٤)

مسـ

زوجة اخت عينية ام جد

(٥)

مسـ

زوج بن ٥/ بنت ع٤ اخ عيني ع٥ اخت خيفية ع٢ جد

(٦)

مسـ

اب ام جدة اخت لاب ع٥ اخ خيفي ع٣

(٧)

مسـ

زوج ام اخت علاتية ع١

(٨)

مسـ

زوج ام اب جدة لام اخ علاتي ع٢

(١)

ام جدة لاب بنت ٢ع اخت عينية ٣ع اخت علية ٢ع زوج

(٢)

بنت ٣ع اخت خيفية ٢ع اخت عينية ٣ع اخت علية ٢ع اخ علي ٢ع

(٣)

بنت ٣ع بنت الابن ٣ع اخت عينية ٣ع اخت علية ٣ع

(٤)

بنت الابن ام جدة لاب اخت خيفية ٤ع اخت علية ٤ع

(٥)

اخت عينية ٢ع اخت علية ٢ع جدة اخ خيفي ٤ع

(٦)

ابن الابن اخت عينية ٣ع اخ خيفي ٤ع ام اخت علية ٤ع

(٧)

بنت الابن اخت عينية ٢ع ام ابن الاخ عيني

(٨)

زوجة ٣ع اخت عينية ٣ع اخت علية ٣ع اخ خيفي ٣ع

(٩)

اخت عينية ام زوجة ٢ع ابن الاخ عيني ٢ع

(١٠)

زوج اب ام اخ خيفي جد

(١)

زوج اخت لاب ع٢ اخت لام ع٣ ام جدة ابن الاخ عيني

(٢)

بنت ع٦ اخت عينية ع٣ اخت علّية ام ابن الاخ علّي

(٣)

اب ابن الابن اخ خيفي ع٣ اخت علّي جدة لاب

(٤)

اخ خيفي ع٥ ام بنت الابن ابن الابن اخت عينية ع٣

(٥)

جد اخت عينية ام

(٦)

بنت ع٥ اخت عينية ع٣ اخت علّية ع٣ ابن العم

(٧)

بنت الابن ع٣ ام زوجة

(٨)

زوج اب ام ابن الاخ عيني

(١)
زوج	بنت الابن ٣ع	اخت عينيه ٢ع	اخت خيفيه ٢ع	ام

(٢)
بنت ٢ع	اخت عينيه ٢ع	اخ عينى	اخ خيفى ٢ع

(٣)
بنت الابن	ام	اخت خيفى

(٤)
زوجه	اخت عينيه ٢ع	اخت علييه ٢ع

(٥)
زوج	اخت عينيه	اخت علييه	اخ خيفى

(٦)
جد	اخت عينيه	اخت علّيه	اخ عينى

(٧)
زوج	اب	ام	اخ عينى

(٨)
بنت الابن ٢ع	اخت عينيه	اخت علّيه	ام

(٩)
اخ لاب	جد	ام

(١٠)
بنت ٢ع	بنت الابن ٣ع	اخت علّيه ٣ع	جد

(١١)
زوجه ٢ع	اخت علّيه ٢ع	اخت خيفيه ٢ع

(١٢)
اخ خيفى ٢ع	اخت علّيه ٣ع	جدة

(١٣)
اخت عينيه ٢ع	اخت علّيه	اخت خيفى	جدة